(حقوق محفوظ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی [illegible]

المکتوب نصف الملاقات

مکتوبات احمدیہ

جلد پنجم نمبر (۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات بنام حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین صاحب
خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ

جنکو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمترین خادم یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم
وغیرہ نے جمع کیا

اور

ابوالیمن محمود احمد عرفانی [illegible]

بار اول — (تعداد پانصد ۵۰۰) — قیمت [illegible]

مکتوب نمبر (۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از عاجز عایذ باللہ الصمد غلام احمد۔ بخدمت اخویم مکرم ومخدوم حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ حال صدمہ وفات دولخت جگر آنمخدوم وعلالت طبیعت پسر سوم سن کر موجب حزن واندوہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ جلشانہ آپ کو صدمہ گذشتہ کی نسبت صبر عطا فرماوے اور آپ کے قرۃ العین فرزند سوم کو جلد تر شفا بخشے۔ انشاء اللہ العزیز یہ عاجز آپ کے فرزند کیلئے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنے فضل وکرم سے ایسی دعا کی توفیق بخشے۔ جو اپنی جمیع شرائط کی جامع ہو۔ یہ امر کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہے صرف اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی کی مرضات حاصل کرنے کے لئے اگر آپ خفیہ طور پر اپنے فرزند دلبند کے شفا حاصل ہونے پر اپنے دل میں کچھ نذر مقرر کر رکھیں تو عجب نہیں کہ وہ نکتہ نواز جو خود اپنی ذات میں کریم ورحیم ہے آپ کی اس صدق دل کو قبول فرما کر ورطۂ غموم سے آپ کو مخلصی عطا فرماوے

پہلے بھی چند خطوط ہوں۔ اس خط کا بھی اصل مسودہ نہیں ملا۔ بلکہ حضرت حکیم الامتہ کی نوٹ بک سے لیا گیا تھا۔ اور ۳۱ اگست ۱۸۹۹ء کے الحکم میں مینے اسے شائع کر دیا تھا۔ اس خط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مسیح زمانی کے قدم پر مبعوث اور مامور ہونیکا دعوےٰ مارچ ۱۸۸۲ء میں کر دیا تھا۔ لیکن آپ نے بیعت کا (۱) اس وقت تک نہیں لی۔ جب تک صریح فرمان ربانی نازل نہیں ہو گیا۔ (عرفانی)

وہ اپنے مخلص بندوں پر ان کے ماں باپ سے بہت زیادہ رحم کرتا ہے۔ اس کو نذروں کی کچھ حاجت نہیں۔ مگر بعض اوقات اخلاص آدمی کا اُسی راہ سے متحقق ہوتا ہے۔ استغفار اور تضرع اور توبہ بہت ہی عمدہ چیز ہے۔ اور بغیر اس کے سب نذریں ہیچ اور بے سود ہیں۔ اپنے مولیٰ پر قوی اُمید رکھو۔ اور اس کی ذات بابرکات کو حسبِ زیادہ بہ از زیادہ۔ کہ وہ اپنے قوی الیقین بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اور اپنے سچے رجوع لانے والوں کو ورطۂ غموم میں نہیں چھوڑتا۔

رات کے آخری پہر میں اُٹھو۔ اور وضو کرو۔ اور چند دوگانہ اخلاص سے بجا لاؤ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو۔

[illegible]

اے میرے محسن اور اے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا۔ اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی۔ اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین! ثم آمین!!

مگر مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت دل کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولیٰ کے انعام و اکرام کا اعتراف کرے۔ کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں۔ جوش دلی چاہئے اور رقت اور گریہ بھی۔ یہ دعا معمولات اس عاجز سے ہے۔ اور درحقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے۔ والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ اگست ۱۸۸۴ء

نوٹ (۱)، اس مکتوب پر حضرت حکیم الامۃ کا نوٹ ہے۔ یہ ایلاء اس وقت ہی ...

سے بچ گیا تھا۔ پھر دوبارہ سعال وام الصبیان میں انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون و
ادعوا الیہ ربہ نور الدین۔ ۲۔ اسوج ۱۹۴۳ء بکرمی۔

نوٹ (نمبر ۲) اس مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عام قوم ہے۔ جو آپ کے سوالات سے تھی۔ اور نیز آپ نے قبول ہونیوالی دعا کا راز بتایا ہے۔ اس دعا کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود کی اندرون خانہ لائف پر ایک قسم کی روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ ان ایام کی بات ہے کہ آپ دنیا میں شہرت یافتہ نہ تھے۔ آپ کا کوئی دعویٰ نہ تھا کسی سے بیعت بھی نہ لیتے تھے۔ بلکہ ایک گوشہ گزین کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے پرکس قدر یقین اور قبولیت دعا پر کس قدر بھروسہ تھا۔ اور آپ کے اعمال شب کی حقیقت بھی عیاں ہے۔ نیز حضرت حکیم الامۃ کا نوٹ بتاتا ہے کہ وہ بچہ اس وقت بچ گیا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت تقدیر کو ٹال دیا۔ یہ لڑکا فضل الٰہی نام حضرت حکیم الامۃ کی پہلی بیوی میں سے تھا (عرفانی)

مکتوب نمبر (۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا آپ کے مخلصانہ کلمات سے بے شک خوشبو بلکہ جوش راست گفتاری محسوس ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ خیراً آمین ثم آمین! آپ کی دختر صالحہ کے لئے بھی دعا کی گئی ہے۔ قرآن شریف کا حفظ کرنا یہ آپ کی ہی برکات کا ثمرہ ہے۔ ہمارے ملک کی مستورات میں یہ فعل [illegible] کرامت میں تصور کیا جاوے کیا خوش نصیب والدین ہیں اور نیز وہ لوگ جو تصور جدید پیدا [illegible] گے جنکو اس صاحب شرف سے علاقہ ہے والسلام علی من اتبع۔

الراقم۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۱۱۔ مارچ ۱۸۸۶ء

مکتوب نمبر (۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی اخویم مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔
اس وقت ایک اشتہار دربارہ ازالہ اوہام مخالفین آپ کی خدمت میں مرسل ہے
چونکہ آپ نسبتہ فاروقی کے مدعی ہیں۔ اور یہ عاجز بھی نہایت درجہ آپ پر حسن ظن
رکھتا ہے۔ اور اپنا مخلص اور دوست جانتا ہے۔ اسلئے آپ کی طرف تعلق خاطر
رہتا ہے جو عنایات خداوند کریم جلشانہ کے اس عاجز کے شامل حال ہیں ان کے بارہ
میں ہمیشہ یہی دل چاہتا ہے۔ کہ اپنے دوستوں سے کچھ انہیں سے بیان کرتا رہوں اور
بحکم واما بنعمت ربک فحدث تحدیث نعمت کا ثواب حاصل کروں۔ سو آپ سے
بھی جو میرے مخلص دوست ہیں۔ ایک راز پیشگوئی کا بیان کرتا ہوں۔ شاید چار
ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر
والباطن تم کو عطا کیا جائیگا۔ سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال
تھا۔ کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس بات میں
ہوتے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا۔ اور جناب الٰہی میں
یہ بات قرار پا چکی ہے۔ کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرۃ اہلیہ تمہیں عطا ہوگی وہ
صاحب اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ جب الہام ہوا۔ تو ایک کشفی
عالم میں چار پھل مجکو دیئے گئے تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل
سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ

بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔ وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے۔ تو یہی سمجھا جاتا ہے واللہ اعلم بالصواب

نئی شادی کی تحریک اور الٰہی روک ان دنوں میں اتفاقاً نئی شادی کیلئے دو شخصوں نے تحریک کی تھی۔ مگر جب انکی نسبت استخارہ کیا گیا۔ تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا۔ کہ اسکی قسمت میں ذلت و محتاجگی و بے عزتی ہے۔ اور اس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو۔ اور دوسری کی نسبت اشارہ ہوا۔ کہ اسکی شکل اچھی نہیں گو یا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ صاحب صورت صاحب سیرۃ لڑکا جسکی بشارت دی گئی ہے۔ وہ برعایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ و پارسا طبع سے پیدا ہو سکتا ہے واللہ اعلم بالصواب

اب مخالفین آنکھوں کے اندھے اعتراض کرتے ہیں۔ کہ کیوں ابکی دفعہ لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ ان کے ابطال میں ایکدوست نے اشتہارات شائع کئے ہیں۔ مگر میری دانست میں اس لڑکے کے تولد سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تیسری شادی ہو وے کیونکہ ابھی تیسری شادی میں اولاد ہونے کے اشارات پائے جاتے ہیں۔ غالباً اس تیسری شادی کا وقت نزدیک ہے۔ اب دیکھیں کہ کس جگہ ارادہ ازلی نے اس کا ظہور مقرر کر رکھا ہے۔ الہامات اس بارے میں کثرت سے ہوئے ہیں۔ اور ربانی ارادہ میں کچھ جوش سا پایا جاتا ہے۔ واللہ یفعل مایشاء وھو علیٰ کل شیء قدیر۔ اپنی خیر و عافیت سے اطلاع بخشیں۔ والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔

از قادیان ۸ جون ۱۸۸۶ء

نوٹ:۔ یہ خط نہایت اہم ہے۔ اور بعض عظیم الشان پیشگوئیاں اس کے اندر موجود ہیں سب سے اول یہ کہ خدا تعالےٰ آپکو چار بیٹے دے گا۔ اور ایک ان میں عظیم الشان ہوگا۔ اس خط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی الہام الٰہی سے نہیں بلکہ خود حضرت کا یہ خیال تھا۔ کہ شاید وہ موعود لڑکا تیسری بیوی سے ہو جبکو واقعات نے بتایا کہ وہ دراصل اسی پہلی اہلیہ سے جبکو خدا تعالیٰ نے ام المومنین ہونے کا شرف اور عزت بخشی۔ پیدا ہونے والا تھا۔

جہاں تک واقعات نے ثابت کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کا نہ تھا۔ اس سے مراد دراصل یہ تھی کہ ایک لڑکا تو پیدا ہوگا۔ مگر وہ فوت ہو جائیگا۔ جیسا کہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب۔ (اللّٰھم اجعلہ لنا فرطًا وثمرًا) سبز رنگ کا پھل آپ کو دکھایا گیا تھا۔ اس سے سبز اشتہار کی حقیقت بھی ظاہر ہوگئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے سبز رنگ پر کیوں شائع کیا تھا۔ پھر ایک امر نہایت صفائی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فی الحقیقت خدا کی جانب سے مامور ہو کر آئے تھے۔ اور آپکے الہامات خدا کا کلام ہی تھے۔ آپکو اس پر کامل الیقین تھا۔ اور یہ بھی کہ انبیا جسطرح الہامات اور پیشگوئیوں کی تعبیر اور تعین میں قبل از وقت خطا اجتہادی کر جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس کلیہ سے مستثنےٰ نہ تھے۔ آپ کو فرزند موعود کے متعلق ابتدا میں یہ اجتہادی غلطی لگ رہی تھی کہ وہ شاید تیسرے نکاح سے پیدا ہوگا۔ مگر واقعات نے بتایا کہ ایسا نہیں مقدر تھا۔ اور اس التباس کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو ہی منسوخ کر دیا۔ اور قضائے معلق کو بھی مبرم بنا دیا۔ پھر اس خط کی بنا پر اور واقعا

کی تائید سے حضرت ام المومنین کا مقام شرف ظاہر ہوتا ہے۔ غرض یہ مکتوب گونا گون امور مہمہ پر مشتمل ہے۔ اور ہمارے ایمانوں کو تازہ کرنے والا ہے (عرفانی)

مکتوب نمبر (۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالٰے۔

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ اس عاجز نے جو آپ کی طرف لکھا تھا وہ صرف دوستانہ طور پر بعض اسرار الہامیہ پر مطلع کرنے کی غرض سے لکھا گیا۔ کیونکہ اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو انکی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھ کچھ امور غیبیہ بتا دیتا ہے۔ اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس نکاح کیلئے اشارہ غیبی ہوا ہے۔ تب سے خود طبیعت متفکر و متردد ہے اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں۔ مگر بالطبع کارہ ہے۔ اور ہر چند اوّل اوّل یہ چاہا کہ یہ امر غیبی موقوف رہے لیکن متواتر الہامات و کشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہیں۔ کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔ بہرحال عاجز نے یہ عہد کر لیا ہے کہ کیسا ہی یہ موقعہ پیش آوے جب تک اللہ تعالیٰ کیطرف سے صریح حکم سے اسکے لئے مجبور نہ کیا جاؤں۔ تب تک کنارہ کش رہوں۔ کیونکہ تعداد ازدواج کے بوجھ اور مکروہات از حد زیادہ ہیں۔ اور اسمیں خرابیاں بہت ہیں۔ اور وہی لوگ ان خرابیوں سے بچے رہتے ہیں۔ جن کو اللہ جلشانہ اپنے ارادہ خاص سے اور اپنی کسی خاص مصلحت سے اور اپنے خاص اعلام و الہام سے اس بارگراں کے اٹھانے کیلئے مامور کرتا ہے۔ تب اس میں بجائے مکروہات

کے سراسر برکات ہوتے ہیں۔ آپکے نوکری چھوڑنے سے بظاہر دل کو رنج ہے۔ مگر آپنے کوئی مصلحت سوچ لی ہو گی۔ والسلام باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ عفی عنہ ۲ رجب ۱۳۰۴ھ

نوٹ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک تیسرے نکاح کے متعلق بعض بشارات ملی تھیں۔ یعنی ان سے پایا جاتا تھا کہ ایک تیسرا نکاح ہو گا۔ چنانچہ اس کے متعلق ایک تحریک بھی ہوئی۔ وہ نکاح کی تحریک اور پیشگوئی دراصل ایک نشان تھا۔ جو ایسے خاندان کیلئے مخصوص تھا جو آپ کے ساتھ تعلقات قرابت بھی رکھتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ سے دور بھی تھے۔ گونہ منکر تھے۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے اس ذریعہ سے ان پر اتمام حجت کیا۔ حضرت حکیم الامۃ کو آپنے بشارات سے اطلاع دی۔ جہاں تک میرا علم ہے حضرت حکیم الامۃ اس امر پر آمادہ تھے۔ کہ اپنی لڑکی حضرت کو دیدیں۔ بشرطیکہ وہ قابل نکاح ہوتی۔ حضرت اقدس نے اس خط کے ذریعہ تصریح فرمائی۔ کہ آپ اپنے احباب کو قبل از وقت بعض الہامات سے اطلاع کیوں دیتے ہیں اور وہ ایک ہی غرض ہے۔ کہ

ان کی ایمانی قوت ترقی کرے

دوسرے اس خط سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذاتی طور پر تیسرے نکاح کو پسند نہ کرتے تھے۔ بلکہ کارہ ہونا صاف لکھا ہے۔ اور یہ بھی کہ آپنے عہد کر لیا تھا۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کیطرف سے بذریعہ صریح حکم مجبور نہ کیا جاؤں نکاح نہیں کرونگا۔ اس سے ان لوگوں کے تمام اعتراضات دُور ہو جاتے ہیں۔ جو نعوذ باللہ آپ پر نفس پرستی کا اسی طرح الزام لگاتے ہیں جس طرح آریہ اور عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگاتے ہیں۔ (عرفانی)

مکتوب نمبر (۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ یہ بات عین منشاء اس عاجز کے مطابق ہوئی۔ کہ آپ کا استعفا منظور نہیں ہوا۔ انشاء اللہ کسی موقعہ پر ترقی بھی ہو جائیگی۔ امید کہ ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۷ جولائی ۱۸۸۶ء

مکتوب نمبر (۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ استماع واقعہ وفات فرزند دلبند ان مخدوم سے حزن اندوہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خداوند کریم بہت جلد آپ کو نعم البدل عطا کرے۔ کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جو چاہتا ہے کرتا ہے انسان کیلئے اس کے گوشت جگر کا صدمہ بڑا بھاری زخم ہے۔ اسلئے اس کا اجر بھی بہت بڑا ہے اللہ جلشانہ آپ کو جلد تر خوش کرے۔ آمین ثم آمین!

[illegible]

سرمہ چشم آریہ میری بار بار کی علالت کے توقف سے چھپا۔ اور اب پانچویں دن تک اسکی جلدیں یہاں پہنچ جاوینگی۔ تب بلا توقف آپ کی خدمت میں ایک جلد بھیجی جائیگی۔ چونکہ اس کے بعد رسالہ سراج منیر چھپنے والا ہے۔ اور عام اس کے

لئے روپیہ جمع تھا وہ سب اس میں خرچ ہوگیا ہے۔ اس لئے آں مخدوم بھی اپنے گرد ونواح میں دلی توجہ سے کوشش کریں۔ کہ دست بدست اس کے خریدار پیدا ہوجائیں۔ اسپر پانسو روپیہ کا کاغذ قرضہ لیکر لگایا گیا ہے منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ شملہ نے یہ پانسو روپیہ قرضہ دیا۔ چار سو روپیہ اور تھا۔ جو اسی پر خرچ ہوا یہ موقعہ نہایت محنت اور کوشش کرنے کا ہے۔ تا سراج منیر کی طبع میں توقف نہ ہو اس رسالہ سرمہ چشم کی قیمت عہ ہے۔ اگر آپ کی محنت سے سو رسالہ بھی فروخت ہوجاوے تب بھی ایک حق نصرت آپ کے لئے ثابت ہوجائیگا۔ ومن ینصر اللہ ینصرہ اللہ جلشانہ آپ پر رحمت کی بارش کرے۔ اور اپنی خاص توفیق سے ایسے کام کرائے۔ جن سے وہ راضی ہوجاوے۔ ولا توفیق الا باللہ۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۶ ستمبر ۹۲ء

مکتوب نمبر ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج ایک نوٹ پچاس روپیہ کا آں مخدوم کیجانب سے میاں کریم بخش صاحب نے سیالکوٹ سے بھیجا ہے۔ جزاکم اللہ خیرا۔ چونکہ رسالہ سراج منیر کے چھپنے میں اب کچھ زیادہ دیر نہیں معلوم ہوتی اور اس کے سرمایہ کے لئے روپیہ کی بہت ضرورت ہوگی۔ اسلئے اگر آنمخدوم بقیہ قیمت پچاس نسخہ یعنی للعہ بھی جلد تر بھیجدیں۔ تو سرمایہ کتاب کی طبع کیلئے عین وقت میں کام آجاسکے۔ میں نے مبلغ پانسو روپیہ منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ سے قرض لیا تھا۔ اور تین سو روپیہ اور

میرے پاس تھا۔ وہ سب اس رسالہ پر خرچ آ گیا۔ ماسوا اس کے ایک سو یہ رسالہ مفت ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں کو تقسیم کیا گیا۔ اگرچہ ۱۲ آنہ اس کی قیمت مقرر ہوئی مگر اس کے مصارف زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ قیمت کم درجہ کی رہی۔ اکثر قریب کل کے مسلمانوں کا خیال دین کی طرف سے بکلی اُٹھ گیا ہے۔ ہمدردی، غمخوری، نیک ظنی یہ سب عمدہ صفتیں روز بروز روبکمی ہیں۔ واللہ خیر و ابقیٰ۔

آپ کی ملاقات خدا جانے کب ہوگی۔ ہر ایک بات اُس قادر مطلق کے ارادہ پر موقوف ہے۔ والسلام خاکسار غلام احمد

از صدر انبالہ۔ ۱۳ نومبر ۱۸۸۶ء

نوٹ:۔ اس مکتوب میں جس رسالہ کی قیمت کیلئے حضرت حکیم الامت کو یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ وہ سرمہ چشم آریہ ہے۔ اور اس مکتوب سے ظاہر ہے کہ اس کتاب کی سو جلدیں اس وقت تک آپ مفت تقسیم کر چکے تھے (عرفانی)

مکتوب نمبر (۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ اللہ جلشانہ آپ کو دنیا و دین میں آرام دلی بخشے۔ کہ ہر ایک بخشش و بخشائش اُسی کے فضل پر موقوف ہے نظر بر فضل ایک لذت بخش امر ہے۔ ولا تیئسوا من روح اللہ۔ رسالہ مؤلفہ آں مخدوم جوامرت سر بھیجا گیا ہے۔ کچھ ظاہر نہیں ہوا۔ کہ اس کا کیا بندوبست ہوا۔ آجکل دیانت

کم ہے۔ ادراف وگزاف زبانی ہرگز لائق اعتماد نہیں کسیکو بجز تحریری شرائط کے رسالہ نہیں دینا چاہیئے۔ تا پیچھے سے کوئی خراب نتیجہ نہ نکلے۔ یہ امور مفصلہ ذیل ضرور صاحب مطبع سے طے کر لینے چاہئیں۔ اور اقرار نامہ لے لینا چاہیئے۔

اوّل۔ فلاں نمونہ کے مطابق کام چھپائی صاف اور عمدہ ہوگا۔

دوم۔ اگر ایسا صاف نہ ہوا تو استحقاق ہر نے داب میں رہیگا۔

سوم۔ اتنے ماہ میں کام ختم نہ ہوا تو ہرجہ دینا ہوگا۔

چہارم۔ کل کتابوں کے حوالے کرنے کے بعد اور اُنکی پرتال صحت کے بعد روپیہ اُجرت کا دیا جائیگا۔

پنجم۔ کاغذ کی عمدگی کا ذمہ دار خود مطبع والا ہوگا۔

دوا جسمیں مروارید داخل ہیں۔ جو کسیقدر آپ لیگئے تھے۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالےٰ مجھ کو بہت فائدہ ہوا۔ قوت باہ کو ایک عجیب فائدہ یہ دوا ہو پہنچاتی ہے اور مقوی معدہ ہے۔ اور کاہلی افسردگی کو دُور کرتی ہے۔ اور کئی عوارض کو نافع ہے۔ آپ ضرور اسکو استعمال کرکے مجھ کو اطلاع دیں۔ مجکو تو یہ بہت ہی موافق آگئی فالحمدللہ علےٰ ذالک۔ خاکسار غلام احمدؐ ۳۰ر دسمبر ۱۸۸۶ء

مکتوب نمبر (۱۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ مجھے نہایت تعجب ہے کہ دوا معلوم ہے

آں مخدوم سے کچھ فائدہ محسوس نہ ہوا۔ شاید کہ یہ وہی قول درست ہو کہ ادویہ کو ابدان سے مناسبت ہے۔ بعض ادویہ بعض ابدان کے مناسب حال ہوتی ہیں۔ اور بعض دیگر کے نہیں۔ مجھے یہ دوا بہت ہی فائدہ مند معلوم ہوئی ہے کہ چند امراض کاہلی و سستی و رطوبات معدہ اس سے دُور ہو گئے ہیں۔ ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی۔ کہ صحبت کیوقت لیٹنے کی حالت میں نعوذ بکلی جاتا رہتا تھا۔ شاید قلت حرارت غریزی اسکا موجب تھی۔ وہ عارضہ بالکل جاتا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا حرارت غریزی کو بھی مفید ہے۔ اور منی کو بھی غلیظ کرتی ہے۔ غرض میں نے تو اس میں آثار نمایاں پائے ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ احکم۔ اگر دوا موجود ہو اور آپ دودھ اور بالائی کے ساتھ کچھ زیادہ قدر شربت کر کے استعمال کریں۔ تو میں خواہشمند ہوں کہ آپ کے بدن میں ان فوائد کی بشارت سنوں۔ کبھی کبھی دوا کی چھپی چھپی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ کہ جو ہفتہ عشرہ کے بعد محسوس ہوتی ہے۔ چونکہ دوا ختم ہو چکی ہے اور میں نے زیادہ زیادہ کھالی ہے۔ اسلئے ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے۔ تو دوبارہ تیار کیجائے لیکن چونکہ گھر میں ایام امید ہونے کا کچھ گمان ہے۔ جس کا میں نے ذکر بھی کیا تھا۔ ابھی تک وہ گمان پختہ ہوتا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسکو راست کرے۔ اس جہت سے جلد تیار کرنے کی چنداں ضرورت میں نہیں دیکھتا مگر

میں شکر گذار ہوں کہ خدا تعالیٰ نے دوا کا بہانہ کر کے بعض خطرناک عوارض سے مجھ کو مخلصی عطا کی۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ

مجھے اس بات کے سُننے سے افسوس ہوا کہ رسالہ امرتسر سے واپس منگوایا گیا۔ فیروز پور کو وہ خاص ترجیح کونسی تھی۔ بلکہ میری دانست میں حال کے زمانہ میں دنیوی واقف کاروں سے

کوئی معاملہ نہیں ڈالنا چاہئے۔ کہ وہ عہد شکنی میں بڑے دلیر ہوتے ہیں۔ عمدہ اور سیدھا
طریق یہ ہے کہ قانونی طور پر کارروائی کیجائے۔ اللہ جلشانہ بھی قرآن شریف میں فرماتا
ہے۔ کہ جب کوئی داد ستد تم کرو۔ تو اس معاملے کے بارے میں تحریر ہونی چاہئے
مطبع ایسا ہونا چاہئے۔ جن کے پریس میں استاد ہوں۔ اور عمدہ اور اول درجہ کی
سیاہی استعمال کیجاتی ہو۔ اور سب شرائط اسٹامپ کے کاغذ پر لکھے جاویں۔ جہاں
تک ممکن ہو۔ مطبع والوں کو اوّل روپیہ نہ دیا جاوے۔ اور کاغذ انکی ذمہ داری سے
خریدا جاوے۔ مگر اپنا کاغذ اور کاتب بھی اپنا ہو۔ میری دانست میں امام الدین کاتب
بہتر ہے۔ کاپی خود غور سے ملاحظہ کرنی چاہئے۔ امرت سر میں ایک ہندو کا مطبع بھی ہے
اور وہ مالدار ہیں۔ اور امید ہے کہ یہ شرائط وہ منظور کریں گے۔ اور بغیر صفائی
شرائط اور تحریری اقرار نامہ لکھانے کے کسی مطبع کو ہرگز کام نہیں دینا چاہئے۔ کہ
آجکل دیانت اور ایفاء عہد مفقود کیطرح ہورہی ہے۔ اگر میں امرت سر میں آؤں
اور ایک دن کیلئے آپ بھی آجاویں تو اس جگہ کوشش کیجاوے۔ مگر آپ نے آجکل
کے مسلمانوں پر اعتماد کرکے کچا کام ہرگز نہ کرنا۔ بلکہ ہر ایک بات میں مجھ سے مشورہ
لیلیں رسالوں کی چھپائی میں تین چار سو روپیہ کا خرچ ہے۔ نہ ایسی کفایت شعاری
کرنی چاہئے۔ کہ رسائل مثل ردی کے چھپیں اور نہ ایسا اسراف کہ جس میں بیہودہ خرچ
ہو کاپیوں کا ملاحظہ دوسروں کے سپرد ہرگز نہ کریں۔ آپ محنت اٹھائیں خرید
کاغذ میں بھی کوئی اپنا دانا آدمی ساتھ چاہئے۔ اور کاغذ کا حساب رکھنا چاہئے۔
آپکی ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے۔ اللہ جلشانہ جلد کوئی تقریب پیدا کردے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ (۱۹ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء)

مکتوب نمبر (١١)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔　　　　نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج عنایت نامہ پہنچا۔ اس عاجز کی یہی رائے ہے کہ آپ نوکری نہ چھوڑیں۔ اگر اس سے بھی کم تنخواہ ہو۔ جو آپ کو دیتے ہیں تب بھی اسکو قبول کریں۔ اور ہر ایک کے ساتھ اخلاق اور بُردباری سے معاملہ کریں مومن پر یہی لازم ہے کہ بغیر مشورہ کے کوئی امر عجلت سے نہ کر بیٹھیں۔ سو میں آپکو یہی مشورہ دیتا ہوں کہ آپ علحدگی ہرگز اختیار نہ کریں۔ مجھے اس بات سے افسوس ہوا کہ آپ نے استعفا کیوں دیا۔ حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ میرا اس علیحدگی میں دخل نہیں۔ اب بہر حال جہاں تک ممکن ہے۔ ایسے ارادہ کیلئے کوشش کریں کہ آپ اپنی نوکری پر قائم رہیں۔ والسلام نعم المولےٰ ونعم الوکیل۔

استعفیٰ نہ دینے کی ہدایت

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان۔

نوٹ :- اس خط پر کوئی تاریخ درج نہیں ہے۔ مگر ظن غالب یہی ہے کہ یہ ۱۸۸۳ء کا ہی ہے۔ (عرفانی)

مکتوب نمبر (١٢)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واللہ معکم اینما کنتم صفحہ ۹۹ سرمہ

چشم آریہ میں سہو کاتب سے غلطی ہو گئی ہے یعنے ۱۴ سطر کے آخیر میں بجائے کو کے سے لکھا گیا ہے۔ اور چودھویں سطر کے ابتدا میں بجائے سے کے کو درج ہو گیا ہے۔ اور ۱۷ سطر کے آخیر میں لفظ اس کا رہ گیا ہے یعنی بجائے اس عبارت کے کہ ضروریہ مطلقہ سے یہ چاہئے تھا۔ ضروریہ مطلقہ اس سے

غرض یہ تین لفظ کی غلطی کو۔ سے اور اس کے موجب اختلال عبارت ہے۔ جیسا کہ قرینہ سے خود سمجھا جاتا ہے۔ اور ایسی غلطیاں اتفاقاً کہیں نہ کہیں رہ جاتی ہیں۔ بشریت ہے۔ شاید کاپی نویس سے یا دوسرے کاتب سے ایسی غلطی وقوع میں آئی۔ لیکن یہ عاجز آں مخدوم کے کارڈ کی عبارت سے پڑھ کر اور بھی حیران ہوا ہے۔

آنمخدوم لکھتے ہیں کہ حضرت نے (یعنے اس عاجز نے) قضیہ ضروریہ مطلقہ کو دائمہ مطلقہ سے اخص لکھا ہے یہ عبارت سمجھ میں نہیں آئی۔ کیونکہ قضیہ ضروریہ مطلقہ کو دائمہ مطلقہ سے اخص سمجھنا صحیح اور صحیح ... ہو کاتب سے بالعکس لکھا گیا چنانچہ منطقیین کا یہی قول ہے۔ والنسبۃ بین الدائمۃ والضروریۃ ان الضروریۃ اخص من مطلقاً لان مفہوم الضروریۃ امتناع انفکاک النسبۃ عن الموضوع ومفہوم الدوام شمول النسبۃ فی جمیع الازمنۃ والاوقات مع جواز امکان الانفکاک۔

اصل کارڈ مرسل ہے۔ اگر اس میں کچھ سہو ہو تو اطلاع بخشیں۔ کیونکہ مجھ کو بوجہ استغراق جانب ثانی ان علوم میں کچھ شغل نہیں رہا۔

علاج کسل | مرض کسل اور حزن اگر عوارض اور اسباب جسمانی میں سے ہو

تو آپ تدبیر اور علاج اس کا مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ اور اگر اسباب روحانی سے ہے۔ تو اس سے بہتر کوئی علاج نہیں۔ جو اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا۔ وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیاۃ الدنیا والاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون نزلاً من غفور الرحیم۔

سو خدا تعالیٰ کو اپنا متولی اور متکفل سمجھنا اور پھر لازمی استقامت اور آزمائشوں سے متزلزل نہ ہونا اور مستقیم الاحوال رہنا یہی خوف اور حزن کا علاج ہے۔ ؎

حکم جانا چو نیست زخم مدوز
جاں اگر بسوزدت گو بسوز

والسلام خاکسار غلام احمدؐ

آپ کی ملاقات کا از بس شوق ہے۔ اگر وطن جانے کا اتفاق پیش آجاوے تو ضرور مجھ کو ملکر جاویں۔

نوٹ:۔ اس خط پر بھی کوئی تاریخ درج نہیں ہے۔ مگر سرمہ چشم آریہ کی بعض اغلاط کی اصلاح کے متعلق ذکر کرتا ہے کہ یہ خط سرمہ چشم آریہ کی اشاعت کے بعد کا ہے۔ اور یقیناً ۱۸۸۶ء کا ہے۔ اس خط کے مطالعہ سے بعض خاص باتوں پر روشنی پڑتی ہے۔ اوّل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت میں کامل درجہ کی انکساری اور صفائی باطنی ہے۔ دوم حضرت حکیم الامۃ کی طبیعت میں کمال درجہ کا ادب

حضرت کیلئے ہے۔ انہوں نے جوکارڈ ایک علمی امر کے دریافت کے متعلق لکھا ہے آپ نے واپس منگوا لیا۔ کہ مبادا وہ ادب کے خلاف نہ ہو اور معترضانہ رنگ اس میں نہ پایا جاوے۔ اور ایسی یادگار ایک قیمتی یادگار ہوگی۔ سوم یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت اپنی تمامتر توجہ الی اللہ رکھتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور تکلیف کو پوری لذت اور ذوق سے برداشت کرنے کی اہلیت حاصل کر چکے تھے۔ اور اسی لئے ہر قسم کے حزن اور کسل کے مقام سے نکلکر آپ جنت میں تھے۔ (عرفانی)

مکتوب نمبر ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا اور میں نے کئی بار توجہ سے اسکو مطالعہ کیا۔ اور ہر ایک دفعہ مطالعہ کے بعد آپ کے لئے دعا بھی کی۔ کہ اللہ جلشانہ ایسی قدرت ربوبیت سے جس سے اس نے خلق عالم کو حیران کر رکھا ہے۔ آپ کو حزن اور خوف اور اندوہ سے مخلصی عطا فرماوے۔ اور اپنی رحمت خاصہ سے دنیا و دین میں کامیاب کرے آمین!

افسوس کہ مجھے آپ کے حزن و اندوہ کی تفاصیل پر اطلاع نہیں ملی۔ اور نہ شدت رنج سے مطلع ہوں۔ جن کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ اگر مناسب تصور فرما دیں تو کسی قدر عاجز کو اپنے ہموم و غموم کا ہمراز کر دیں۔ نوکری قبول کرنے میں آنمخدوم نے بہت ہی

مناسب کیا۔ اللہ تعالیٰ اسی قدر میں برکت بخشے۔ ۹

الہام | آج مجھے فجر کے وقت یوں القا ہوا۔ یعنی بطور الہام۔ عبد الباسط معلوم نہ تھا کہ یہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ آج آپ کے خط میں عبد الباسط دیکھا۔ شاید آپ کی طرف اشارہ ہو۔ واللہ اعلم میں آپ کا دل غمخوار ہوں اور دل سے آپ سے محبت ہے۔ ولکل امر مستقر والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان
۱۳ فروری ۱۸۸۸ء

نوٹ:۔ نمبر ا و ۲ کے مقام سے خط پھٹا ہوا ہے۔

حضرت حکیم الامتہ نے بارہا فرمایا کہ میرا الہامی نام عبد الباسط ہے۔ مگر انہوں نے کبھی یہ تشریح نہ کی تھی کہ کسکو الہام ہوا۔ اس خط سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام آپ کا نام عبد الباسط بتایا گیا تھا۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — **مکتوب نمبر ۴** — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم مخدوم و مکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔

عنایت نامہ پہنچا اور کئی بار میں نے اسکو غور سے پڑھا۔ جب میں آپ کی ان تکلیفوں کو دیکھتا ہوں۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی ان کریمانہ قدرتوں کو جنکو میں نے نزول آفاقی و انفسی | بذات خود آزمایا ہے۔ اور جو میرے پر وارد ہو چکے ہیں تو مجھے بالکل اضطراب نہیں ہوتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ خداوند کریم قادر مطلق ہے اور بڑے

بڑے مصائب شدائد سے مخلصی بخشتا ہے۔ اور جسکی معرفت زیادہ کرنا چاہتا ہے
ضرور اُسپر مصائب نازل کرتا ہے۔ تا اُسے معلوم ہو جائے۔ کیونکہ وہ نومیدی سے
امید پیدا کرسکتا ہے۔ غرض سے فی الحقیقت وہ نہایت ہی قادر و کریم و رحیم ہے۔
اللہ جسپر چاہے ہے کہ ہر ایک چیز اپنے وقت پر وابستہ ہے۔ جس قدر ضعف دماغ کے عارضہ
میں یہ عاجز مبتلا ہے۔ مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضہ ہو۔ جب میں نے
نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا۔ کہ میں نامرد ہوں۔ آخر مینے صبر کیا اور

اللہ تعالیٰ پر امید اور قبولیت دعا

اور دعا کرتا رہا تو اللہ جلشانہ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ اور
ضعف قلب تو اب بھی مجھے اس قدر ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا
خدا تعالےٰ سے زیادہ کامل معالج اور کوئی بھی نہیں۔ ہماری سعادت اسی میں ہے کہ
ہم بالکل اپنے تئیں نکمے اور بے ہنر سمجھیں اور ہر ایک طرف سے قطع امید کر کے ایک ہی
آستانہ کے منتظر رہیں۔ سو اگر آپ مجھے بشرط صبر و شکیب کہنے کی اجازت دیں تو میں اسی
کامل معالج سے آپ کے علاج کی درخواست کرتا رہونگا۔ بشرطیکہ آپ عجلت نہ کریں
طلبگار باید صبور و حمول۔

میری خوشی کا موجب

اب مجھے کسی تدبیر ظاہری پر اعتقاد نہیں رہا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ
تدبیر مصائب بھی تب ہی سوجھتی ہے۔ کہ جب خود قادر مطلق بندی سے رہا کرنا چاہتا
ہے۔ مگر میں اس بات سے بہت ہی خوش ہوں۔ اسطرح کہ جس طرح کوئی نہایت راحت
بخش نشے میں ہوتا ہے۔ کہ ہم ایسا قادر کریم اپنا مولا رکھتے ہیں کہ جو قدرت بھی رکھتا ہے
اور رحم بھی۔ آج مینے چار کتابیں رجسٹری کرا کر سیالکوٹ بھیجدی ہیں۔ اطلاعاً لکھا گیا
والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۲ فروری ۱۸۸۶ء

۶

مکتوب نمبر ۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز بباعث شدت درد سر جو کئی دن سے لاحق رہی اور آج کچھ تخفیف ہے مگر ضعف بہت تحریر جواب سے قاصر رہا ہے۔

تردد انسانی کا راز

حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت ہی فضل و کرم ہے جسکا غور سے مطالعہ کرنے کے بعد آپ اسکا شکر ادا نہیں کر سکینگے۔ رہی جزئیات فکر و تردد سو وہ بھی کسی بڑی مصلحت کیلئے جنکی حقیقت تک انسان کو رسائی نہیں۔ ایک وقت مقررہ تک لگائے گئے ہیں۔ اور وقت مقررہ کے آنے سے دور بھی ہو جائیں گے الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ اس احقر ناچیز کی دعا بھی انشاء اللہ منقطع نہیں ہوگی۔ جبتک کشود کار پیدا نہ ہو۔

اپنی دعا کی قبولیت پر اعتماد

ولم اکن بدعائیہ شقیا۔ اور دینی امور میں اگر کچھ قبض ہو یا اعمال صالحہ سے بے رغبتی ہو تو۔ پھر بھی مقام شکر ہے۔ کہ اس نقصان حالت کیلئے دل جلتا ہے۔ اور کباب ہوتا ہے۔ یہ بھی تو ایک بڑی نیکی ہے۔ کہ نیکی کے حصول کیلئے دل غمگین رہے۔ ہم لوگ ایکل اپنے اختیار میں ہیں۔ علت العلل ہمارے سر پر جو مدبر و حکیم ہے۔ بمقتضائے مصلحت و حکمت جو چاہتا ہے ہم سے معاملہ کرتا ہے۔ فرض کیا اگر وہ ہمیں دوزخ میں ڈالے۔ تو وہ دوزخ ہمیں بہشت سے اچھا ہے

خدا تعالیٰ سے محبت و تعلق

ہم کیسے ہی نالائق ہوں مگر پھر اس کے ہیں۔

گر نہ باشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان ۲ مارچ ۱۸۸۶ء

مکتوب نمبر (۱۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم حکیم مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دنیا کی حقیقت رنج و راحت کا اصول

دنیا جائے تردد و حزن و مصیبت و غم ہے۔ نہ ایک کیلئے بلکہ سب کے لئے ہے۔ جیسا کہ ابتدا میں غفلت و بیچارگی اور آخر میں پیرانہ سالی و شیخوخیت (اگر عمر طبعی تک پہنچے) اور سب سے آخر موت (بانگ برآید فلاں نماند) اسمیں پوری پوری راحت و خوشی کا طلب کرنا غلطی ہے۔ رابعہ بصری رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ میں نے اپنے لئے یہ اصول مقرر کر رکھا ہے۔ کہ اصل دنیا میں میرے لئے غم و مصیبت ہے۔ اور اگر کبھی خوشی پہنچ جاوے۔ تو یہ ایک زائد امر ہے جسکو میں اپنا حق نہیں سمجھتی۔ سو مومن کو مرد میدان بنکر اس دار فانی سے تلخیاں و ترشیاں سب اٹھانی چاہئیں۔ ہمارا جدا انبیاء علیہم السلام اور اولیاؤں سے کچھ انوکھا نہیں بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ لذت دانش و شوق و راحت طلب الٰہی میں آپ ہی محسوس ہوتی ہے۔ کہ جب حضرت ایوب کی طرح مصیبتوں پر صابر ہو کر یہ کہیں کہ

میں ننگا آیا اور ننگا ہی جاؤنگا

مفلس شدیم دوست از ہر مایہ فنا ندیم
دزد خبیث شیطاں از مفلساں چہ خواہد

ففروا الی اللہ وکونوا مع من کان اللہ لہ واللہ علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار غلام احمد۔

نوٹ :۔ اس خط پر کوئی تاریخ نہیں ہیں اسے ۱۸۸۶ء کا سمجھتا ہوں۔ (عرفانی)

مکتوب نمبر ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کارڈ پہنچا خدا تعالیٰ آپ کو جلد تر شفا بخشے۔

طبی مشورہ مجکو آپ کی بار بار علالت سے دل کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اور بمقتضائے بشریت قلق وکرب شامل ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ بہت جلد وہ دن لائے کہ آپ کی کلی صحت کی میں بشارت سنوں۔ اب موسم ربیع ہے۔ یقین ہے کہ آپ نے کسیقدر مناسب حال تنقیہ بدن کیا ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا اور کوئی عارضہ بدنی مانع نہ ہو تو اس طرف غور کریں۔ کہ آیا کوئی مناسب ہے یا نہیں۔ اگر مناسب ہو تو پھر توقف نہ کریں کسیقدر شیر خشت وغیرہ سے تلئین طبع ہو جائے تو شاید مناسب ہو۔ کبھی کبھی دیکھا گیا ہے کہ انواع دردسر کے لئے ایارج فیقرا بہت مفید ہوتا ہے اور اس عاجز نے اپنے دردسر کے لئے کہ جو دوری طور پر تخمیناً ۸ سال سے شامل حال ہے۔ استعمال کیا ہے۔ اور مفید پایا ہے۔

ایک اور سو وحشت خبر سنی گئی ہے کہ گیاراں سو روپیہ کا اور نقصان آپ کا ہو گیا
چنانچہ ایک خط میں جو ارسال خدمت ہے یہ حال لکھا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

رضا بالقضاء	مصیبت پہنچنے والی تو ضرور پہنچ جاتی ہے۔ مگر کسیقدر رعایت انتظام
تمسک بالاسباب	ظاہر مسنون ہے جسنے دیا اُس نے لیا۔ لیکن آیندہ بے احتیاطی

کے طریقوں سے مجتنب رہنا ضروری ہے۔ لایلدغ المومن من جحر واحد
مرتین۔ پرسوں میری طرف سے آپ کے نام گھوڑے کی سفارش کیلئے ایک
خط روانہ ہوا تھا۔ وہ خط میرے اقارب میں سے میرزا امام الدین میرے چچا زاد
بھائی نے بالحاح مجھ سے لکھایا تھا۔ ہرچند میں جانتا تھا۔ کہ اس کا لکھنا غیر موزون
و غیر محل ہے۔ مگر چونکہ میرزا امام الدین صاحب دراصل میرے قریبی رشتہ داروں
میں سے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ انکی ایمانی حالت خدا تعالےٰ درست کرے اور
خیالات فاسدہ سے چھڑا دے۔ اس لئے انکی دلجوئی کی غرض سے لکھا گیا ہے لودیانہ
کا معاملہ اب بالکل پختہ ہے۔ آپ کے ارادہ کا توقف ہے۔ خیریت مزاج سے جلد
اطلاع بخشیں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ۵ مارچ ۱۸۹۱ء

مکتوب نمبر ۱۹

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔ آج عنایت نامہ موصول ہو کر موجب خوشی ہوا
میں نے آپکے اس خط کو بھی یادداشت میں رکھ لیا ہے۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللّٰہ جلشانہ

ابواب خیر و خوبی دارین آپ پر منکشف کرے۔ یہ سچ ہے کہ آپ کے لئے میری دعا محدود نہیں۔ اور نہ بے جوش ہے۔ مگر ترتیب آثار وقت پر موقوف ہے۔ کار شادی کیلئے استخارہ مسنونہ عمل میں لاویں۔ پھر اگر انشراح صدر سے میل خاطر جلدی کیطرف ہو تو جلدی سے اس کار خیر کو سرانجام دیویں۔ ورنہ بعد فراغت سفر لوکچھ۔ پانچ نسخہ تحفہ حق اور ایک حصہ رگوید آج رجسٹری کرا کر معرفت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ارسال خدمت کیا گیا۔ یہ وید بطور استعار ارسال خدمت ہے۔ اس سے جسقدر مطلب نکلتا ہو ایک یا دو ماہ میں نکال کر پھر بذریعہ رجسٹری واپس فرما دیں۔ کہ مجھ کو اکثر اسکی ضرورت پڑتی ہے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد۔ از قادیان ۱۴ اپریل ۱۸۸۶ء

مکتوب نمبر ۱۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ

عنایت نامہ پہنچکر باعث ممنونی ہوا مجھکو آنمخدوم کے ہر ایک خط کے پہونچنے سے خوشی پہنچتی ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں خالص دوستوں کا وجود کبریت احمر سے عزیز تر ہے اور آپ کا دین کیلئے جذبہ اور ولولہ اور عالی ہمتی ایک فضل الٰہی ہے جسکو میں عظیم الشان فضل سمجھتا ہوں۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ جلشانہ آپ سے اپنے دین میں پہلے درجہ کی خدمتیں لیوے۔ حکیم فضل دین صاحب بھی بہت ہی عمدہ آدمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔ اگر ملاقات ہو تو آپ سلام مسنون پہنچا دیں۔

خاکسار غلام احمد۔ ۲۵ اپریل ۱۸۸۶ء

مکتوب نمبر ۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہٗ تعالیٰ

بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج آپ کا عنایت نامہ پہنچکر مضمون مندرجہ معلوم ہوا۔ مجھ کو بندوبست مطبع و دیگر مصارف کے بارے میں بہت کچھ فکر اور خیال تھا۔ جو آپ کے اس مبشر خط سے سب رفع دفع ہوا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء و احسن الیکم فی الدنیا و العقبیٰ واذہب عنکم الحزن و رضی عنکم و رضیٰ آمین۔

خواب آخر اپریل ۱۸۸۳ء | چند روز ہوئے میں نے اس قرضہ کے تردد میں خواب میں دیکھا تھا۔ کہ میں ایک نشیب گڑھے میں کھڑا ہوں۔ اور اوپر چڑھنا چاہتا ہوں۔ مگر ہاتھ نہیں پہنچتا۔ اتنے میں ایک بندہ خدا آیا۔ اس نے اوپر سے میری طرف ہاتھ لمبا کیا اور میں اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اوپر کو چڑھ گیا۔ اور میں نے چڑھتے ہی کہا کہ خدا تجھے اس خدمت کا بدلہ دیوے۔

آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دل میں پختہ طور پر یہ جم گیا کہ وہ ہاتھ پکڑنے والا جس سے رفع تردد ہوا۔ آپ ہی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے خواب میں ہاتھ پکڑنے والے کے لئے دعا کی۔ ایسا ہی برقت قلب خط کے پڑھنے سے آپ کیلئے منہہ سے وہی دعا نکل گئی۔

فستجاباً انشاء اللہ تعالیٰ

اگر یہ ممکن ہو میری تحریر پہنچنے پر ماہ بماہ تین سو دس تک آپ بھیج سکیں یہانتک کہ چودہ سو (۱۴۰۰) پورا ہو جاوے۔ تو یہ نہایت عمدہ بات ہے۔ مگر اوّل دفعہ میں

پانسو (۵۰۰) روپیہ بھیجنا ضروری ہے۔ ناظر ذری انتظام کیا جاوے۔ میرا ارادہ ہے
یہ کام ماہ رمضان میں جاری ہو جاوے۔ ایک شخص منشی رستم علی نام نے تین سو روپیہ
ڈیڑھ سال کی میعاد پر قرضہ دینا کیا ہے۔ اور بابو الٰہی بخش صاحب بھی کچھ دینا
چاہتے ہیں۔ سو جسقدر روپیہ دوسروں کیطرف سے بطور قرضہ آئیگا اُسی قدر
آپ کو کم دینا ہوگا۔ مگر اصل مدار اس قرضہ کا آپ کے نام پر رہا۔ میں نے آج
خط بابو الٰہی بخش صاحب کے پاس لاہور میں بھیجا ہے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں
آپ کی انشراح صدر اور علو ہمت اور خلوص اور صدق سے میرے دوسرے
دوست مطلع ہوں۔

سفارش

کل ایک خط بابو الٰہی بخش صاحب کا کسی شخص کی سفارش کے بارہ میں آیا
ہے۔ سو وہ خط ارسال خدمت ہے۔ آپ بپابندی مصلحت جیسا
مناسب ہو۔ ہمدردی کام میں لاویں۔ اگر آپ کے اشارہ سے کسی مسلمان
کی خیر اور بہتری متصور ہو اور خود وہ اشارہ خیر محض ہو فتنہ سے خالی ہو
تو بلاشبہ موجب ثواب ہے۔ کہ

خیر الناس من ینفع الناس

زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۰ مئی ۱۸۸۶ء

طبی مشورہ

میری لڑکی دو ماہ سے بعارضہ تپ و اسہال و ورم وغیرہ عوارض
شدت عطش مبتلا ہے۔ تین سو کے قریب دست آ چکے ہیں اور تین مسہل
بھی دئے گئے۔ اور جونکیں لگائی گئیں۔ چونکہ تپ محرقہ تھا۔ زبان سیاہ ہوگئی
تھی۔ اس لئے ایک نسخہ شیخ کے موافق چھ سات دفعہ کا فور بھی سکنجبین اور شیرہ

خیارین کے ساتھ دیا گیا۔ اور شربت بنفشہ و نیلوفر و دیگر بردوات بہت دئے گئے اب تپ تیز تو نہیں۔ اور ورم میں بھی تخفیف ہے۔ لیکن پھر بھی کسیقدر تپ اور پیاس باقی ہے۔ بدن بہت دبلا ہو رہا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ سفوف ست گلو شربت دینار کے ہمراہ دوں۔ مگر ست گلو عمدہ نہیں ملتی۔ اور ریوند چینی خالص ملتی ہے۔ لڑکی کی عمر ایک برس اور دو ماہ کی ہے۔ اس عمر میں اس غضب کی حرارت پیدا ہو گئی۔ کہ دس بوتلیں بید مشک کی اور قریب بوتل کے سکنجبین اور لعاب اسبغول اور شیرہ خیارین اور چھ سات دفعہ کافور دیا گیا۔ مگر ابھی حرارت باقی ہے۔ دو بوتل شربت بنفشہ اور نیلوفر بھی پلایا۔ ورم میں اب خفت ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عارضی تھی۔ مگر اب علامات حرارت غالب ہیں۔ اگر تازہ ست گلو اور ایک تولہ ریوند چینی دستیاب ہو سکے۔ تو ضرور ارسال فرماویں

والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان

مکتوب نمبر ۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ عین انتظار میں پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے۔ میں پروردگار جلّ شانہٗ کا شکر ادا نہیں کر سکتا جس نے ایسے صادق اور کامل الوداد دوست میرے لئے میسّر کئے۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ

اجرائے مطبع کا خیال | پانچ رسالہ تحفہ حق خدمت شریف میں روانہ کئے گئے ہیں کتنی مجبوریوں

کے پیش آنے کی وجہ سے میرا ارادہ ہے کہ اپنا مطبع تیار کر کے سراج منیر وغیرہ کتب اس میں چھپواؤں۔ سو اگر خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے سرمایہ میسّر کر دیا۔ تو جلد پریس وغیرہ کا سامان ضروری خرید کر کتابوں کا چھپوانا شروع کیا جائے۔ اس طرف اب بشدت گرمی پڑتی ہے۔ امید ہے کشمیر میں خوب بہار ہوگی کشمیر کا تحفہ کشمیر کے بعض عمدہ میوے ہیں۔ جیسے گوشہ بگو کی لوگ بہت تعریف کرتے ہیں مگر وہ میوہ ذخیرہ خور نہیں ہیں امید رکھتا ہوں کہ جلد جلد حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں گے اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور خوشی خورمی سے لاوے۔ اور آپ کے ساتھ رہے آمین والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۱۱ مئی ۱۸۸۶ء

مکتوب نمبر (۲۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم میاں کریم بخش صاحب سلمہ تعالیٰ۔

بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ جو محبت اور اخلاص سے بھرا ہوا تھا پہنچا۔ جس قدر آپ نے خلوص اور محبت سے خط لکھا ہے۔ میں اس کا شکر گذار ہوں، خداوند کریم آپ کو اس کا اجر بخشے۔ بیشک اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب نہایت قابل تعریف اخلاق سے تخلق ہیں۔ اور مجھ کو ان کے ہر ایک خط کے دیکھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بفضلہ تعالیٰ ان نادر الوجود مردوں میں سے ہیں کہ جو دنیا میں بہت ہی کم ہیں صفت۔ جوانمردی۔ اور یک رنگی اور خلوص اور وفا اور سوختی ہونے کے

(حاشیہ: حضرت مولوی نور الدین صاحب کے اخلاق کا ذکر)

اور باایں ہمہ انشراح صدر اور غربت اور فروتنی اور تواضع ایسی ان میں پائی جاتی ہے کہ جس پر در حقیقت ہر ایک مومن کو رشک کرنا چاہیئے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء میں خوب جانتا ہوں۔ اور مجھے بہت کامل تجربہ ہے کہ اللہ جلشانہ پر کوئی شخص اپنی صفائی میں سبقت نہیں لے جا سکتا۔ اور وہ محسنین کا ہرگز اجر ضائع نہیں کرتا ہاں یہ بات ہے۔ کہ درمیانی زمانوں میں ابتلا کے طور پر کشف خیر میں کچھ توقف ہوتا ہے۔ مگر آخر رحمت الٰہی دستگیری کرتی ہے۔ اور مومن کو چشم گریاں کیساتھ اس بات کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ربانی نیکی اور رحمت اور مروت اسکی نیکی سے بڑھ کر ہے۔ سو میں دلی اطمینان سے مولوی حکیم نورالدین صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ ہر ایک بات میں امیدوار رحمت الٰہی رہیں۔ خدا تعالےٰ انکو ضائع نہیں کرے گا۔ وہ جس کے ہاتھ میں سب قدرتیں ہیں نہایت ہی غفور الرحیم ہے وفادار بندے آخر اس سے اپنی مرادیں پاتے ہیں۔ اسکا قدیم سے اپنے خالص بندوں کیلئے یہی قانون قدرت ہے۔ کہ درمیان میں کچھ کچھ تکلیف اور خوف اور حزن اٹھا کر انجام کار فائز المرام ہوتے ہیں والسلام

نکتہ معرفت

مولوی صاحب کے حق میں بشارت

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء

نوٹ از مرتب:- یہ خط حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے نام ہے جو ان ایام میں کریم بخش کہلاتے تھے۔ اسلئے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا نام انکے والدین نے کریم بخش ہی رکھا تھا۔ میں نے آپکے والد ماجد چوہدری محمد سلطان صاحب کو دیکھا کہ وہ ہمیشہ کریم بخش ہی کہا کرتے تھے۔ حضرت حکیم الامتہ کے مکتوبات کے ضمن میں اس مکتوب کو میں نے اسلئے درج کر دیا ہے کہ یہ خط حضرت حکیم الامتہ ہی کے متعلق ہے

اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مخدوم الملتہ مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے تعلقات اور مراسلات کا سلسلہ بھی حضرت اقدس علیہ السلام سے آپ کے دعوے اور بیعت سے پہلے کا ہے۔ اور یہ سلسلہ دراصل براہین احمدیہ کے اعلان اور اشاعت کے بعد قائم ہوا تھا۔ پھر اس خط سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ ان ایام میں حضرت مولوی صاحب (حکیم الامتہ) پر کوئی ابتلا تھا۔ جیسا کہ حضرت حکیم الامتہ کی عام عادت تھی انہوں نے خود حضرت اقدس کو اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ بلکہ خود حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے اس تعلق اور محبت کی بنا پر جو انہیں حضرت حکیم الامتہ سے تھا۔ براہِ راست حضرت اقدس کو اطلاع دی ہے۔ جس پر حضرت نے یہ تسلی نامہ مولوی عبدالکریم صاحب کو لکھا۔ اور انہوں نے حضرت حکیم الامتہ کو دکھایا۔ اور حضرت حکیم الامتہ نے اسے اپنے خطوط میں منسلک کر لیا۔ (عرفانی)

مکتوب نمبر ۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ

عنایت نامہ موصول ہو کر موجب خوشی و شکر و ممنونی ہوا۔ پادری صاحب کی نکتہ چینی کے جواب میں جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ نہایت ہی خوب ہے جزاکم اللہ خیراً جزاکم اللہ خیراً۔ دین اسلام منجانب اللہ ایک حکیمانہ مذہب ہے۔ جو حکمت کے قواعد پر مبنی ہے۔ اس دین میں یہ بات نہیں۔ کہ ہمیشہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دیا کریں۔ بلکہ جو مناسب وقت اس کے کرنے کی تاکید ہے۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے۔ جادلہم بالحکمۃ یہ نہیں فرمایا جادلہم بالعلم انشاء اللہ القدیر اسیقدر بہا کر دہ اس کیلئے دعا کروں گا۔ اور مصارف مطبع کیلئے چند اور دوستوں کو بھی لکھا ہوا ہے۔ ان کے جواب آنے پر اطلاع دوں گا۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان

نوٹ :۔ اس خط پر کوئی تاریخ نہیں۔ مگر اس پر یکم جون کی ڈاک خانہ کی مہر ہے اور قادیان کی مہر اسی ۱۸۸۳ء کی ہے۔ یہ ایک پوسٹ کارڈ ہے (عرفانی)

مکتوب نمبر ۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج عنایت نامہ پہونچکر موجب خوشی واطمینان ہوا جزاکم اللہ خیرا اس عاجز نے بموجب تحریر ثانی جو مولوی کریم بخش صاحب کے خط کے لفافہ پر تھی۔ بلا توقف کتابیں بھیجدی تھیں لیکن رجسٹری نہیں کرائی گئی تھی۔ اگر اب تک نہ پہونچی ہوں۔ تو مکرر بھیجی جائیں۔ میں نے مطبع کے بندوبست کیلئے بہت سے فکر کے بعد یہ قرین مصلحت سمجھا کہ بعض دوستوں سے بطور قرضہ کچھ لیا جائے۔ جس سے کچھ پریس اور پتھروں کی قیمت پر خرچ آوے۔ اور اسیقدر کاغذ خریدا جائے۔ اور کچھ اجرت وغیرہ کیلئے جمع رکھا جائے۔ تو ایسے بااخلاق آدمیوں کے انتخاب کیلئے بموجب فہرست خریداران پر نظر ڈال گئی۔ تو ہزار آدمی میں سے صرف چھ آدمی پر نظر پڑی جن میں سے بعض ذوی الاخلاق ہیں۔ اور بعض کا حال

کماحقہ معلوم نہیں۔ ناچار درد دل سے یہ دعا کرنی پڑی۔

طلب انصار کی دعاء | رب اعطنی من لدنک انصارًا فی دینک واذھب عنی حزنی واصلح لی شانی کلہ لا الٰہ الا انت۔

امید ہے کہ قرین باجابت ہو۔ اب میں آپ کی خدمت میں مفصل ظاہر کرتا ہوں۔ کہ میرا ارادہ تھا کہ ۱۴۰ آدمی منتخب کر کے سو سو روپیہ بطور قرضہ بوعدہ میعاد ایک سال بعد طبع سراج منیر ان سے لیا جائے یعنے ابتدا میعاد کی اس تاریخ سے ہو جب چھپ چکے۔ کیونکہ طبع سراج منیر کیلئے ۱۴۰۰ سو روپیہ تخمینہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر یہ صورت انجام پذیر ہو سکے۔ تو کسی ذی مقدرت دوست پر بوجھ نہیں ہوتا لیکن افسوس کہ فہرست خریداران کے دیکھنے سے صرف چھ آدمی ایسے خیال میں آئے۔ جو اس کام کے لئے انشراح دل سے متوجہ ہو سکتے ہیں۔ اور میرا ارادہ ہے کہ یہ کام بہر حال رمضان شریف میں شروع ہو جائے۔ اور اب یہ روپیہ لینا صرف قرضہ کے طور پر چاہتا ہوں۔ کہ دوستوں پر تھوڑا تھوڑا بار ہو۔ جو سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ سو اگر ایسا ہو سکے۔ کہ بعض بااخلاص آدمی جو آپ کی نظر میں ہوں اس قرضہ کے دینے میں شریک ہو جائیں۔ تو بہت آسانی کی بات ہے۔ ورنہ مالک خزائن السموات والارض کافی ہے۔ جواب جلد مطلع فرماویں۔ کیونکہ میں نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ رسالہ قرآنی طاقتوں کا جلوہ جون کے ماہ میں شائع ہوگا۔ سو میں چاہتا ہوں کہ اپنے ہی مطبع میں وہ رسالہ چھپنا شروع ہو جائے۔ مجھے اس قرضہ کے بارہ میں کوئی اضطراب نہیں۔ میں اپنے دل میں نہایت خوشی اور اطمینان اور سرور پاتا ہوں۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ

قرآنی صداقتوں کا جلوہ گاہ

میری دعائیں کرنے سے پہلے بھی مستجاب ہیں

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ضلع گورداسپور۔

یہ عاجز اس ہندو لڑکے کے لئے انشاء اللہ القدیر دعا کرے گا۔

نوٹ:۔ اس خط پر کوئی تاریخ درج نہیں۔ مگر خطوط کے سلسلہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بھی ۱۸۸۴ء کا خط ہے۔ جیسا کہ ۲۲ مئی ۱۸۸۴ء کا خط بھی اسی سلسلہ میں ہی ہے۔ (عرفانی)

مکتوب نمبر (۲۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آج نصف قطعہ نوٹ پانچسو روپیہ پہنچ گیا۔ چونکہ موسم برسات ہے۔ اگر براہ مہربانی دوسرا ٹکڑہ رجسٹری شدہ خط میں ارسال فرماویں تو انشاء اللہ کسی قدر احتیاط سے پہنچ جاوے۔ آج کی تاریخ جو ۱۰ شوال ہے۔ اس جگہ خوب بارش ہوگئی۔ اور اب بھی ہو رہی ہے۔ کل یہ حال تھا کہ گویا لوگ بوجہ شدت حرارت اور گندہ ہوا نے ایک حصہ برسات سے نومید ہو چکے تھے سبحان اللہ کیا شان اُس قادر مطلق کی ہے۔ کہ

نومیدی کے بعد اُمید پیدا کر دیتا ہے

نکتۂ معرفت　اسی وجہ سے جو عارف ہیں۔ اگرچہ مصائب وشدائد کے صدمات سے کی کو فتوں سے غارت بھی ہو جائیں۔ تب بھی ان پر یاس کی دل آزار حالت طاری

نہیں ہوتی کیونکہ وہ پکے یقین سے کہتے ہیں کہ وہ مولا کریم مجیب الدعوات ہے اور قادر مطلق اور در حقیقت انسان کو (یہ سطر اڑگئی ہے۔ میں نے قیاس سے بعض الفاظ کو دیکھ کر لکھی ہے۔ عرفانی) اسیوقت تسلی نصیب ہوتی ہے۔ کہ جو قوی یقین رکھتا ہے۔ کہ وہ رحمن ہے اور قادر مطلق ہے اور اپنے خدا کو کریم اور رحیم جانتا ہے اے خدائے برتر و بزرگ ہم سب کو قوی یقین بخش۔ جس سے ہم ہردم اور ہر لحظہ سرد رہیں آمین ثم آمین!۔

گجرات سے دس روپے اور پہنچ گئے۔ اب معلوم ہوا کہ صاحب مرسل کا نام علام محمد ہے۔ اور وہ ضلع گجرات میں مختار ہیں۔ اب انشاء اللہ ساٹھ روپے کی رسید ان کی خدمت میں بھی بھیجی جاویگی باقی خیریت ہے والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۱۔ جولائی ۱۸۸۸ء

مکتوب نمبر ۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالےٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج نصف قطعہ نوٹ پانسو روپیہ بذریعہ رجسٹری شدہ پہنچ گیا۔ اب آنمخدوم کیطرف سے پانسو ساٹھ روپے پہنچ گئے اس ضرورت کیوقت جس قدر آپ کیطرف سے غمخواری ظہور میں آئی ہے۔ اس سے جسقدر مجھے آرام پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اللہ جلشانہ دنیا و آخرت میں آپکو تازہ تازہ خوشیاں پہنچاوے۔ اور اپنی خاص رحمتوں کی بارش کرے۔

تکذیب براہین کیطرف توجہ

میں آپ کو ایک ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں۔ کہ حال میں لیکھرام نام ایک شخص نے میری کتاب براہین کے رد میں بہت کچھ بکواس کی ہے۔ اور اپنی کتاب کا نام تکذیب براہین احمدیہ رکھا ہے۔ یہ شخص جہل میں غبی اور جاہل مطلق ہے۔ اور بجز گندی زبان کے اور اس کے پاس کچھ نہیں۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ اس کتاب کی تالیف میں بعض انگریزی خواں اور دنی الطبع ہندوؤں نے اسکی مدد کی ہے۔ کتاب میں دو رنگ کی عبارتیں پائی جاتی ہیں۔ جو عبارتیں دشنام دہی اور تمسخر اور ہنسی اور ٹھٹھے سے بھری ہوئی ہیں۔ اور لفظ لفظ میں توہین اور ٹوٹی پھوٹی عبارت اور گندی اور بدشکل ہیں۔ وہ عبارتیں تو خاص لیکھرام کی ہیں۔ اور جو عبارت کسی قدر تہذیب رکھتی ہے۔ اور کسی علمی طور سے متعلق ہے۔ وہ کسی دوسرے خواندہ آدمی کی ہے۔ غرض اس شخص نے خواندہ ہندوؤں کی منت سماجت کر کے اور بہت سی کتابوں کا اسنے خیانت آمیز حوالہ لکھکر یہ کتاب تالیف کی ہے۔ اس کتاب کی تالیف سے ہندوؤں میں بہت جوش ہو رہا ہے۔ یقین ہے کہ کشمیر میں بھی یہ کتاب پہنچی ہوگی۔ کیونکہ میں نے سُنا ہے کہ لالہ لچھمن داس صاحب ملازم ریاست کشمیر نے تین سو روپیہ اس کتاب کے چھپنے کے لئے دیا ہے۔ شاید یہ بات سچ ہو یا جھوٹ ہو لیکن اس پُرافترا کتاب کا تدارک بہت جلد ازبس ضروری ہے۔ اور یہ عاجز ابھی ضروری کام سراج منیر سے جو مجھے درپیش ہے۔ بالکل عدیم الفرصت ہے۔ اور میں مبالغہ سے نہیں کہتا۔ اور نہ آپ کی تعریف کے رُو سے۔ بلکہ قوی یقین سے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ جما دیا ہے۔ کہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے کے دین کی نصرت

کیلئے اُسکے دل میں جوش ڈالا ہے۔ اور میری ہمدردی پر مستعد کیا ہے۔
کوئی دُوسرا آدمی ان صفات سے موصوف نظر نہیں آتا
اسلئے میں آپ کو یہ بھی تکلیف دیتا ہوں۔ کہ آپ اوّل سے آخر تک اس کتاب کو دیکھیں۔ اور جس قدر اس شخص نے اعتراضات اسلام پر کیے ہیں۔ ان سب کو ایک پرچہ کاغذ پر بیاد داشت صفحہ کتاب نقل کریں۔ اور پھر انکی نسبت معقول جواب سوچیں۔ اور جسقدر اللہ تعالیٰ آپ کو جوابات معقول دل میں ڈالے وہ سب الگ الگ لکھ کر میری طرف روانہ فرماویں۔ اور جو کچھ خاص میرے ذمہ ہوگا میں فرصت پاکر اسکا جواب لکھوں گا۔ غرض یہ کام نہایت ضروری ہے اور میں بہت تاکید سے آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ بہمہ جد و جہد جانفشانی اور مجاہدہ سے اسطرف متوجہ ہوں۔ اور جسطرح مال کام میں آپنے پوری پوری نصرت کی ہے۔ اس سے یہ کم نہیں ہے۔ کہ آپ خداداد طاقتوں کی رُو سے بھی نصرت کریں

اسلام پر مخالفوں کا حملہ اور حضرت کو اس کا احساس

آج ہمارے مخالف ہمارے مقابلہ پر ایک جان کیطرح ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کو صدمہ پہنچانے کے لئے بہت زور لگا رہے ہیں۔ میرے نزدیک آج جو شخص
میدان میں آتا ہے۔ اور اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے فکر میں ہے
وہ پیغمبروں کا کام کرتا ہے
بہت جلد مجکو اطلاع بخشیں۔ خدا تعالےٰ آپکے ساتھ رہے۔ اور آپ کا مددگار ہو
آپ اگر مجھے لکھیں تو میں ایک نسخہ کتاب مذکور کا خرید کر آپکی خدمت میں بھیجدوں

والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۶۔ جولائی ۱۸۸۴ء

مکتوب نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ اللہ جلشانہ آپ کو جمیع مطالب پر کامیاب کرے آمین! ثم آمین! کتاب لیکھرام پشاوری ارسال خدمت کیگئی ہے۔ امید کہ غایت درجہ کی توجہ سے اسکا قلع قمع فرمائیں گے۔ تا مخالف بدطینت کی جلد تر رسوائی ظاہر ہو۔ اس طرف بکثرت بارش ہوئی ہے اور کوئی دن خالی جاتا ہے جو بارش نہیں ہوتی۔ پانی چاروں طرف سمندر کیطرح کھڑا ہے۔ اس لئے ابھی کاغذ نہیں منگوایا گیا۔ دس پندرہ دن تک جب یہ دن کثرت بارش کے گذر جائیں گے۔ تب انشاء اللہ القدیر کاغذ منگوا کر کام شروع کیا جائے گا۔

ناطہ کی نسبت جو آنمخدوم نے مجھ سے استفسار کیا ہے۔ میرا دل ہرگز فتویٰ نہیں دیتا۔ کہ ایسے شخص کی لڑکی سے نکاح کیا جائے۔ ہرچند میں نے اس بارہ میں توجہ کی ہے۔ مگر میرا دل یہی فتوے دیتا ہے۔ کہ اس سے کنارہ کشی ہو۔ اللہ جلشانہٗ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وما ننسخ من ایاتہ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا الم تعلم ان اللہ علےٰ کل شیئ قدیر

برہمن کا لڑکا جسکا آپنے کئی خطوط میں ذکر کیا ہے۔ اس کے لئے بھی انشاء اللہ القدیر میں دعا کروں گا۔ اگر کچھ حصہ سعادت اس کے شامل حال ہے۔ تو آخر وہ رجوع کرے گا۔ اور اگر اس گروہ میں سے نہیں تو پھر کچھ چارہ نہیں۔

امید کہ آنمخدوم لیکھرام کی طرف بہت جلد توجہ فرمائیں گے۔ اوّل تمام اعتراضات اس کے علیحدہ پرچہ پر انتخاب کرکے بھیجا دیں۔ اور پھر مختصر و معقول و دندان شکن جواب دیا جاوے۔ اللہ جلشانہ آپ پر ہمیشہ سایہ لطف و رحمت و نصرت کرے۔ اور آپ کا مؤید و ناصر ہو۔ آمین والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۵ر اگست ۱۸۸۴ء

نوٹ:۔ یہ ہندو لڑکا جسکا ذکر حضرت کے خطوط میں آتا ہے شیخ محمد عبداللہ صاحب وکیل علیگڈھ ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل کی خدمت میں وہ رہتے تھے اور کشمیر سٹیٹ کے بعض بڑے بڑے ہندو عہدہ دار اسکی مخالفت میں منصوبے کر رہے تھے۔ کہ مولوی صاحب کے پاس سے اس لڑکے کو نکالا جاوے۔ مگر وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ ایک موقعہ اس لڑکے کے مسلمان ہونے کے بعد اسپر ارتداد کا بھی آیا اور قریب تھا کہ وہ مرتد ہوجاوے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اسے بچایا۔ اور اب وہ علیگڈھ کے ایک کامیاب وکیل اور تحریک علی گڈھ کے پُرجوش مؤید ہیں۔ اور کارکنوں میں سے ہیں خصوصیت سے تعلیم نسواں کے متعلق انہوں نے نہایت قابل قدر کام کیا ہے۔

(عرفانی)

مکتوب نمبر ۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدت مدید ہو گئی کہ آنمخدوم کے حالات خیریت آیات سے بیخبر ہوں۔ اللہ جلشانہ آپ کو بہت خوش رکھے اس طرف بشدت بارش ہوئی۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے معمّر بیان کرتے ہیں۔ کہ ایسی برسات ہم نے اپنی مدت عمر میں نہیں دیکھی۔ اسی وجہ سے ابھی کام طبع کتاب کا شروع نہیں ہوسکا۔ کیونکہ ایک تو کاغذ منگوانے میں بڑی دقت ہے اور دوسرے ہر روزہ بارش میں عمدہ چھپائی میں بہت کچھ حرج ہوگا۔ سو یقین ہے کہ بعد بیس بائیس روز کے بعد جب بارش کچھ تھمتی ہے۔ دہلی سے کاغذ منگوایا جاویگا۔ تب بفضلہ تعالےٰ کتاب کا چھپنا شروع ہوگا۔ اب میں ایک کام کیلئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص نہایت درجہ مخلص ہے جس کا دل خلوص سے بھرا ہوا ہے۔ اس کا نام فتح خاں ہے۔ فتحان بوجہ ان انقلابات کے جو مصلحت ایزدی نے ہر ایک فرد بشر کے لئے اس کے حسب حالت مقرر کئے ہیں بہت سے قرضہ کی زیر باریوں میں مبتلا ہے۔ اور باینہمہ اس کا دل کچھ ایسے طور پر واقعہ ہے کہ ہم وغم دنیا کی نسبت ہم وغم دین کا اسیر بہت تب ہے مگر میں جو اس کے اندرونی ترددات پر واقف ہوں۔ اسلئے مجھے اسکی حالت پر بہت رحم آتا ہے۔ اور اس کا چھوٹا بھائی عبد اللہ خان نام بھی نیک بخت اور

سپارش فتح خان

جوان ہیں بائیس سالہ مستعد آدمی ہے چونکہ فتح خاں پر دین کی ہمدردی اور غمخواری کا اس قدر غلبہ ہو رہا ہے کہ وہ دنیوی معاشات کو بسختی و جد جہد طلب کرنے کے قابل نہیں لیکن بھائی اسکا اس قابل ہے سو میں چاہتا ہوں۔ کہ آنمخدوم کی سعی اور کوشش اور سفارش سے جموں میں کسی جگہ دس بارہ روپیہ کی نوکری عبداللہ خاں کو مل جاوے۔ مجھے اس شخص کیلئے دردِ دل سے خیال ہے۔ سو آپ محض للّٰہ ایک دو جگہ سفارش کریں۔ عبداللہ خاں بہت مضبوط آدمی ہے کسی امیر کی اردل میں کام دے سکتا ہے۔ اور پولیس میں عمدہ خدمت دینے کے لائق ہے۔ کسی قدر فارسی بھی پڑھا ہوا ہے۔ امید کہ آنمخدوم نہایت تفتیش فرما کر جواب سے ممنون فرمائیں گے۔ اور اپنی خیر و عافیت سے جلد تر مطلع فرما دیں۔ باقی بفضلہ تعالیٰ سب خیریت ہے والسلام۔ خاکسار غلام احمد۔ از قادیان۔ ۷ اگست ۱۸۸۹ء۔

نوٹ:۔ فتح خاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس خادم تھا۔ اور قریباً چار پانچ سال تک یہاں رہا ہے۔ وہ رسولپور متصل ٹانڈہ کا رہنے والا تھا۔ قوم کا افغان تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں محض اخلاص ارادت سے رہتا تھا۔ اس کا بھائی عبداللہ خاں بھی یہاں ڈیڑھ سال تک رہا تھا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سفارش فرمائی ہے۔ اگرچہ وہ محض اخلاص سے رہتا تھا۔ اور اسکی کوئی تنخواہ مقرر نہ تھی۔ مگر مرزا محمد اسمعیل بیگ کو حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس کے کپڑے وغیرہ بنوا دو۔ اور کچھ نقدی بھی وقتاً فوقتاً دیدیا کرتے تھے۔ چونکہ نقدی اور حساب کتاب مرزا صاحب کے پاس رہتا تھا اسلئے

لئے انکو ہی یہ حکم دیا جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خادموں کی ضروریات کا کس قدر احساس رکھا کرتے تھے۔ اور یہ خط اور بھی اسپر روشنی ڈالتا ہے۔ کہ آپ نے حضرت حکیم الامۃ کو سفارش فرمائی۔

(عرفانی)

مکتوب نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج نصف قطعات نوٹ ما اللہ مرسلہ آنمخدوم پہنچ گئے۔ امید کہ باقی قطعات بھی بذریعہ رجسٹری ارسال فرمادیں میں نے السلام علیکم آنمخدوم بشیر احمد کو پہنچا دیا۔ پہلے تو مجھے یہی خیال ہورہا تھا۔ کیف نکلم من کان فی المھد صبیا۔ لیکن تعمیل ارشاد آنمخدوم کیگئی اُسوقت طبیعت اسکی اچھی تھی۔ بار بار تبسم کر رہا تھا۔ چنانچہ السلام علیکم کے بعد بھی یہی اتفاق ہوا کہ دو تین مرتبہ اس نے تبسم کیا۔ اور انگشت شہادت منہ پر رکھ لی۔ اگر کشمیر میں یعنے سری نگر میں یہ خط ملجائے۔ تو بیشک ایک مہر کھدوا کر نے آویں چاندی کی ایک شک جیسی انگشتری ہو۔ جسپر یہ نام لکھا ہو کہ بشیر۔

امید کہ اب ملاقات میسّر آئے گی۔ لیکن قبل از ملاقات ایک ہفتہ مجھکو اطلاع بخشیں کہ بابو محمد صاحب کیطرف سے بہت تاکید ہے۔ کہ اگر آپ دیں تو مجھ کو بھی اطلاع دی جاوے۔ امید کہ آنمخدوم نے کتاب لیکھرام کی طرف توجہ فرمائی ہوگی۔ اسکی بیخ کنی

نہایت ضروری ہے لیکن حتے الوسع یہ مد نظر ہے۔ کہ عام خیال کے آدمی اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور واضح اور سریع الفہم خیالوں میں بیان ہو۔

میں نے آگے بھی ایک خط میں اطلاع دی تھی۔ کہ ایک صاحب فتح خاں نامی میرے پاس رہتے ہیں۔ اور میری خدمت میں ملازموں کی طرح مشغول ہیں۔ نیک بخت اور دیندار آدمی ہے۔ ان کا چھوٹا بھائی عبداللہ خاں نام بیکار ہے۔ قرضداری بہت ہے وہ بھی مضبوط عمر بیست سالہ اور خوب ہوشیار اور کارکن آدمی اور سپاہیانہ کاموں کیلئے بہت مناسبت رکھتا ہے۔ مجھے فتح خاں کے حال پر بہت رحم آتا ہے۔ مراد ارادہ ہے کہ یہ چھوٹا بھائی اسکا عبداللہ کسی اسات آٹھ روپے تنخواہ پر نوکر ہو جائے قرضہ کی بلا سے کچھ تخفیف ہو۔ اگر آنمخدوم کوشش فرما دیں۔ تو یقین ہے کہ کسی امیر معزز عہدہ دار کی اردل میں یا ایسی ہی کسی اور جگہ نوکر ہو جاوے۔ مگر تنخواہ سات آٹھ روپے سے کم نہ ہو۔ فارسی بھی پڑھا ہوا ہے۔ اچھا بدن کا مضبوط ہے والسلام

خاکسار غلام احمد۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۵ء

مکرر یہ کہ مجھے یاد آیا ہے کہ یہ دوسو چالیس روپے ایک صاحب سے پورا تین سو ہو گیا ہے کیونکہ پہلے علاوہ پانسو روپیہ کے ساٹھ روپے آپ کے زیادہ آ گئے ہیں۔ پس ساٹھ روپیہ ملانے سے پورا تین سو ہو گیا۔ اور کل روپیہ جو آجتک آپ کی طرف سے آیا آٹھ سو روپیہ ہوا۔

کشمیر کا تحفہ زیرہ عمدہ اور دو تولہ زعفران اگر ملے تو ضرور آنمخدوم لے آویں زیرہ کی اسجگہ نہایت ضرورت رہتی ہے۔ والسلام خاکسار غلام احمد۔

مکتوب نمبر ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا میں بہت شرمسار ہوں کہ صرف

حضرت مسیح موعود کا انحصار تام اور دوستوں سے تعلق

ایک خیال سے آنمخدوم کی خدمت میں اپنا نیاز نامہ ارسال نہیں کرسکا۔ اور وہ یہ ہے کہ مجھے خیال رہا کہ جب تک آنمخدوم جموں میں نہ پہنچ جاویں اور جموں سے خط نہ آجائے تب تک کوئی پتہ ونشان نجتہ نہیں ہے جس کے حوالہ سے خط پہنچ سکے۔ اگر یہ میری غلطی تھی تو امید ہے کہ معاف فرمائیں گے بقیہ نصف قطعہ نوٹ بالفعل بھی پہنچ گئے تھے۔ اب آنمخدوم کیطرف سے کل آٹھسو روپیہ قرضہ مجکو پہنچگیا ہے۔ اور میں نہایت ممنون کہ آنکرم بدوش صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سچے دل سے اور پورے جوش سے نصرت اسلام میں مشغول ہوں۔ کہ آپ نے میرے تغافل ارسال خط کیوجہ سے اپنی روا رکھی۔ یہ کیونکر ہوسکے کہ آپ کے اخلاص محبت

حکیم الامت کا مقام اخلاص

پر میں سوء ظن کروں۔ سچ تو یہ ہے کہ میں نے اس زمانہ میں یہ خلوص ومحبت وصدق قدم براہ دین کسی دوسرے میں نہیں پایا۔ اور آپ کی عالی ہمتی کو دیکھ کر خداوند کریم جلشانہ کے آگے خود منفعل ہوں۔ خداوند کریم عظیم الشان رحمتوں کی بارش سے آپ کے پودہ آمال دنیا وآخرت کو بارور کرے۔ جسقدر میری طبیعت آپ کی للّٰہی خدمات سے شکرگذار ہے مجھے کہاں طاقت ہے۔ کہ میں اسکو بیان کرسکوں۔ امید تھی کہ بعد واپسی سفر کشمیر آپکی ملاقات

میسر ہو۔ نہ معلوم پھر خلاف امید کیوں ظہور میں آیا میں بہت مشتاق ہوں اگر وقت نکل سکے۔ تو ملاقات سے ضرور مسرور فرمائیں میں بباعث تعلقات مطبع جو سے شاید چھ ماہ تک مخلصی ہوگی۔ اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ ورنہ میری خواہش تھی کہ اب کی دفعہ خود جاکر آپ سے ملاقات کروں۔ اور اگر آپ کو جلد تر فرصت نہ ہووے اور مجھے چند روز کی کسی وقت فرصت نکل آوے۔ تو کیا عجیب ہے۔ کہ اب بھی میں ایسا ہی کروں۔ آپ کو میں یگانہ دوست سمجھتا ہوں۔ اور آپ کے لئے میرے دل و جان سے دعائیں نکلتی ہیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۱۳ اکتوبر ۱۸۸۴ء

مکتوب نمبر ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دو روز سے میں نے شخص　　کے لئے توجہ کرنا شروع کیا تھا۔ مگر افسوس کہ اس عرصہ میں میرے گھر کے لوگ یکدفعہ سخت علیل ہو گئے۔ یعنے تیز تپ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے مجھے انکی طرف توجہ کرنی پڑی۔ کل ارادہ ہے کہ انکو مسہل دوں۔ بعد انکی صحت کے پھر توجہ میں مصروف ہوں گا۔ اب مجھے محض آپ کے لئے اس طرف بشدت خیال ہے اگرچہ مجھے صحت کامل نہیں۔ تاہم افاقہ میں آپنے جو فتح محمد کے ہاتھ دوا بھیجی تھی وہی کھاتا رہا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم کہ اس دوا نے کچھ فائدہ پہنچایا ہے پیرا ندتا کے ہاتھ کوئی دوا نہیں پہنچی۔ اور پیرا ندتا کہتا ہے کہ مجھے مولوی صاحب نے

کوئی دوا نہیں دی۔ یعنے اس عاجز کیلئے آپ نے جو کچھ لکھا تھا۔ کہ پیرانڈتا کے
ہاتھ دوا بھیجی ہے۔ شاید غلطی سے لکھا گیا ہو۔ میر عباس علیشاہ صاحب قادیان
میں آپ کی دوا کے منتظر ہیں۔ براہ مہربانی ضرور توجہ فرما کر دوا بھیجدیں آپ کو
یہ عاجز بندعائیں یاد رکھتا ہے۔ اور امید وار اثر ہے گو کسی قدر دیر کے بعد ہو

انسان کے دل پر کئی قسم کی حالتیں وارد ہوتی رہتی ہیں آخر خدا تعالےٰ سعید روحوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ اور پاکیزگی اور نیکی کی قوت بطور موہبت عطا فرماتا ہے۔ پھر اسکی نظر میں وہ سب باتیں مکروہ ہو جاتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی نظر میں مکروہ ہیں۔ اور وہ سب راہیں پیاری ہو جاتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کو پیاری ہیں۔ تب اسکو ایک ایسی طاقت ملتی ہے جس کے بعد ضعف نہیں۔ اور ایک ایسا جوش عطا ہوتا ہے۔ جس کے بعد کسل نہیں۔ اور ایسی تقویٰ دی جاتی ہے کہ جس کے بعد معصیت نہیں۔ اور رب کریم ایسا راضی ہو جاتا ہے کہ جس کے بعد خطا نہیں۔ مگر یہ نعمت دیر کے بعد عطا ہوتی ہے۔ اوّل اوّل انسان اپنی کمزوریوں سے بہت سی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اور اسفل کیطرف گر جاتا ہے۔ مگر آخر اسکو صادق پا کر طاقت بالا کھینچ لیتی ہے۔ اس کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سُبلنا یعنی نثبتنّھم علے التقوٰی والایمان ونھدینھم سبل المحبت والعرفان۔ وسنیسّرھم لفعل الخیرات وترک العصیان

انسان کے دل پر کئی کیفیتیں وارد ہوتی ہیں

کتاب خطبات احمدیہ پیرانڈتا کے ہاتھ پہنچ گئی بعض ادویہ بھی۔ مگر اس عاجز کیلئے
کوئی دوا نہیں پہنچی۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان

ضلع گورداسپور۔

نوٹ :۔ اس خط پر کوئی تاریخ درج نہیں۔ قیاس چاہتا ہے۔ کہ ۱۸۸۷ء
کا خط ہے۔ (عرفانی)

مکتوب نمبر ۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عین حالت انتظار میں عنایت نامہ پہنچا۔ اللہ تعالےٰ بہت جلد آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اگرچہ ہمیشہ آپ کے لئے دعا کی جاتی ہے

حکیم الامت کے اخلاق فاضلہ کا مقام

مگر خاص طور پر آپ کی صحت کیلئے میں نے آج سے دعا کرنا شروع کر دیا ہے۔ مجھے آپ کے اخلاق فاضلہ کہ گویا اس زمانہ کی حالت موجودہ پر نظر کر کے خارق عادت ہیں نہایت اطمینان قلبی سے یقین دلاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اور آپ کو اپنی رحمت خاصہ سے حظ وافر بخشیگا آپ کو خدا نے ذوی الایدی والابصار کا مرتبہ عطا کیا ہے اب لوازم اس مرتبہ کے بھی وہی دے گا۔

آپ کی ملاقات کو دل چاہتا ہے۔ اور بعض احباب بھی آپ کی ملاقات کے بہت شائق ہیں جیسے بابو محمد صاحب کلرک دفتر انبالہ چھاؤنی۔ اور بابو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ۔ سو بابو محمد صاحب سے اقرار ہو چکا ہے کہ جس وقت آپ تشریف لانا چاہیں۔ نو دس پندرہ روز پہلے انہیں اطلاع دی جائیگی۔ تب وہ رخصت لیکر

عین موقعہ پر آجائیں گے۔ اور بابو الٰہی بخش صاحب کو بھی اطلاع دیدیں گے اسلئے مکلّف ہوں کہ آنمخدوم عزم بالجزم کرکے بیس روز پہلے مجھے اطلاع دیں اور کم سے کم تین روز یا چار روز تک قادیان میں پہنچنے کا بندوبست کرکے مفصل اطلاع بخشیں کہ کس تاریخ تک پہنچ سکتے ہیں۔ تا اسی تاریخ کے لحاظ سے وہ لوگ بھی آجاویں۔

مجھے یہ بات سنکر نہایت خوشی ہوئی کہ تکذیب براہین کا رد آپنے تیار کرلیا ہے الحمدللّٰہ والمنہ اس رد کے شائع ہونے کیلئے عام طور پر مسلمانوں کا جوش پایا جاتا ہے۔ شاید ڈیڑھ سو کے قریب ایسے خط آئے ہونگے جنہوں نے اس کتاب کے خریدنے کا شوق ظاہر کیا ہے میں نے ابھی کام ہر دو رسالہ کا شروع نہیں کیا اب شاید بیس بائیس روز تک شروع کیا جائے۔

رضائے الٰہی کا اعلےٰ مقام

عوام کو اس تاخیر سے جس قدر غصہ و بدظنی عائد حال ہوئی ہے میں امید کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ وہ سب دور کردے گا۔ اصل بات یہی ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ راضی ہو۔ تو انجام کار خلقت بعد ندامت خود راضی ہو جاتی ہے۔ اس خط کو رجسٹری کراکر اس غرض سے بھیجا جاتا ہے۔ کہ آپ بکر ر اپنی صحت و عافیت سے بہت جلد اطلاع بخشیں۔ اور نیز اپنی تشریف آوری کے بارہ میں جس وقت چاہیں اطلاع دیدیں۔ مگر پندرہ یا بیس روز پہلے اطلاع ہو۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۴۔ جنوری ۱۸۸۹ء

مکتوب نمبر ۳۳

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رجسٹری شدہ خط کے روانہ کرنے کے بعد اخویم حکیم فضل دین صاحب کا خط جو بلفف خط ہذا روانہ کیا جاتا ہے۔ آپ کی علالت طبع کے بارے میں پہونچا۔ اس خط کو دیکھ کر نہایت تردد ہوا۔ اسلئے میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ آپ کی عیادت کیلئے آؤں۔ اور میں خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو من کل الوجوہ تندرست دیکھوں۔ وھو علی کل شیئ قدیرؕ سو ہفتہ کے دن یعنے ساتویں تاریخ جنوری ۱۸۸۸ء میں روانہ ہونے کا ارادہ ہے آگے اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ سو اگر ہفتہ کے دن روانہ ہوئے۔ تو انشاء اللہ اتوار کے دن کسی وقت پہنچ جائیں گے۔ اطلاع دہی کیلئے لکھا گیا ہے والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

پنجم جنوری ۱۸۸۸ء روز پنجشنبہ۔

مکتوب نمبر ۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مخدومی اخویم مجذوب الحق ومورد احسانات الٰہیہ سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب سے یہ خاکسار آپ کی ملاقات کرکے آیا ہے تب سے مجھے آپ کے ہموم وغموم کی نسبت دن رات خیال لگا ہوا ہے۔ اور میرا دل

حکیم الامت کو نکاح ثانی کی تحریک اور اولاد کی پیشگوئی

بڑے یقین سے یہ فتوےٰ دیتا ہے کہ اگر نکاح ثانی کا دلخواہ انتظام ہو جاوے تو یہ امر موجب برکات کثیرہ ہوگا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سے تمام کسل وحزن بھی دور ہو گا۔ اور اللہ جلشانہ اپنے فضل و

کرم سے اولاد صالح صاحب عمر و برکت بھی عطا کرے گا لیکن اہلیہ ایسی چاہیے جس سے موافقت تامہ کا پہلے سے یقین ہو جائے۔

سعید اور نیک کون ہے

نہایت نیک قسمت اور سعید وہ آدمی ہے کہ جسکو اہلیہ صالحہ محبوبہ میسر آجائے۔ کہ اس سے تقویٰ طہارت کا استحکام ہوتا ہے اور ایک بزرگ حصہ دین اور دیانت کا صفت میں مل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تقریباً تمام نبیوں اور رسولوں کی توجہ اسی بات کیطرف لگی رہی ہے۔ کہ انہیں جمیلہ حسینہ صالحہ بیوی میسر آوے جس سے گویا انہیں ایک قسم کا عشق ہو۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ اور لکھا ہے کہ اسلام

میں پہلے وہی محبت ظہور میں آئی

سو میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اللہ جلشانہ آپ کو یہ نعمت عطا کرے میرے نزدیک ہر نعمت اکثر نعمتوں کی اصل الاصول ہے۔ اور چونکہ

حضرت حکیم الامت کیلئے دعا

مومن اعلےٰ درجہ کے تقویٰ کا طالب ہو یا بلکہ عاشق و حریص ہوتا ہے۔ اسلئے میری رائے میں مومن کیلئے یہ تلاش و اجابت میں سے ہے۔ اور میری رائے میں وہ گھر بہشت کیطرح پاک اور برکتوں کا بھرا ہوا ہے جس میں مرد اور عورت میں محبت و اخلاص موافقت ہو۔ اب قصہ کوتاہ یہ کہ اس نعمت کیلئے جلد جلد فکر کرنا چاہیئے۔ اور جو آپ نے زبانی فرمایا تھا کہ اپنی برادری میں ایک جگہ زیر نظر ہے۔ اس کی آپ اچھی طرح تحقیق و تفتیش کریں۔ اور بچشم خود دیکھ لیں اور پھر مجکو اطلاع دیں۔ اور اگر وہ صورت قابل پسند نہ نکلے

تاہم اطلاع بخشیں کہ تا جا بجا اپنے دوستوں کی معرفت تلاش کیجاوے۔ دوسرے ایک یہ امر بھی قابل انتظام ہے۔ کہ آپ کے اخراجات ایسے حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کہ جن کے سبب سے ہمیشہ آپ کو تہیدست رہنا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ مینے مولوی کریم بخش صاحب کی زبانی سنا ہے۔ کہ وہ آٹھ سو روپیہ مجھ کو آپنے بھیجا تھا۔ وہ بھی قرضہ لیکر ہی بھیجا تہا۔ سو امن سے لاتبسط کل البسط کی طرف خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے نفس سے ایک مستحکم عہد کریں۔ کہ تیسرا یا چوتھا حصہ تنخواہ میں سے خرچ کریں۔ اور باقی کسی دوکان وغیرہ میں جمع کرا دیں۔ امید کہ ان امور سے آپ مجھکو اطلاع دیں گے۔ باقی سب خیریت ہے والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان

۲۲۔ فروری ۱۸۸۸ء

مکتوب نمبر ۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہر دو عنایت نامے پہنچ گئے خدائے قادر ذوالجلال آپکے ساتھ ہو۔ اور آپ کو اپنے ارادات خیر میں مدد دیوے۔ اس عاجز نے ان مخدوم کے نکاح ثانی کی تجویز کیلئے کئی جگہ خط روانہ کئے تھے ایک جگہ سے جو جواب آیا ہے وہ کسی قدر حسب مراد معلوم ہوتا ہے یعنی میر عباس علی شاہ صاحب کا خط بروانہ خدمت کرتا ہوں۔ اس خط میں ایک شرط عجیب ہے کہ حنفی

ہوں۔ غیر مقلد نہ ہوں۔ چونکہ میر صاحب بھی حنفی اور میرے مخلص دوست منشی احمد جان صاحب (خدا تعالےٰ انکو غریق رحمت کرے) جنکی بابرکت لڑکی سے یہ تجویز درپیش ہے۔ پکّے حنفی تھے اور ان کے مرید جو اس علاقہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ سب حنفی ہیں۔ اسلئے حنفیت کی قید بھی لگا دی گئی۔ یوں تو حنیفاً مسلماً میں سب مسلمان داخل ہیں۔ لیکن اس قید کا جواب بھی معقولیت سے دیا جائے تو بہتر ہے۔

منشی احمد جان مرحوم کے متعلق

اب میں تھوڑا سا حال منشی احمد جان صاحب کا سناتا ہوں منشی صاحب مرحوم اصل میں متوطن دہلی کے تھے۔ شاید ایام مفسدہ ۵۷ء میں لودہانہ آکر آباد ہوئے۔ کئی دفعہ میری ان سے ملاقات ہوئی نہایت بزرگوار۔ خوبصورت۔ خوب سیرۃ۔ صاف باطن۔ متقی۔ باخدا اور متوکل آدمی تھے۔ مجھسے اس قدر دوستی اور محبت کرتے تھے۔ کہ اکثر ان کے مریدوں نے اشارتاً اور صراحتاً بھی سمجھایا کہ آپ کی اسمیں کسر شان ہے۔ مگر انہوں نے انکو صاف جواب دیا کہ مجھے کسی شان سے غرض نہیں۔ اور نہ مجھے مریدوں سے کچھ غرض ہے۔ اسپر بعض نالائق خلیفے ان کے منحرف بھی ہو گئے۔ مگر انہوں نے جس اخلاص اور محبت پر قدم مارا تھا۔ آخیر تک نبھاہا۔ اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی۔ جب تک زندہ رہے۔ خدمت کرتے رہے۔ اور دو دفعہ تیسرے مہینے کسی قدر روپے اپنے رزق خداداد سے مجھے بھیجتے رہے۔ اور میرے نام کی اشاعت کیلئے بدل و جان ساعی رہے۔ اور پھر حج کی تیاری کی۔ اور جیسا کہ انہوں نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھا تھا۔ جاتے وقت بھی پچیس روپے بھیجے۔ اور ایک بڑا لمبا اور درد ناک

خط لکھا جس کے پڑھنے سے رونا آتا تھا۔ اور حج سے آتے وقت راہ میں ہی بیمار ہو گئے اور گھر آتے ہی فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ منشی صاحب علاوہ اپنی ظاہری علمیت و خوش تقریری و وجاہت کے جو خدا داد انہیں حاصل تھی۔ مومن صادق اور صالح آدمی تھے۔ جو دنیا میں کم پائے جاتے ہیں۔ چونکہ وہ عالی خیال اور صوفی تھے۔ اسلئے ان میں تعصب نہیں تھا۔ میری نسبت وہ خوب جانتے تھے کہ یہ حنفی تقلید پر قائم نہیں ہیں۔ اور نہ اسے پسند کرتے ہیں لیکن پھر بھی یہ خیال انہیں محبت و اخلاص سے نہیں روکتا تھا۔ غرض کچھ مختصر حال منشی احمد جان صاحب مرحوم کا یہ ہے۔ اور لڑکی کا بھائی صاحبزادہ افتخار احمد صاحب بھی نوجوان صالح ہے۔ جو اپنے والد مرحوم کے ساتھ حج بھی کر آئے ہیں۔ اب دو باتیں تدبیر طلب ہیں۔

اوّل یہ کہ انکی حنفیت کے سوال کا کیا جواب دیا جائے۔

دوسرے۔ اگر ای رابطہ پر رضا مندی فریقین کی ہو جائے۔ تو لڑکی کے ظاہری حلیہ سے بھی کسی طور سے اطلاع ہو جانی چاہیئے۔

بہتر تو بچشم خود دیکھ لینا ہوتا ہے۔ مگر آجکل کی پردہ داری میں یہ بڑی قباحت ہے۔ کہ وہ اس بات پر راضی نہیں ہوتے۔ مجھ سے میر عباس علی صاحب نے اپنے سوالات مستفسرہ خط کا بہت جلد جواب طلب کیا ہے۔ اسلئے مکلف ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو جلد تر جواب ارسال فرماویں۔ ابھی میں نے تصریح سے آپکا نام انپر ظاہر نہیں کیا۔ جواب آنے پر ظاہر کروں گا۔

مندولیکے بارہ میں مجھے خیال ہے ابھی میں نے توجہ نہیں کی۔ کیونکہ جس روز

سے میں آیا ہوں میری طبیعت درست نہیں ہے۔ علالت طبع کچھ نہ کچھ ساتھ چلی آتی ہے۔ اور کثرت مشغولی علاوہ۔ لیکن اگر میں نے کسی وقت توجہ کی۔ اور آپ کی رائے کے موافق یا مخالف کچھ ظاہر ہوا۔ جسکی مجھے ہنوز کچھ خبر نہیں۔ تو بہر حال آپ پر اس کے موافق عمل کرنا واجب ہوگا۔

مرزا محمد یوسف بیگ مرحوم | ایک میرے دوست سامانہ علاقہ پٹیالہ میں ہیں۔ جن کا نام میرزا محمد یوسف بیگ ہے۔ انہوں نے کئی دفعہ ایک معجون بنا کر بھیجی ہے۔ جس میں کچلہ مدبّر داخل ہوتا ہے۔ وہ معجون میرے تجربہ میں آیا ہے۔ کہ اعصاب کے لئے نہایت مفید ہے۔ اور امراض رعشہ اور فالج اور تقویت دماغ اور قوت باہ کیلئے اور نیز تقویت معدہ کیلئے فائدہ مند ہے۔ مدت سے میرے استعمال میں ہے۔ اگر آپ اس کو استعمال کرنا قرین مصلحت سمجھیں تو میں کسیقدر۔ جو میرے پاس ہے بھیجدوں۔

چھ سو روپیہ کیلئے جو انمخدوم نے لکھا ہے۔ اسکی ضرورت تو بہر حال درپیش ہے۔ مگر بالفعل اپنے پاس ہی بطور امانت رکھیں۔ اور مناسب ہے کہ وہ آپ کے مصارف سے الگ پڑا رہے۔ تا جس وقت مجھے ضرورت پڑے۔ بلا توقف آپ بھیج سکیں۔ مگر ابھی نہ بھیجیں جو وقت مطالبہ کیلئے میرا خط پہنچے۔ اس وقت ارسال فرمادیں۔

لیکھرام کی کتاب کے متعلق اگر جلد مسودہ تیار ہو جاوے۔ تو بہتر ہے لوگ بہت منتظر ہیں۔ اور اگر آپ کی کتاب جو دہلی میں چھپتی ہے۔ تمام و کمال چھپ چکی ہو تو ایک جلد اسکی بھی عنایت فرمادیں۔

منشور محمدی میں جو آنمخدوم نے مضمون چھپوایا ہے۔ وہ سب پرچے پہنچ گئے
وہ مضمون نہایت ہی عمدہ ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۲۳؍ جنوری ۱۸۸۶ء

مکتوب نمبر ۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ عین انتظار میں پہنچا۔ ابھی وہ خط میں نے کھولا تھا۔ کہ بابو الٰہی بخش صاحب کے کارڈ کے پڑھنے سے کہ جو ساتھ ہی اسی ڈاک میں آیا تھا۔ نہایت تشویش ہوئی۔ کیونکہ اسمیں لکھا تھا۔ کہ آپ لاہور میں علاج کروانے کیلئے تشریف لیگئے تھے۔ اور ڈاکٹروں نے کہا کہ کم از کم پندرہ دن تک سب ڈاکٹر ملکر معائنہ کریں۔ تو حقیقت عرض معلوم ہو گر آپ کے خط کے کھولنے سے کسیقدر رفع اضطراب ہوا۔ مگر تاہم تردد باقی ہے کہ مرض تو بکلی رفع ہوگئی تھی۔ صرف ضعف باقی تھا۔ پھر کس لئے ڈاکٹروں کیطرف التجا کیگئی۔ شاید بعض ضعف وغیرہ کے لحاظ سے بطور دُور اندیشی مناسب سمجھا گیا ہو میری دانست میں جہاں تک ممکن ہے۔ آپ زیادہ ہم وغم سے پرہیز کریں کہ اس سے ضعف بڑھتا ہے۔ اور نہایت سرور بخشنے والی یہ آیۃ مبارکہ ہے۔

الم تعلم ان اللہ علٰے کل شیئٍ قدیر

نکاح ثانی کی تحریک	اس کے نزدیک یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ آپ نکاح ثانی کے امر کو

سرسری نگاہ سے نہ دیکھیں۔ بلکہ اسکو کل دخل کے دور کرنے کے لئے ضروری خیال کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے امید ہے کہ آپ کو نکاح ثانی سے اولاد صالح بخشے میرا اس طرف زیادہ خیال نہیں ہے۔ کہ

تعلیم یافتہ بیوی یا عقیلہ | کوئی اہلیہ پڑھی ہوئی ملے۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اگر مرد ہو یا عورت اگر پاکیزہ ذہن اور فطرت سے عمدہ استعداد رکھتا ہو۔ تو امیت اسکے لئے کوئی بڑا سدراہ نہیں ہے۔ جلدی صحبت سے ضروریات دین و دنیا سے خبردار ہو سکتا ہے۔ ضروری یہ امر ہے کہ عقیلہ ہو اور حسن ظاہری بھی رکھتی ہو۔ تا اس سے موافقت و محبت پیدا ہو جائے۔ آپ اس محل زیر نظر میں اس شرط کی اچھی طرح تفتیش کرلیں اگر حسب دلخواہ نکل آئے۔ تو الحمد للہ ورنہ دوسرے مواضع میں تمامتر جدوجہد سے تلاش کرنا شروع کیا جائے۔ بندہ کیطرف سے صرف کوشش ہے اور مطلوب کو میسر کر دینا قادر مطلق کا کام ہے۔ بہرحال اس عالم اسباب میں جدوجہد پر نیک ثمرات مل جاتے ہیں۔ میں نے اب تک کسی دوست کیطرف اس تلاش کیلئے نہیں لکھا کیونکہ ابھی تک آپ کی طرف سے قطعی اور یک طرفہ رائے مجھ کو نہیں ملی اسلئے منتظر ہوں کہ درمیانی خیالات کا جلد تصفیہ کر کے اگر جدید تلاش کی ضرورت پیش آئے۔ تو مجھے اطلاع بخشیں۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی لکھا تھا۔ آپ اپنے مصارف کی نسبت ہوشیار ہو جائیں کہ انہیں اموال سے قوام معیشت ہے۔ اور اپنی ضرورت کے وقت بھی موجب ثواب عظیم ہو جاتے ہیں اور جیسا کہ آپ نے عہد کر لیا ہے کسی حالت میں ثلث سے زیادہ خرچ نہ کریں۔

نبیوں کے دو ہتھیار | انگریزی خوانوں کی نسبت جو آپ نے لکھا ہے۔ یہ نہایت عمدہ

صلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس نیت عالیہ میں برکت ڈالے۔ نبیوں کے پاس دو ہتھیار تھے۔ جن کے ذریعہ وہ فتحیاب ہوئے۔ ایک ظاہری طور پر قول توجہ جو ہر ایک مخالف کو ملزم و ساکت کرتا تھا۔ دوسری باطنی توجہ جو نورانی اثر دلوں پر ڈالتی تھی۔ اوائل میں جو نبیوں کے وعظوں میں کم اثر ہوا۔ بلکہ طرح طرح کے دکھ اٹھانے پڑے۔ اور طرح طرح کی نالائق تہمتیں انکی شان میں کیگئیں۔ تو اس کا یہ باعث ہے کہ اول اول انکی ہمت قول موجہ کے پھیلانے اور مخالفوں کے ساکت کرنے میں مصروف رہی۔ پھر جب اس طریق پر کوئی فائدہ مترتب نہ ہوا اور دل ٹوٹ گیا۔ تو بقول حضرت مہدی۔

بہ ہمت نا بند مردی رجال

توجہ باطنی کے کرشمے | عقد ہمت اور توجہ سے کام لیا گیا۔ یہ عقد ہمت اور توجہ شمشیر تیز سے زیادہ اثر رکھتی ہے بیری رائے میں نبیوں کی تمام کامیابی کا بڑا بھارا موجب یہی توجہ باطنی تھی۔ اور نیز یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ حکم خواتیم پر ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔

کہ العاقبۃ للمتقین

سنت اللہ اسی طور پہ جاری ہے۔ کہ صادق لوگ اپنے انجام سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ یہ عاجز خوب جانتا ہے کہ جس کام کو میں نے اٹھایا ہے۔ ابھی وہ لوگوں پر

حضرت مسیح موعود کا ابتدائی مشن | بہت مشتبہ ہے۔ اور شاید اس بات میں کچھ مبالغہ نہ ہو بلکہ ہنوز ایسی حالت ہے۔ کہ بجائے فائدہ کے آثار و علامت نقصان کے نظر آتے ہیں۔ یعنی بجائے ہدایت کے ضلالت و بدظنی سہل لگتی ہے۔ مگر میں جب ایک طرف

آیات قرآنی پڑھتا ہوں۔ کیونکہ اوائل میں نبیوں پر ایسے سخت زلازل آئے کہ مدتوں تک کوئی صورت کامیابی کی دکھلائی نہ دی۔ اور پھر انجام کار نسیم نصرت الٰہی کا چلنا شروع ہوا۔ اور دوسری طرف مواعید صادقہ حضرت احدیت سے بشارتیں پاتا ہوں۔ تو میرا غم دور اور بالکل دور ہو جاتا ہے۔ اور اس بات پر تازہ ایمان آتا ہے۔

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

موجودہ زمانہ کا حربہ کیا ہے

میرا یقین ہے کہ زمانہ حال کے اکثر ردیہ و مواد فاسدہ کا استیصال صرف خشک اور ظاہری دلائل سے ممکن نہیں۔ تاریکی ہمیشہ نور سے دُور ہوتی رہی ہے۔ اور اب بھی ایمانی انوار اس تاریکی کو دور کریں گے۔ ایسے معرکہ میں وہ لوگ کام نہیں کر سکتے۔ کہ لیکچر یا تقریر کرنے میں نہایت فصیح ہوں۔ اور ایمانی وفاداریوں اور صدقوں کی تحریک نہ پہنچی ہو۔

انگریزی خوان کون کام آسکتے ہیں؟

ہاں اگر فضل و احسان الٰہی سے کسی انگریزی خوان میں یہ دونوں باتیں جمع ہو جائیں۔ تو پھر نورٌ علےٰ نور ہو گا۔ اور اگر ایسے انگریزی خوان ہمیں میسر آ جائیں۔ تو پھر بھی ہم ہرگز ناامید نہیں۔ اور کیوں ناامید ہوں ہمارے پاس مواعید صادقہ حضرت اصدق الصادقین کا ایک ذخیرہ ہے۔ اور ہماری تسلی کیلئے یہ آیات قرآن کریم کافی ہیں۔ جنکو ہم پڑھتے ہیں۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب۔ اب ہمیں انصاف کرنا

چاہیئے۔ کہ ابھی تک ہم نے کیا دُکھ اُٹھایا۔ اور کون سے زلازل ہم پر آئے کس قدر صبر کرتے زمانہ گذرا یہ تو سوء ادبی ہے۔ کہ ہم روز اوّل سے اپنے خداوند کریم پر افسوس کریں۔ کہ اسنے ہماری محنت کا کوئی نتیجہ نہیں دیا۔ ہمیں مستقل رہنا چاہیئے۔ بلاشبہ نتائج خیر ظہور میں آئیں گے۔ ولا تبدیل لکلمات اللہ

اس لڑکے کا حال آپ نے خوب یاد دلایا میں بالکل بھول گیا تھا حافظہ کالنقص ہجوم کار از ہر طرف۔ انشاء اللہ اب اس خیال میں لگوں گا۔ اور اگر اس کے لئے وقت ملا۔ تو توجہ کرونگا۔ خواہ جلدی یا کسیقدر دیر سے۔ کیونکہ امر اختیاری نہیں۔ وما نتنزل الا بامر ربک والسلام

خاکسار غلام احمد۔ از قادیان ۲۹ فروری ۱۸۸۸ء

مکتوب نمبر ۳۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ بجنسہ میر صاحب کیخدمت میں ارسال کیا گیا۔ پہلے سے میں نے بھی ایسا ہی لکھا تھا۔ جیسا آپ نے تحریر فرمایا ہے مگر میں مکرر لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ آپ ضرور ایک امینہ وصادقہ عورت بھیجکر سب حال براہ راست دریافت کرلیں۔ کیونکہ یہ ساری عمر کا معاملہ ہے اہیں اگر در پردہ کوئی خرابی نکل آوے۔ تو پھر لا علاج امر ہے۔ میر عباس علی شاہ صاحب اگرچہ نہایت مخلص اور صادق آدمی ہیں۔ مگر میر صاحب کی طبیعت میں نہایت سادگی

(حاشیہ: نکاح میں کیا احتیاط ضروری ہے)

ہے میرے نزدیک ازبس مناسب ضروری ہے کہ شکل وصورت وغیرہ کے بارہ میں قابل اطمینان آپ کو حال معلوم ہو جائے۔ اس میں ہرگز تساہل نہ کریں۔ کہ یہ معاملہ نازک ہے۔ اگر بیوی مرغوب طبع ہو تو وہ بلاشبہ اسی جہان میں ایک بہشت ہے۔ اور لقویٰ اللہ پر کامل ہیں۔ اگر خدانخواستہ مکروہ الشکل نکل آوے۔ تو وہ اسی جگہ میں ایک دوزخ ہے۔ مناسب ہے کہ ایک عاقلہ وآیندہ عورت اپنی طرف سے روانہ کریں۔ تب ساری کیفیت کھل جائے گی۔ اس میں ہرگز سستی نہ کریں نکاح کرنے میں جو غلطی لگ جائے۔ اس جیسی دل کو دکھ دینے والی دنیا میں اور کوئی غلطی نہیں۔ آیندہ آپ خوب سمجھتے ہیں۔ اور ہندو لڑکے کے لئے انشاء اللہ اس امر کے فیصلہ کے بعد توجہ کروں گا۔

خاکسار غلام احمد از قادیان

نوٹ :۔ اس خط پر کوئی تاریخ درج نہیں۔ مگر اس کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے یہ خط یا تو آواخر جنوری ۱۸۸۸ء کا ہے۔ یا اوائل فروری ۱۸۸۸ء کا۔ کیونکہ یہ خط ۱۰ جنوری ۱۸۸۸ء کے خط کے جواب کے بعد کا معلوم ہوتا ہے (عرفانی)

مکتوب نمبر ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلّے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اس خط کی تحریر سے مطلب آپکو ایک تکلیف دینا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مرزا امام دین صاحب جو میرے چچازاد بھائی ہیں ایک

بیش قیمت گھوڑا ان کے پاس ہے۔ جو خوش رفتار اور راجوں رئیسوں کی سواری کے لائق ہے۔ اب وہ اسکو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ ایسے گراں قیمت گھوڑوں کو عام لوگ خرید نہیں سکتے۔ اور رئیس خود ایسی چیزوں کی تلاش میں رہتے ہیں لہذا مکلّف ہوں کہ آپ براہ مہربانی رئیس جموں یا اس کے کسی بھائی کے پاس تذکرہ کر کے جدوجہد کریں۔ کہ تا مناسب قیمت سے وہ گھوڑا خرید لیں۔ اگر خرید نے کا ارادہ انکی طرف سے پختہ ہو جائے۔ تو گھوڑا آپ کی خدمت میں بھیجا جاوے۔ ضرور کوشش بلیغ کے بعد اطلاع بخشیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۳ مارچ ۱۸۸۶ء

نوٹ:۔ باوجودیکہ مرزا امام الدین صاحب سخت معاندار و مخالف تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکی سپارش کرنے میں مضائقہ نہیں فرمایا اور یہ مودۃ فے القربیٰ کا ایک ثبوت ہے۔ اور دشمنوں پر کرم و رحم کا ایک نمایاں نمونہ (عرفانی)

مکتوب نمبر ۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا بجنسہٖ کچھ مناسب کلمات ساتھ لکھکر پیر صاحب کیخدمت میں بھیجدیا گیا۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب جنکی ہمشیرہ سے تجویز نسبت ہے۔ نہایت سعادتمند اور اہل دل آدمی ہیں۔ انکو آپ کی ذات

حضرت حکیم الامۃ کی دوسری شادی کی تجویز

سے کوئی پرخاش نہیں۔ صرف آجکل کے شور و غوغا کے لحاظ سے انہوں نے تحریر کیا تھا۔ امید کہ حکیم فضلدین کے پہنچنے پر بلا تامل بات پختہ ہو جائے گی۔ اس جگہ سب طرح سے خیریت ہے۔ رسالہ سراج منیر اور شحنہ القرآن کی تکمیل میں چند طرح کی مشکلات درپیش تھیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ وہ سب طے ہو گئی ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ماہ مبارک رمضان میں یہ کام شروع ہو جائے۔ صرف ترتیب ظاہری عبارت کی کسیقدر باقی ہے۔ سو یہ کام فقط دس پندرہ روز کا ہے۔ اگر صحت اور فرصت رہی تو یکم رمضان میں یہ کام طبع کا بفضلہ تعالیٰ شروع ہو جائیگا باقی بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ بشیر احمد خیر و عافیت سے ہے۔ والسلام

سراج منیر اور شحنہ القرآن

خاکسار غلام احمد از قادیان

۲۶۔ اپریل ۱۸۸۶ء

مکتوب نمبر ۴۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی حضرت مولوی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بٹالہ میں عنایت نامہ آنمخدوم مجھ کو ملا۔ اللہ جلشانہٗ آپ کو سلامت رکھے۔ اور بخیر و عافیت واپس لاوے۔ آپ کی طرف بہت خیال رہتا ہے۔ میاں محمد عمر کے معاملہ میں بہت تردد دامنگیر ہے۔ خدا تعالیٰ احسن تدبیر سے اس امر مکروہ کو درمیان سے اٹھاوے۔ بشیر احمد کی طبیعت اب کسی قدر رو بصحت ہے مگر میرا ارادہ یہی ہے کہ اخیر رمضان تک اسی جگہ بٹالہ میں رہوں۔ کہ دوا وغیرہ کے ملنے کی

اسجگہ آسانی ہے۔ اور کسیقدر ڈاکٹر کا علاج بھی شروع ہے۔ معلوم نہیں کہ حکیم فضلدین صاحب کب بارادہ لودہانہ تشریف لاویں گے۔ بہرحال اب مناسب ہے کہ بعد رمضان شریف لاویں۔ آپ براہ مہربانی جلد جلد اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں یہ عاجز بمقام پٹیالہ بنی بخش ذیلدار کے مکان پر اترا ہوا ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ از پٹیالہ ۲۸ مئی ۱۸۸۸ء

مکتوب نمبر ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اگرچہ آنمکرم کی طبیعت میں عجز و نیاز اور انکسار کامل طور پر ہے۔ اور یہی ضروری شرط عبودیت کی ہے لیکن بحکم آیۃ کریمہ واما بنعمت ربک فحدث نعمائے الٰہی کا اظہار بھی ازبس ضروری ہے اللہ جلشانہ نے آپ کو علم دین بخشا ہے۔ عقل سلیم عطا کی ہے۔ انشراح صدر جو ایک خاص نعمت ہے عطا فرمایا ہے۔ اپنی طرف توجہ دی ہے۔ یہ تمام نعمتیں شکر کے لائق ہیں۔ عنایت نامہ پہنچا۔ معلوم نہیں۔ کب تک آپ جموں میں تشریف لانے والے ہیں اللہ جلشانہ آپ کو بخیر و عافیت اپنے سائیہ رحمت میں رکھے۔ اور سفر اور حضر میں اسکا فضل اور احسان آپکے شامل حال رہے۔ اس جگہ سب طرح سے خیریت ہے والسلام

خاکسار غلام احمدؐ عفی عنہ

۲۲۔ جون ۱۸۸۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکتوب نمبر (۱۷۴)

شرائط بیعت کی پابندی کی حد

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ
کل کی ڈاک میں عنایت نامہ پہنچا۔ جو کچھ پرچہ تکمیل تبلیغ میں تاریخ لکھی گئی ہے۔ وہ فقط انتظامی امر ہے۔ تا ایسی تقریب میں اگر ممکن ہو۔ تو بعض اخوان مومنین کا بعض سے تعارف ہو جائے۔ کوئی ضروری امر نہیں ہے آپ کے لئے اجازت ہے۔ کہ جب فرصت ہو۔ اور کسی طرح کا ہرج نہ ہو۔ تو اس رسم کے پورے کرنے کے لئے تشریف لے آویں۔ بلکہ تقریب شادی پر جو آپ تشریف لادیں۔ وہ نہایت عمدہ موقع ہے۔ اور شرائط پر پابند ہونا باعتبار استطاعت ہے۔ لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا۔ دوسرے خط کے جواب سے جلد مطلع فرماویں۔ تا لدھیانہ میں اطلاع دی جاوے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ شائد آپ بماہ مارچ کشمیر کی طرف روانہ ہوں۔ پس اگر یہی صورت ہو۔ تو بماہ فروری کاروبار شادی بخیر و عافیت انجام پذیر ہونا چاہیئے۔ منشی عبدالحق صاحبؓ بابو الٰہی بخش صاحب لاہور سے تشریف لائے تھے۔ منشی عبدالحق صاحب نے تقریر کی تھی۔ کہ ردّ تکذیب کو عام پسند بنانے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے۔ کہ دیباچہ کتاب میں کھول کر لکھا جاوے۔ کہ ہمارا ایمان تو خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایسا قوی اور وسیع ہے۔ کہ جس طرح اہل سنت والجماعت تسلیم کرتے ہیں۔ مگر بعض نادر طور کے جواب صرف مخالفین کی تنگدلی اور قلت معرفت کے لحاظ سے ان کے

مذاق کے موافق لکھے گئے ہیں۔ تا انہیں معلوم ہو۔ کہ قرآن شریف پر اعتراض کرنے سے کسی معقولی اور منقولی کو مجال نہیں۔ اس عاجز کی دانست میں ایسا لکھنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ عوام الناس اس فتنہ سے بچ جاویں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام　　خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۰ رفروری ۱۸۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ＊ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکتوب نمبر (۴۸)

مخدومی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچکر بہت خوشی ہوئی۔ خدا تعالیٰ آپ میں اور آپ کی نئی بیوی میں اتحاد اور محبت زیادہ سے زیادہ کرے۔ اور اولاد صالح بخشے۔ آمین ثم آمین ؛

اگر پرانے گھر والوں نے کچھ نامناسب الفاظ منہ سے نکالے ہیں۔ تو آپ صبر کریں۔ پہلی بیویاں ایسے معاملات میں بباعث ضعف فطرت بدظنی کو انتہا تک پہنچا کر اپنی زندگی اور راحت کا خاتمہ کر لیتی ہیں۔

عورتوں پر توحید کی حجت

واحدہ لاشریک ہونا خدا کی تعریف ہے۔ مگر عورتیں بھی شریک ہرگز پسند نہیں کرتی ہیں۔ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرے ہمسایہ میں ایک شخص اپنی بیوی سے بہت کچھ سختی کیا کرتا تھا۔ اور ایک مرتبہ اس نے دوسری بیوی کرنے کا ارادہ کیا۔ تب اس بیوی کو نہایت رنج پہنچا۔ اور اس نے اپنے شوہر کو کہا۔ کہ میں نے تیرے سارے دکھ سہے۔ مگر یہ دکھ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ تو میرا خاوند ہو کر اب دوسری کو میرے ساتھ شریک کرے

وہ فرماتے ہیں۔ کہ ان کے اس کلمہ نے میرے دل پر نہایت دردناک اثر پہنچایا
میں نے چاہا کہ اس کلمہ کے مشابہ قرآن شریف میں پاؤں۔ سو یہ آیت مجھے ملی۔

ویغفر مادون ذالک الایۃ

یہ مسئلہ بظاہر بڑا نازک ہے۔ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جس طرح مرد کی غیرت نہیں چاہتی
کہ اس کی عورت اس میں اور اس کے غیر میں شریک ہو۔ اسی طرح عورت کی غیرت
بھی نہیں چاہتی۔ کہ اس کا مرد اس میں اور اس کے غیر میں بٹ جاوے۔ مگر میں
خوب جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کی تعلیم میں نقص نہیں ہے۔ اور نہ وہ خواص فطرت
کے برخلاف ہے۔ اس میں پوری تحقیق یہی ہے۔ کہ مرد کی غیرت ایک حقیقی و کامل
غیرت ہے۔ جس کا خلجان واقعی لاعلاج ہے۔ مگر عورت کی غیرت کامل نہیں بالکل
مشتبہ اور زوال پذیر ہے۔ اس میں وہ نکتہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے ام سلمہ رضی اللہ کو فرمایا تھا نہایت معرفت بخش نکتہ ہے۔ کیونکہ جب
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی درخواست نکاح پر
عذر کیا۔ کہ آپ کی بہت بیویاں ہیں۔ اور آئندہ بھی خیال ہے۔ اور میں ایک
عورت غیرت مند ہوں۔ جو دوسری بیوی کو دیکھ نہیں سکتی۔ تو آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں تیرے لئے دعا کروں گا۔ کہ تا خدا تعالےٰ تیری یہ غیرت
دور کر دے۔ اور صبر بخشے۔ سو آپ بھی دعا میں مشغول رہیں۔ نئی بیوی کی دلجوئی
نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ مہمان کی طرح ہے۔ مناسب ہے کہ آپ کے اخلاق
اس سے اوّل درجہ کے ہوں۔ اور ان سے بے تکلف مخالطت اور صحبت کریں اور
اللہ جلشانہ سے چاہیں۔ کہ اپنے فضل و کرم سے ان سے آپ کی صافی محبت و

تعشق پیدا کر دے۔ کہ یہ سب امور اللہ جلشانہ کے اختیار میں ہیں۔ اب اس کے نکاح سے گویا آپ کی نئی زندگی شروع ہوئی ہے۔ اور چونکہ انسان ہمیشہ کے لئے دنیا میں نہیں آیا۔ اس لئے نسلی برکتوں کے ظہور کے لئے اب اسی پیوند پر امیدیں ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے لئے یہ بہت مبارک کرے۔ میں نے اس محلہ میں خاص صاحب اسرار و واقف لوگوں سے اس لڑکی کی بہت تعریف سنی ہے۔ کہ بالطبع صالحہ عفیفہ و جامع فضائل محمودہ ہے۔ اس کی تربیت تعلیم کے لئے بھی توجہ رکھیں۔ اور آپ پڑھایا کریں۔ کہ اس کی استعدادیں نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہیں۔ اور اللہ جلشانہ کا نہایت فضل اور احسان ہے۔ کہ یہ جوڑ بہم پہنچایا۔ ورنہ اس مخط الرجال میں ایسا اتفاق محالات کی طرح ہے۔ خط سے کچھ معلوم نہیں ہوا۔ کہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۹ء تک رخصت ملیگی یا نہیں۔ اگر بجائے بیس کے بائیس کو آپ تشریف لاویں یعنی یوم یکشنبہ میں اس جگہ ٹھہریں تو بابو محمد صاحب بھی آپ سے ملاقات کرینگے۔ یہ عاجز ارادہ رکھتا ہے۔ کہ ۱۵ مارچ ۱۸۸۹ء کو دو تین روز کے لئے ہوشیارپور جاوے۔ اور ۱۹ مارچ یا ۲۰ مارچ کو بہر حال انشاء اللہ واپس آجاؤں گا۔ والسلام۔ صاحبزادہ افتخار احمد اور ان کے سب متعلقین بخیر و عافیت ہیں۔ کل سات روپیہ اور کچھ پارچہ میرے لئے دیئے تھے۔ جو ان کے اصرار سے لئے گئے۔

خاکسار غلام احمد

نوٹ:۔ اس خط پر کوئی تاریخ نہیں۔ مگر مضمون خط سے مارچ ۱۸۸۹ء کے پہلے ہفتہ کا معلوم ہوتا ہے۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۴۹)

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد۔ بخدمت اخویم مکرم مولوی حکیم نورالدین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ موجب خوشی وخرمی ہوا۔ خدا تعالیٰ آپ کو بہت جلد لاوے۔ اور خیر وعافیت سے پہنچادے آمین ثم آمین۔ اس عاجز کے گھر کے لوگوں کی طرف سے یہ درخواست بعد آرزو ہے۔ کہ جس وقت آپ کے گھر کے لوگ لودھیانہ سے آپ کے ساتھ آویں۔ تو دو تین روز تک اس جگہ قادیان میں ان کے پاس ٹھہر کر جاویں۔ اس عاجز کی دانست میں کچھ مضائقہ نہیں۔ بلکہ انشاء اللہ موجب خیر وبہتری ہے۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب اور ان کے تمام اعزہ ومتعلقین کے دل پر تقلید حنفی کا بڑا رعب طاری ہے۔ اور مدت دراز کی عادت جو طبیعت ثانی کا حکم پیدا کر لیتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا ہے۔ تو تدریجاً دور ہو سکتی ہے۔ یکدفعہ تبدیلی گویا انقلاب ماہیت میں داخل ہے۔ اس موقعہ میں تمامتر حکمت عملی حلم ورفق ودرگذر وزیادت محبت ومودت وغائبانہ دعا میں ہے۔ فقل لہ قولاً لینًا لعلہ یتذکر او یخشیٰ۔ میرے نزدیک یہ قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوّل آپ جموں میں پہنچنے کے بعد براہ راست لدھیانہ میں تشریف لے جائیں۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کو ساتھ لے کر دو تین روز کے لئے قادیان میں ٹھہر جائیں۔ میرے گھر کے لوگوں کے خیالات موحدین کے ہیں۔ اوّل تو خیالات میں خشک موحدین کی طرح حد سے زیادہ غلو تھا۔ مگر اب میں نے کوشش کی ہے کہ اس

ناجائز غلو کو کچھ گھٹا دیا جائے۔ چنانچہ میرے خیال میں وہ کسی قدر گھٹ بھی گیا ہے میرے گھر کے لوگوں نے ذکر کیا تھا۔ کہ انہوں نے یعنے آپ کے گھر کے لوگوں نے لودھیانہ میں کسی تقریب سے یہ ذکر کیا تھا۔ کہ اب تک تو مولوی صاحب کا حنفیوں کا طریق معلوم ہوتا ہے۔ مگر میں ڈرتی ہوں۔ کہ کہیں وہابی نہ ہوں۔ اور اب تک تو میں نے وہابیوں کی بات ان میں کوئی دیکھی نہیں۔ انہوں نے اس کے جواب میں مناسب نہ سمجھا کہ اپنی کچھ رائے ظاہر کریں۔ .... ۔ چونکہ عورتوں کی باتیں عورتوں کے دلوں پر بڑا اثر ڈالتی ہیں۔ اس لئے آپ کے گھر کے لوگوں کی بشیر کی والدہ سے ملاقات نتیجہ حسنات ہوسکتی ہے۔ واللہ اعلم و علمہ احکم۔

والسلام ؛ خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۰ رجون ۱۸۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✕ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۵۰)

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ موجب تسلی ہوا۔ چند روز سے آں مکرم کی بہت انتظار تھی۔ اور تشویش تھی۔ کہ کیا باعث ہوا۔ اب معلوم نہیں۔ کہ آپ کو کب فراغت ہوگی۔ آپ کی ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ بخیر و عافیت آپ کو جلد ملاوے۔ انجمن حمایت اسلام کی طرف سے تین سوال جو کسی عیسائی نے کئے تھے۔ اس عاجز کے پاس بھی آئے۔ اس غرض سے تا ان کا جواب لکھا جاوے۔ شاید جو آپ کی خدمت میں بھیجے تھے وہی سوال ہیں یا اور ہیں۔ ہر چند مجھے فرصت نہ تھی اور طبیعت

تین سوالوں سے دو کا جواب لکھ دیا

بھی اچھی نہ تھی ۔مگر پھر بھی کسی قدر فرصت نکال کر دو سوال کا جواب میں نے لکھ دیا تھا۔ اور زیادہ تر رجوع طبیعت کا اس وجہ سے بھی نہیں ہوتا۔ کہ یہ انجمن اپنی مرضی پر چلتی ہے۔ جو اپنے پسند ہو۔ وہ کام کر لیتے ہیں۔ نہیں تو نہیں۔ پہلے اشتہار بیعت شائع کرنے کی غرض سے بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے چھاپا نہیں۔ اب میرا ارادہ نہیں تھا۔ کہ ان سوالات کا جواب لکھ کر انجمن کو بھیجوں۔ یہ نامہ نگاروں کا کام ہے۔ کہ اپنا وقت ضائع کرکے پھر چھپنا نہ چھپنا معلوم کا دوسرے کی مرضی پر چھوڑ دیں۔ جب مضمون ردّی کی طرح پھینکا گیا۔ تو اپنا وقت گو ایک گھنٹہ ہی ہو ضائع گیا۔ لیکن

ان دو سوالات کا جواب محض محبت رسول اللہ صلعم کے جوش سے لکھا

میں نے محض محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جوش سے دو سوالوں کا جواب لکھدیا۔ تیسرے کے لئے ابھی فرصت نہیں۔ مگر مجھے امید نہیں کہ وہ چھاپیں۔

کیونکہ خود پسندی اس انجمن کی عادت ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ آپ نے انہیں سوالات شکّ وغیرہ کا جواب لکھا ہے۔ یا وہ اور سوال تھے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

۲۹ رجون ۱۸۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (ﷺ) نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۵)

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا

بلاشبہ کلام الٰہی سے محبت رکھنا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات سے عشق پیدا ہونا اور اہل اللہ کے ساتھ حبِ صافی کا تعلق حاصل ہونا یہ ایک ایسی بزرگ نعمت ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے خاص اور مخلص بندوں کو ملتی ہے اور دراصل بڑی بڑی ترقیات کی یہی بنیاد ہے۔ اور یہی ایک تخم ہے۔ جس سے ایک بڑا درخت یقین اور معرفت اور قوت ایمانی کا پیدا ہوتا ہے۔ اور محبت ذاتیہ اللہ جلشانہٗ کا پھل اس کو لگتا ہے۔ فالحمد للہ۔ کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو یہ نعمت جو راس الخیرات ہے۔ عطا فرمائی ہے۔ اور پھر بعد اس کے جو کسل اور قصور بجاآوری اعمال حسنہ میں ہے۔ وہ بھی انشاء اللہ القدیر ان حسنات عظیمہ کے جذبہ سے دور ہو جائے گا۔ ان الحسنات یذھبن السیئات۔

نعمت بزرگ الٰہیہ

آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔

جیسے آپ کے اخلاص نے بطور خارق عادت اس زمانہ کے ترقی کی ہے۔ ویسا ہی جوشِ حب للہ کا آپ کے لئے اور آپ کے ساتھ بڑھتا گیا۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ نے چاہا۔ کہ اس درجہ اخلاص میں آپ کے ساتھ کوئی دوسرا بھی شریک ہو۔ اس لئے اکثر لوگوں کے دلوں پر جو دعویٰ تعلق رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے قبض وارد کئے۔ اور آپ کے دل کو کھول دیا۔ ھذا فضل اللہ نعمتہٗ یعطی من یشاء ویھدی من یشاء ویضل من یشاء۔ حامد علی سخت بیمار ہو گیا تھا۔ خدا تعالےٰ نے اس کو دوبارہ زندگی بخشی ہے۔ جس وقت آپ تشریف لاویں۔ اگر حکیم فضل دین و مولوی عبدالکریم صاحب بھی ساتھ تشریف لے آویں۔ تو بہت خوب ہوگا۔ ان مخدوم اپنی طرف سے ان دونوں صاحبوں کو اطلاع دیں۔ کیونکہ گاہ گاہ ملاقات ہونا ضروری ہے۔ زندگی بے اعتبار ہے۔ زیادہ

خیریت ہے۔ والسلام ۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۹ر جولائی ۱۸۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۵۲)

مخدومی احب الاخوان اخی مولوی حکیم نور الدین صاحب کان اللہ معکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنمکرم کی طرف سے دیر کر کے پرسوں تار پہنچی۔ خط کوئی نہیں پہنچا۔ یہ عاجز ایک روز سخت بیمار ہو گیا۔ مگر اللہ جلشانہ کے فضل و رحم سے اب مجھے صحت ہے۔ مجھے اپنی ذاتی ضرورت کے لئے ایک سو روپیہ کی حاجت ہے۔ اگر حرج نہ ہو اور باسانی میسر آسکے تو ارسال فرماویں۔ مولوی خدابخش صاحب کے خط آتے ہیں۔ کہ قرضہ کے طور پر ہی کچھ مل جاوے۔ معلوم نہیں آپ کی ملاقات کب تک ہو سکتی ہے۔ اکثر لوگوں کو پراگندہ اور سرد مہر دیکھتا ہوں۔ ایک آپ ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے ذوق محبت بخشا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں نے پہلے آپ سے نو سو روپیہ لیا تھا۔ اب اس کے ساتھ ہزار روپیہ ہو گیا نگا چار سو روپیہ آپ سے پھر دوسرے وقت میں انشاء اللہ القدیر لونگا۔ دوستوں اور مخلصوں کو تکلیف دینا میرا کام نہیں۔ بالخصوص آپ جیسے دوست مخلص یک رنگ کو۔ سو جیسا کہ مسنون ہے۔ یہ ہزار روپیہ اور جو باقی لوں بطور قرضہ کے ہے۔ اور یقین رکھتا ہوں۔ کہ بہت آسانی سے ادا ہو جائے گا۔ وما عنداللہ باق کے رو سے آنکرم کو ثواب حاصل ہوگا۔ دماغ اس عاجز کا بباعث سخت بیماری بہت کمزور ہو گیا ہے۔ شاید بیس روز تک نوت ہو۔ اس لئے ابھی کسی

محنت کے لائق نہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ

۲۰ رنومبر ۱۸۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۵۴)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل عنایت نامہ پہنچا۔ مبلغ سو روپیہ پہلے اس سے پہنچ گیا تھا۔ جزاکم اللہ خیرا۔ اس عاجز کا دماغ بہت ضعیف ہو گیا ہے۔ کوئی محنت کا کام نہیں ہو سکتا۔ ایک خط کا لکھنا مشکل ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ غیب سے قوت عطا فرماوے۔ مولوی محمد حسین بہت دور جا پڑے ہیں۔ جو شخص اس دنیا سے دل نہ لگاوے اور اپنی حالت پر نظر کرے۔ اور اپنے قصوروں کا تدارک چاہے۔ خدا تعالیٰ اس کو بصیرت بخش دیتا ہے۔ ورنہ بل ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون کا مصداق ہو جاتا ہے۔ مولوی محمد حسین ایک مقام اور ایک رائے پر ٹھہر گئے ہیں اور وہ مقام اور رائے انہیں پسند آ گیا ہے۔ لیکن میں سچ کہتا ہوں۔ اگر اس پر ان کی موت ہو۔ تو انہیں اس طبقہ میں جانا پڑے گا۔ جس میں محجوبین جایا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ صدق اور صادقین کی طلب ان میں پیدا کرے۔ اور زنگ موجود سے انہیں نجات دے۔ ورنہ ان کی حالت خطرناک ہے۔ منقولی طور پر معلومات کی وسعت یا معقولی طور پر کچھ قیل و قال کا مادہ ایک ملحد میں بھی پیدا ہو سکتا ہے جائے فخر نہیں۔ اور نہ اس سے وہ قدوس خوش ہو سکتا ہے۔ جس کی دلوں پر نظر ہے۔ سچائی اور راستبازی اور انقطاع الی اللہ میں

حاشیہ: خدا انہی کو بصیرت دیتا ہے

حاشیہ: مولوی محمد حسین بٹالوی کی حالت

انسان کی نجات ہے۔ ورنہ علم بھی ہو تو کیا فائدہ! چار پائے بر و کتابے چند۔ محمد حسین کی حالت نہایت نازک ہے۔ اور انہیں اس کی خبر نہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔ خاکسار غلام احمد ۷ ردسمبر ۱۸۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۵۴)

مخدومی مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ موجب ممنونی ہوا۔ نہایت خوشی کی بات ہے۔ اگر اخویم مکرم عبدالواحد صاحب معہ سائیں زیلی کے تشریف لاویں۔ اگر دو تین روز پہلے اطلاع دی جاوے۔ تو کوئی آدمی واقف بٹالہ کے سٹیشن پر بھیجدیا جائے۔ میرے گھر کے لوگ تاکید سے آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ ضرور صغریٰ کو ساتھ بھیجدیں۔ اس صورت میں ان کے لئے تبدیل آب و ہوا بھی ہو جائیگی۔ انہوں نے بہت مرتبہ کہا ہے۔ اور تاکید سے کہا ہے۔ اس لئے تکلیف دیتا ہوں۔ اگر مناسب سمجھیں تو منظور محمد کو ساتھ بھیجدیں۔ اس تقریب سے وہ بھی ساتھ آجائے گی۔ اور جو دوا آپ نے ان کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ اس کے کھانے کی ترکیب کوئی نہیں لکھی۔ مفصل اطلاع بخشیں۔ اور یہ دوا کشتہ کی قسم ہے یا کوئی اور دوا ہے۔ اور ان ایام میں اس کو کھا سکتے ہیں یا نہیں۔ قبض از حد ہے کوئی قابض یا حار دوا موافق نہیں ہوتی۔ نرم اور معتدل درجہ کی دوا جو قابض نہ ہو۔ موافق آتی ہے۔ اخویم مولوی غلام علی صاحب کی طبیعت کا بہت خیال ہے۔ اب کی دفعہ آپ نے ان کی نسبت کچھ نہیں لکھا۔ خدا تعالےٰ ان کو شفا بخشے۔ اگر جموں

میں ہوں۔ تو میری طرف سے السلام علیکم دعا کی جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ قبول فرماوے۔

خاکسار غلام احمد

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ موجود نہیں۔ مگر مولوی غلام علی صاحب کی علالت کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خط ۱۸۸۹ء کا ہے۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۵۵)

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میر عباس علی نہایت اخلاص مند آدمی ہیں۔ آپ براہ مہربانی توجہ کر کے کشتہ مرجان۔ موتی یا جو کچھ مناسب ہو۔ انکی مرض نفث الدم کے لئے ضرور ارسال فرمادیں۔ اور میں آج لکھتا ہوں۔ کہ تا وہ تبدیل ہوا کی غرض سے ہفتہ عشرہ تک میرے پاس آجائیں۔ میری طبیعت آپ کے بعد پھر بیمار ہو گئی۔ ابھی ریزش کا نہایت زور ہے۔ دماغ بہت ضعیف ہو گیا ہے۔ آپ کے دوست ٹھاکر رام کے لئے ایک دن بھی توجہ کرنے کے لئے مجھے نہیں ملا۔ صحت کا منتظر ہوں۔ اگر وہ اخلاص مند ہے تو اس کے اخلاص کی برکت سے وقت صفا مل جائیگا۔ اور صحت بھی میرے دماغ کے لئے اگر کچھ آپ کے خیال میں احسن تدبیر ہو وے۔ تو ارقام فرمادیں۔ سب کام پڑے ہوئے ہیں۔ واللہ خیر حافظا وہو ارحم الراحمین۔ والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ یکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم یکم جنوری ۱۸۹۰ء

(مکتوب نمبر ۵۶)

از عاجز عاید باللہ الصمد غلام احمد۔ بخدمت مولوی نور الدین صاحب سلمہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ طبیعت اس عاجز کی بفضلہ تعالےٰ اب کسی قدر صحت پہ ہے۔ گھر میں بھی طبیعت اصلاح پر آگئی ہے۔ محمود کو بخار آتا ہے۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ اسی حالت میں آپ کے دوست کے لئے چند روز بجد وجہد جیسا کہ شرط ہے۔ توجہ کروں۔ مگر افسوس کہ بباعث آمد قاضی غلام مرتضٰی کے میں مجبور ہوگیا۔ وہ برابر دس روز تک اس جگہ رہیں گے۔ چونکہ بہت حرج اٹھا کر آئے ہیں۔ اور دور سے خرچ کثیر کرکے آئے ہیں۔ اس لئے بالکل نامناسب ہے۔ کہ ان کی طرف توجہ نہ ہو۔ پھر ان کے ساتھ ہی سید امیر علی شاہ صاحب لاہور سے آنے والے ہیں۔ وہ برابر پندرہ روز تک رہیں گے۔ ان کے جانے کے بعد انشاء اللہ القدیر توجہ کامل کروں گا۔ صرف ایک اندیشہ ہے۔ کہ لدھیانہ

مقدمہ خون میں شہادت

میں ایک شخص نے محض نادانی سے ایک خون کے مقدمہ میں میری شہادت لکھا دی ہے۔ کہ جو کمیشن کے سامنے ادا کی جائیگی۔ شاید دو چار روز اس جگہ بھی لگ جاویں۔ آپ کے دوست نے اگر بے صبری نہ کی جیسی کہ آج کل لوگوں کی عادت ہے۔ تو محض للہ ان کے لئے توجہ کروں گا۔ مشکل یہ ہے۔ کہ انسان دنیا میں منعم ہو کر بہت نازک مزاج ہو جاتا ہے۔ پھر ادنیٰ ادنیٰ انتظار میں نازک مزاجی دکھاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ پر احسان رکھنے لگتا ہے۔ اور حسن ظن سے انتظار کرنے والے نیک حالت میں ہیں۔ وقلیل منھم ؎

میر عباس علی کا انتظار

اس خط سے میری اصل غرض یہ ہے۔ کہ میر عباس علی صاحب بیس دن سے آنکرم کی دوا کی انتظار کر رہے ہیں۔ کل سے بخار آتا ہے۔ نہایت خستہ خاطر ہیں۔ کل رقعہ لکھ کر مجھے دیا تھا۔ کہ دوا تو آتی نہیں مجھے اجازت دیجئے تا میں لودہانہ میں چلا جاؤں۔ مگر پھر میں نے دو چار دن

کے لئے ٹھہرالیا ہے۔ آپ براہ مہربانی ضرور بمجرد پہنچنے اس خط کے کوئی عمدہ دوا نفث الدم کی ارسال فرما دیں۔ اور اس شخص پر میرے عذرات معقولی طور پر منکشف کردیں والسلام۔ خاکسار غلام احمدؐ ۲۵؍ جنوری ۱۸۹۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۵۷)

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا خدا تعالیٰ آپ کے گھر کے آدمیوں کو شفاء کلی عنایت فرما دے۔ بہت تردّد وتفکر پیدا ہوا۔ واللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ مولوی غلام علی صاحب کی نسبت بھی دل غم اور تردّد سے بھرا ہوا ہے۔ سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ میں نے سنا ہے۔ کہ انگلستان میں ایک انگریز ڈاکٹر نے مسلولوں کے لئے اشتہار دیا ہے۔ اور کوئی نسخہ جو اس مرض کے لئے مفید ہو تجربہ میں آگیا ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ خبر کہاں تک صحیح ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے پختہ ارادہ مخالفانہ تحریر کا کر لیا ہے۔ اور اس عاجز کے ضالّ ہونے کی نسبت زبانی طور پر اشاعت کر رہے ہیں۔ مرزا خدابخش صاحب جو محمد علیخاں صاحب کے ساتھ آئے ہیں ذکر کرتے ہیں۔ کہ میں نے بھی ان کی زبانی ضالّ کا لفظ سنا ہے۔ کل بمشورہ مرزا خدا بخش و محمد علیخاں صاحب ان کی طرف خط لکھا گیا ہے۔ کہ پہلے ملاقات کر کے اپنے شکوک پیش کرو۔ معلوم نہیں کیا جواب لکھیں۔ میں نے یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ اگر آپ نہ آسکیں۔ تو میں خود آسکتا ہوں۔ مگر ان کے اس فقرہ سے سب کو تعجب آیا۔ کہ میں عقلی

مولوی محمد حسین بٹالوی کی مخالفت

طور پر مسیح کا آسمان سے اترنا ثابت کر دوں گا۔ غرض ان کی طبیعت عجیب جوش میں ہے۔ اور ایک قسم کا ابتلاء ہے۔ جو انہیں پیش آگیا ہے ❊

غزنوی اور لکھوکے والا

غزنوی صاحبوں کا جوش اس قدر ہے۔ کہ ناگفتہ بہ ایک صاحب محی الدین نام لکھوکے میں ہیں۔ انہوں نے اس بارے میں اپنے الہامات لکھے ہیں۔ اور اذا تمنیٰ القی الشیطان فی امنیتہٖ کا نمونہ دکھایا ہے۔ درحقیقت ان الہامیوں نے اپنی پردہ دری کی ہے۔ اور ان کی یعنی محی الدین اور عبدالحق کے الہامات کا یہی خلاصہ ہے۔ کہ یہ شخص ضال ہے۔ جہنمی ہے۔ اور میں نے سنا ہے کہ ان لوگوں نے کچھ دبی زبان سے کافر کہنا شروع کر دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ ایک بڑے امر کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ ایک شخص محمد علی نام شاید گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے۔ مولوی تو نہیں۔ مگر خوش الحان واعظ ہے۔ اس نے سنا ہے۔ کہ بٹالہ میں بڑی بدزبانی شروع کی ہے۔ مولوی محمد حسین بدزبانی نہیں کرتے۔ مگر ضال کہے جاتے ہیں۔ اور تعجب یہ کہ بعض لوگ کافر کہتے ہیں۔ وہ اپنے خط میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بھی لکھدیتے ہیں۔ حالانکہ کفار کو ایسے لفظ لکھنے نہیں چاہیئے۔ سنا گیا ہے۔ کہ مولوی محمود علی شاہ صاحب جو محمد علی کی طرح واعظ ہیں۔ لودہانہ میں پانچ سال کی قید ہوگئے ہیں۔ یہ عاجز ہفتہ عشرہ تک لودہانہ میں جانے والا ہے۔ والسلام خاکسار غلام احمد　۱۵ رجولائی ۱۸۹۰ئہ

نوٹ:۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے دعوی کے ابتداء میں مخالفت کی آگ کس طرح پھیلنی شروع ہوئی ہے۔ اور حضرت کو اتمام حجت کا کس قدر جوش اور خیال تھا۔ کہ خود مولوی محمد حسین صاحب کے گھر جانے کو تیار رہتے۔ اور اس کے

شکوک اور اعتراضات کے رفع کرنے کے لئے آمادہ۔ غزنویوں لکھوکے والوں کی مخالفت نے آپ کو کسی تعجب میں نہیں ڈالا۔ بلکہ آپ نے اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی امرعظیم کا پیش خیمہ سمجھا ہے۔ اور یہی یقین آپ کو تھا۔ چنانچہ اسکے بعد تائیدات سماوی اور ربانی نصرت کے جو نظارے نظر آتے ہیں۔ وہ ایک مومن کے ایمان کو بڑھانے والے ہیں۔ اور حضرت حجۃ اللہ کی صداقت پر آسمانی اور ربانی شہادت ہیں۔ ان الہامیوں کی ناکامی اور ان کے شیطانی وساوس کو خدا تعالےٰ نے پاش پاش کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسی جماعت عطا فرمائی۔ جو اشاعت اسلام اور عزت حضرت خیر الانام کے لئے اپنے دل میں جان نثاری کا جوش رکھتی ہے۔ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۵۸)

مخدومی مکرمی۔ اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
جس بیمار کے لئے آنمکرم کو تکلیف دینی چاہی تھی۔ وہ بقضائے الٰہی کل ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ کو گذر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میر عباس علی صاحب جو ایک پرانے مخلص ہیں۔ نہایت التجا اور تاکید سے لکھتے ہیں۔ کہ میرا لڑکا مڈل تک پڑھا ہوا ہے۔ انگریزی میں گذارہ کے موافق تحریر کر سکتا ہے۔ حساب وغیرہ جانتا ہے منشی محمد سراج الدین صاحب جو افسر ڈاکخانجات ریاست جموں ہیں۔ آپ کی سفارش

سے توجہ فرماکر اس کو اپنے سلسلہ میں کہیں نوکر رکھ لیں۔ اس لئے آپ کی خدمت میں سفارش کرتا ہوں۔ کہ آپ خاص اپنی طرف سے اور نیز اس عاجز کی طرف سے سفارش تحریر فرماویں۔ اور جس وقت وہ بلادیں اس لڑکے کو روانہ کردیا جاوے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۵۹)

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولوی خدا بخش حامل ہذا جو مجھ سے تعلق بیعت رکھتے ہیں۔ بہت نیک سرشت اور صاف باطن اور محبّ صادق ہیں۔ مجھے ان کی تکالیف معلوم ہوگئی ہیں وہ شاید تیس آدمیوں سے زیادہ کے قرضدار ہیں۔ اور نہایت تلخی میں انکا زمانہ گذرتا ہے۔ وطن میں جانا ان کا ترک ہوگیا ہے۔ اور میں نے دریافت کیا ہے۔ کہ یہ سب تکالیف محض دینی ہمدردی کی وجہ سے جس میں آج تک وہ مشغول ہیں۔ ان کو پہنچ رہی ہیں۔ اور کوئی ان کے حال کا پرساں نہیں۔ لہذا ان مخدوم کو محض اس وجہ سے کہ آپ ہمدرد خلائق ہیں اور للّٰہی امور میں پورا جوش رکھتے ہیں تکلیف دیتا ہوں۔ کہ اس بے چارہ بے سروسامان کے لئے کچھ بندوبست فرمایئے۔ اگر چندہ ہو تو میں بھی اس میں شامل ہونے کو تیار ہوں۔ بلکہ میرے نزدیک بہتر ہے۔ کہ آپ کی تحریک اور انتظام سے اور آپ کی پوری اور کامل توجہ سے چندہ کے لئے احسن تدبیر کی جاوے۔ اور میں اسی خط میں اپنے تمام مخلصوں کی

خدمت میں محض للہ اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک صاحب حتی الوسع اپنے اس چندہ میں شریک ہو۔ سب کے ایک ایک لقمہ دینے سے ایک کی غذا نکل آئیگی۔ اور کسی کو تکلیف نہ ہوگی۔ میں نے سنا ہے۔ کہ فری میسن کا گروہ اپنے ہم تعلقوں کے ساتھ قرضہ وغیرہ کے امور میں بہت ہمدردی کرتا ہے۔ پس کیا مسلمانوں کا یہ پاک گروہ فری میسن کے پر بدعت اور ملحد گروہ سے ہمدردی میں کم ہونا چاہیئے؟ والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۴ دسمبر ۱۸۹۱ء

نوٹ:۔ مولوی خدا بخش صاحب جالندھری نہایت مخلص آدمی تھے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہادت ہے۔ انہوں نے ۱۸۸۹ء میں ہی بیعت کی تھی۔ اور کبھی کوئی ابتلا ان پر نہیں آیا۔ وہ اشاعت اسلام کے لئے بڑا جوش رکھتے تھے۔ ہمارے مکرم اور مخلص بھائی سردار مہر سنگھ حال ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے ان کی ابتدائی تربیت اسلام مولوی صاحب ہی کے ہاتھوں ہوئی ہے۔ وہ اس تلاش میں رہتے تھے۔ کہ کسی غیر مسلم کو داخل اسلام کریں۔ اور اسکے لئے وہ کسی قسم کی محنت تکلیف اور خرچ سے کبھی مضائقہ نہ فرماتے تھے۔ اسی قسم کی دینی خدمات کی وجہ سے وہ زیر بار ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس ہمدردی کا اظہار اور عملی اعانت کا ثبوت اس خط میں دیا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ مولوی صاحب کا قد میانہ تھا۔ اور رنگ سیاہ تھا۔ بہت سادہ زندگی تھی۔ عمر ۶۰ سال کے قریب تھی (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۶۰)

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالےٰ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار کی بابت ذکر

دس روپے پہنچ گئے ہیں۔ چونکہ کتاب فتح اسلام کسی قدر بڑھائی گئی ہے۔ اور مطبع امرت سر میں چھپ رہی ہے۔ اس لئے جب تک کل چھپ نہ جائے روانہ نہیں ہو سکتی۔ امید کہ بیس روز تک چھپ کر آ جائے گی۔

مرزا محمد بیگ کی سفارش

دوسری ضروری طور پر یہ تکلیف دیتا ہوں۔ کہ مرزا احمد بیگ کا لڑکا جو میرے عزیزوں میں سے ہے۔ جن کی نسبت وہ الہامی پیشگوئی کا قصہ آپ کو معلوم ہے۔ کچھ عرصہ سے برض بحت الصوت مریض ہے۔ حنجرہ پر کچھ ایسا مادہ پڑا ہے۔ کہ آواز بو سے طور پر نہیں نکلتی یعنی آواز بیٹھ گئی ہے۔ میں نے موافق قاعدہ علاج کیا تھا۔ اب تک کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اس کی والدہ کو آپ پر بہت اعتماد ہے۔ اور آپ کے دست شفا پر اسے یقین ہے۔ اس نے بصد منت والحاح کہلا بھیجا تھا۔ کہ مولوی صاحب کی طرف لکھو۔ کہ وہ کوئی عمدہ دوائی تیار کر کے بھیجدیں۔ بلکہ پہلے یہ چاہا تھا۔ کہ اس لڑکے کو جس کا نام محمد بیگ ہے۔ آپ کی خدمت میں بھیجدیں۔ مگر میں نے مناسب سمجھا کہ بالفعل بذریعہ خط آپ کو تکلیف دی جائے۔ حلق میں سے پانی بہت آتا ہے۔ صبح کے وقت بلغم پختہ نکلتی ہے۔ کھانسی بھی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ دماغ سے نوازل گرتے ہیں۔ آپ ضرور کوئی عمدہ نسخہ ارسال فرماویں۔ اس بیچارے کے اچھے ہو جانے سے انکو آپ کا بہت احسان مند ہونا پڑے گا۔ اور پہلے بھی آپ کے بہت معتقد ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے علاج سے لڑکا اچھا ہو جائے گا۔ آپ خاص طور پر مہربانی فرماویں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۰ دسمبر ۱۸۹۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۶۱)

مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچ کر بباعث شدت علالت طبع اخویم مولوی غلام علی صاحب بہت تردد ہوا۔ اور خط کے پڑھنے کے بعد جناب الہٰی میں بہت دعا کی گئی۔ اور پھر رات کو بھی دعا کی گئی۔ اور اسی طرح میں انشاء اللہ القدیر بہت جدوجہد سے دعا کروں گا۔ آپ بھی انکے حق میں دعا کریں۔ اور ان کو مطمئن کریں۔ کہ گو کیسے عوارض شدیدہ ہوں۔ خدا تعالےٰ کے فضل کی راہیں ہمیشہ کھلی ہیں۔ اسکی رحمت کا امید وار رہنا چاہیئے ہاں اس وقت اضطراب میں توبہ و استغفار کی بہت ضرورت ہے ؛

نکتہ معرفت

یہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ جو شخص کسی بلا کے نزول کے وقت میں کسی ایسے عیب اور گناہ کو توبہ نصوح کے طور پر ترک کر دیتا ہے۔ جس کا ایسی جلدی سے ترک کرنا ہرگز اس کے ارادہ میں نہ تھا۔ توبہ عمل اس کے لئے ایک کفارہ عظیم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے سینہ کے کھلنے کے ساتھ ہی اس بلا کی تاریکی کھل جاتی ہے۔ اور روشنی امید کی پیدا ہو جاتی ہے۔ سو مولوی صاحب کو آپ بخوبی سمجھا دیں۔ کہ دلی استغفار سے خدا تعالےٰ سے زیادہ ربط پیدا کرلیں۔ اور مجھے جسقدر ان کے لئے تردد اور غم ہے۔ خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ اور میں انشاء اللہ بہت دعا کروں گا۔ خدا تعالےٰ ان پر فضل وارد کرے۔ اور جلد تر صحت کامل بخش کر اس خوشخبری کو اس عاجز تک پہنچا دے۔ وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر ۔؛

یہ عاجز بباعث دورہ مرض و علالت طبع کل لاہور نہیں جاسکا بالفعل میاں جان محمد کو بھیج دیا ہے۔ کہ سلطان احمد کو اسی جگہ لے آوے۔ اس عاجز کی طبیعت سفر کے لائق نہیں۔ مرض دوران سر اور دل کے ڈوبنے کی یکدفعہ طاری حال ہو جاتی ہے۔ پھر موت نصب العین معلوم ہوتی ہے۔ مگر اس وقت تو وہ ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

مثیل مسیح کا دعویٰ اور حضرت کا اپنا مقام

جو کچھ آنمخدوم نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اگر دمشقی حدیث کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر الگ مثیل مسیح کا دعویٰ ظاہر کیا جائے۔ تو اس میں حرج کیا ہے۔ درحقیقت اس عاجز کو مثیل مسیح بننے کی کچھ حاجت نہیں۔ یہ بننا چاہتا ہے۔ کہ کہ خدا تعالیٰ اپنے عاجز اور مطیع بندوں میں داخل کر لیوے لیکن ہم ابتلاء سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ترقیات کا ذریعہ صرف ابتلاء ہی رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنّا وھم لا یفتنون

معلوم نہیں۔ کہ آنمکرم نے ابھی تک وہ خطوط جن کا وعدہ آپ نے فرمایا تھا روانہ کئے ہیں یا نہیں۔ رسالہ ازالہ اوہام میں یہ بحث اس قدر مبسوط ہے۔ کہ شائد دوسرے کسی رسالہ میں نہ ہو۔ اگر آپ کی طرف سے کوئی خاص تحریر آپ کی اس وقت پہنچی۔ تو میں مناسب سمجھتا ہوں۔ اس کو رسالہ ازالہ اوہام میں چھاپ دوں۔ مضمون اگر اردو عبارت میں ہو تو بہتر ہے۔ تا عام لوگ اس کو پڑھ لیں۔ آئندہ جیسا کہ آپ مناسب سمجھیں۔ وہی بہتر ہے۔ والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۴؍ جنوری ۱۸۹۱ء

نوٹ:۔ اس مکتوب میں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے متعلق جس امر پر روشنی پڑتی ہے۔ وہ عجیب ہے۔ آپ کو حضرت حکیم الامتہ نے دمشقی حدیث الگ رکھ کر مثیل مسیح کے دعویٰ کے متعلق لکھا ہے۔ مگر حضرت نے صاف فرمایا۔ کہ میں صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بن جاؤں۔ اس حصّہ کو پڑھو۔ تو کھل جاتا ہے۔ کہ آپ بالطبع پبلک میں آنے سے کارہ ہیں۔ اور آپ صرف خدا تعالیٰ کے عشق و محبت میں سرشار ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ آپ کو باہر نکال رہا ہے۔ اور مامور کر کے دعوت پر مجبور کرتا ہے حضرت اس کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب گویا ابتلا سے ڈرتے ہیں۔ گو صاف الفاظ میں اس کا اظہار نہیں۔ مگر حضرت حجۃ اللہ ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۶۲)

مخدومی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز انشاء اللہ کل یا پرسوں تک لاہور جائیگا پھر آپ کی خدمت میں جلد اطلاع دوں گا۔ محمد بیگ کی نسبت آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ کہ ایک خاص طور پر مہربانی سے بھری توجہ اس کی نسبت فرما دیں۔ کہ تا وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلد صحت یاب ہو جائے۔ اور اس کو آپ تسلی دیں۔ کہ پورے طور پر صحت یاب ہونے کے بعد اس کی نوکری کا بھی بندوبست کیا جائیگا۔ غرض اسپر مہربانی کی نظر فرما دیں۔ اور ہر طرح سے اس کی نیکی کا خیال رکھیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ　۲۲ رجون ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۲۳)

[illegible]

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ بدست مفتی محمد صادق صاحب پہنچا۔ آنکرم کے للّٰہی اخلاص کو دیکھ کر دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھ کو بھی ان حسنات کی توفیق بخشے۔ بے شک آپ کی ہمت اور آپ کا عہد ایثار ایک رشک دلانے والی چیز ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو دائمی سرور اور خوشحالی عطا کرے۔ اور بہنوں کو آپ کے نمونہ پر چلاوے ۔

مولوی غلام علی صاحب سے اظہار محبت و ہمدردی

مولوی غلام علی صاحب کی طبیعت کا مجھے کچھ حال معلوم نہیں۔ مگر بے اختیار دل ان کی علالت کی وجہ سے غمگین ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی اس سخت بیماری کا خاتمہ روبصحت کرے۔ وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ مرزا محمد بیگ کی طبیعت شاید ابھی بدستور ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ مولوی صاحب تو کسی طور سے مجھ سے فرق نہیں کرتے۔ مگر لنگرخانہ میں بعض وقت بھوک کے وقت مجھ کو روٹی نہیں ملتی لنگرخانہ کثرت آدمیوں کی وجہ سے دیر سے روٹی ملتی ہے۔ چونکہ وہ لڑکا ہے۔ ایسی عمر میں اکثر لوگوں کو کھانے پینے میں ہی خیال رہتا ہے۔ اس لئے مکلف ہوں۔ کہ چند روز کے قیام میں خاص طور پر اس کی خبر رکھیں۔ اور اگر اسکا جموں میں ٹھہرنا چنداں ضروری نہ ہو۔ تو پھر تسلی اور مدارات کے ساتھ دوا دے کر اس کو اس طرف رخصت کر دیں۔ اس کی نوکری اس حالت میں ہو سکتی ہے کہ حالت

صحت اس کام کے لائق ہو۔ آئندہ آپ جیسا مناسب سمجھیں عمل میں لاویں۔ میں نے سنا ہے۔ کہ میرے رسالہ کے دیکھنے سے مولوی عبدالجبار بہت برافروختہ ہوئے خداتعالےٰ ان کو حقیقت کی طرف رہبری کرے۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ ۱۳ر جنوری ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۶۴)

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل عنایت نامہ پہنچکر موجب خوشی ہوا۔ خدا تعالےٰ آپ کو خوش رکھے۔ اور اپنے دین کے لشکر کا مقدمۃ الجیش بناوے۔ حالت صحت اس عاجز کی بدستور ہے۔ کبھی غلبہ دوران سر اس قدر ہو جاتا ہے۔ کہ مرض کی جنبش شدید کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور کبھی یہ دوران کم ہوتا ہے۔ لیکن کوئی وقت دوران سر سے خالی نہیں گذرتا۔ مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔ بعض وقت درمیان میں توڑنی پڑتی ہے۔ اکثر بیٹھے بیٹھے رینگن ہو جاتی ہے۔ اور زمین پر قدم اچھی طرح نہیں جمتا۔ قریب چھ سات ماہ یا زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی۔ اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے۔ جو مسنون ہے اور قرأت میں شائد قل ہو اللہ بمشکل پڑھ سکوں۔ کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوتی ہے۔ دوستوں کی غائبانہ دعا مستجاب ہوا کرتی ہے۔ آنمکرم اس عاجز کے حق میں دعا کریں۔ شیخ شہاب الدین بہت مسکین

آدمی ہے۔ اس کی ملازمت کے لئے ضرور فکر فرماویں۔ باپ بڈھا آپ کمزور۔ گھر میں کھانے کے لئے نہیں۔ اگر آپ ایسا فرماویں۔ تو میں آپ کی خدمت میں بھیج دوں۔ والسلام　خاکسار غلام احمد از قادیان　۵ ر فروری ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۶۵)

مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز لودہانہ کیطرف جانے کو تیار ہے۔ ہر روز آنمکرم کے مضمون کی انتظار رہتی تھی۔ کل مولوی محمد حسین صاحب کا خط آیا ہے۔ اور آپ کی نسبت لکھا تھا۔ کہ وہ ناراض ہو گئے ہیں۔ یعنی اس عاجز کی وجہ سے۔ آج میں نے انہیں لکھا ہے۔ کہ آپ اوّل ملاقات کریں۔ اور رسالوں کو دیکھیں۔ ہر دو رسالے میں نے اپنی طرف سے ان کے پاس بھیجدیئے ہیں۔ اور شائد وہ ملاقات کریں۔ نواب محمد علیخاں صاحب اب تک قادیان میں ہیں۔ آپ کا بہت ذکر خیر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ مجھے مولوی صاحب کی کتاب تصدیق دیکھنے سے بہت فائدہ ہوا۔ اور بعض ایسے عقدہ حل ہو گئے۔ جنکی نسبت ہمیشہ مجھے دغدغہ رہتا تھا۔ وہ ازبس آپ کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ میں نے انہیں کہا ہے۔ کہ اب تو وقت تنگ ہے۔ یقین ہے۔ کہ لودہانہ میں یہ صورت نکل آئے گی۔ یہ شخص جوان صالح ہے۔ حالات بہت عمدہ معلوم ہوتے ہیں۔ پابند نماز اور نیک چلن ہے۔ اور نیز معقول پسند۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۴ ر فروری ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۶۶)

مخدومی مکرمی اخویم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج ایک خط حافظ محمد یوسف صاحب کا پہنچا ارسال خدمت ہے - اس عاجز کی رائے میں لاہور کے جلسہ میں جانے میں کچھ حرج نہیں - بلکہ اس کے غیر مضر ہونے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے - لیکن یہ عاجز پیر کے دن ۹ مارچ ۱۸۹۱ء کو معہ اپنے عیال کے لودہانہ کی طرف جائیگا - اور چونکہ سردی اور دوسرے تیسرے روز بارش بھی ہو جاتی ہے - اور اس عاجز کی مرض اعصابی ہے - سرد ہوا اور بارش سے بہت ضرر پہنچتا ہے - اس وجہ سے یہ عاجز کسی صورت سے اس قدر تکلیف اٹھا نہیں سکتا - کہ اس حالت میں لدھیانہ پہنچکر پھر جلدی لاہور میں آوے - طبیعت بیمار ہے - لاچار ہوں - اسلئے مناسب ہے - کہ اپریل کے مہینہ میں کوئی تاریخ مقرر کی جاوے - اور اشتہارات شائع کئے جائیں - اور بعض صلحا اور جملہ علماء و فقراء اس میں جمع کئے جاویں - یہ عاجز بھی آپ کی رفاقت میں حاضر ہوسکتا ہے - امید کہ اپریل کے مہینہ میں موسم اچھا نکل آئے گا - سردی سے آرام ہوگا - اور اگر خدا تعالےٰ نے چاہا - تو بہ نسبت حال کے طبیعت بھی اس عاجز کی اچھی ہوگی - آنمکرم کی طرف اگر خط آیا ہو - تو بہی جواب لکھدیں - والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

یہ بھی ارادہ ہے - کہ اشتہارات اور خط میں میاں عبدالحق صاحب و مولوی عبدالرحمان صاحب کے ساتھ بھی فیصلہ ہو جاوے اور مباہلہ بھی ہو جاوے - تا دوسری مرتبہ نہ آنا پڑے - ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۶۷) نحمدہٗ نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۶۷)

مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

عبدالحق غزنوی کا جواب

آج ایک اشتہار از طرف میاں عبدالحق صاحب غزنوی جو جماعت مولوی عبدالجبار صاحب میں سے ہے پہنچا جس میں وہ اپنے الہام ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہ شخص یعنے یہ عاجز جہنمی ہے۔ سیصلیٰ ناراً ذات لھب اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس گنہ سے کہ مثیل مسیح ہونے کا کیوں دعویٰ کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس اشتہار کے بہت سے پرچے انہوں نے امرتسر میں تقسیم کئے ہیں۔ امید کہ کوئی پرچہ آپ کی خدمت میں پہنچا ہوگا۔ درحقیقت یہ اشتہار مولوی عبدالجبار صاحب کی طرف سے معلوم ہوتے ہیں۔ جو شاگرد کی طرف سے مشہور کئے گئے ہیں۔ اس میں مباہلہ کی بھی وہ درخواست کرتے ہیں۔ اور اگرچہ اس میں تحقیر اور استہزار کے طور پر کئی لفظ بھرے ہوئے ہیں۔ مگر میں نے ان سے قطع نظر کرکے اصلی سوال کا جواب دیدیا ہے۔

محمد حسین کی مخالفت کا ارادہ

مولوی محمد حسین کا بھی خط آیا تھا۔ کہ میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں مجھے لکھو کہ ایسا دعویٰ کیا ہے یا نہیں کہ میں مسیح موعود ہوں۔ حقیقت میں یہی دعویٰ ہے۔ اس لئے ہاں کے ساتھ جواب دیا گیا۔ مجھے آپ کے اوراق کا انتظام ہے۔ اور رسالہ ازالہ اوہام کے ختم ہونے کے لئے بھی انتظار رہتی ہے۔ آپ ان تمام پہلوؤں کے لحاظ سے جواب دیں۔ میری

طبیعت اکثر علیل رہتی ہے۔ دوران سر بہت رہتا ہے۔ کبھی کبھی دورہ درد سر ہو جاتا ہے۔ اس لئے کوئی محنت کا کام نہیں ہو سکتا۔ خدا جانے ان رسالوں کا کام کیونکر ہو گیا۔ ورنہ میری حالت اس لائق نہیں۔ شہاب الدین انتظار میں بیٹھا ہے۔ اگر اشارہ ہو تو بھیجدوں۔ آپ کا پرانا نیازمند فتح محمد مدت سے امیدوار ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ فرمادیں۔ محمد بیگ کے مرض کی کیا صورت ہے۔ مولوی غلام علی صاحب کی طبیعت اب کیسی ہے۔ ایک دن بعض شریروں لوگوں نے سخت غم میں مجھے ڈال دیا کہ مولوی غلام علی صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر فتح محمد کے خط آنے پر تسلی ہوئی۔ والسلام

غلام احمد عفی عنہ ۹ ر فروری ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۶۸)

مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آنمخدوم کے دو ورقہ کے انتظار ہے۔ تا رسالہ ازالہ اوہام کا خاتمہ طبع ہو کر شائع کیا جائے۔ امرتسر کے غزنوی مولوی صاحبوں نے سنا گیا ہے۔ کہ بہت شور کیا ہے۔ یہ بھی خبر سنی ہے۔ کہ مولوی عبدالرحمٰن لکھو کے والے مولوی محمد صاحب کے جو صاحبزادہ ہیں۔ انہوں نے کچھ اپنے الہامات لکھ کر بحوالہ خط اخویم عبدالواحد صاحب جموں روانہ کئے ہیں۔ حامد علی ان الہامات کو سن آیا ہے۔ مگر وہ اس کو یاد نہیں رہے۔ ایسے الفاظ ان میں ہیں۔ کہ ضلوا واضلوا اگر عبدالواحد صاحب نے آں مخدوم کو ان سے اطلاع دی ہو۔ تو مطلع فرمادیں۔

نواب محمد علی خان صاحب کی آمد	چند روز سے نواب محمد علی خان صاحب رئیس کوٹلہ قادیان

میں آئے ہوئے ہیں۔ جوان صالح الخیال مستقل آدمی ہے۔ انٹرنس تک تحصیل انگریزی بھی ہے۔ میرے رسالوں کو دیکھنے سے کچھ شک و شبہ نہیں کیا۔ بلکہ قوت ایمانی میں ترقی کی۔ حالانکہ وہ در اصل شیعہ مذہب ہیں۔ مگر شیعوں کے تمام فضول اور ناجائز اقوال سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ صحابہ کی نسبت اعتقاد نیک رکھتے ہیں۔ شائد دو روز تک اور اسی جگہ ٹھہریں۔ مرزا خدا بخش صاحب ان کے ساتھ ہیں۔ الحمد للہ اس شخص کو خوب مستقل پایا اور دلیر طبع آدمی ہے۔

شہاب الدین کی نسبت کیا تجویز ہے؟ یہ عاجز دس روز تک لودہانہ جانے والا ہے میرے ساتھ بعض تعلق رکھنے والے رسالوں کو پڑھ کر بڑی استقامت ظاہر کر رہے ہیں۔ اس وقت مجھے یہ تمام لوگ اس الہام کا مصداق ٹہراتے ہیں۔ جو صد ہا مرتبہ ہو چکا ہے۔ یعنی یہ کہ یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ ابھی سے عقلی طور سے فوقیت ظاہر ہے۔ کہ جب وہ مخالفوں کے روبرو تقریر کرتے ہیں۔ تو انہیں لاجواب ہونا پڑتا ہے۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ　۱۲ر فروری ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۶۹)

مجی مخدومی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مولوی محمد حسین کا مخالفانہ اعلان اور حضرت مسیح موعود کا اپنی صداقت پر بصیرت افروز بیان

آج مولوی محمد حسین صاحب نے صاف طور پر مخالفانہ خط بھیجدیا

ہے۔ جو آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں۔ الحمد للہ والمنت کہ ہر ایک قسم کے علماء و امراء و عقلاء میں سے خدا تعالیٰ نے آپ کو چن لیا۔ و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ اس عاجز نے آپ کا مضمون غور سے پڑھا۔ بہت عمدہ ہے۔ انشاء اللہ القدیر وہ تمام مضمون میں اسی رسالہ میں چھاپ دوں گا۔ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ ہماری مدد کریگا۔ ایک عجیب بات یہ ہے۔ کہ کل پرانے کاغذات میں سے اتفاقًا ایک پرچہ نکلا ہے۔ جس کے سر پر ۵ رجنوری ۱۸۸۸ء لکھا ہوا تھا۔ اس میں یادداشت کے طور پر ایک خواب اس عاجز نے لکھی ہوئی ہے۔ جس کا یہ مضمون تھا۔ کہ مولوی محمد حسین نے ایک مخالفانہ مضمون چھپوایا ہے۔ اور اس عاجز کی نسبت اس کی سرخی یہ رکھی ہے۔ کہ کمینہ معلوم نہیں۔ اس سے کیا مراد ہے۔ میں نے وہ مضمون دیکھ کر انہیں کہا۔ کہ میں نے آپ کو منع کیا تھا۔ آپ نے اس مضمون کو کیوں چھپوایا۔

میرے نزدیک وہ نالائق جوش دکھلائیں گے۔ انہیں بہت کچھ اپنی علمیت پر ناز ہے مگر میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ اور آپ کو اس کے رد کے لئے تکلیف دوں گا۔ خدا تعالیٰ بلاشبہ آپ کی مدد کرے گا۔ باقی سب خیریت ہے۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۹ رفروری ۱۸۹۱ء

نوٹ۔ یہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ مسیحیت کے آغاز میں لکھا ہے مولوی محمد حسین بٹالوی نے مخالفت کا کھلا کھلا الٹی میٹم دیا۔ اور آپ نے اس کی اطلاع حضرت حکیم الامۃ کو دی۔ اور ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا بصیرت افروز یقین دلایا۔ اور اپنی ایک پرانی رؤیا کا حوالہ دیا ہے۔ اس وقت چونکہ آپ کے مکاشفات اور الہامات چھپا کرتے تھے۔ مگر یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے ۱۸۸۸ء میں جو مولوی محمد حسین کی

ارادت اور عقیدت کا عہد تھا۔ اور وہ براہین احمدیہ پر نہایت اعلیٰ ریویو شایع کر چکا تھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے آپ کو بتایا۔ کہ یہ شخص مخالفت کرے گا۔ اور نہایت گندی مخالفت کرے گا۔ اس خواب سے آپ نے خود مولوی محمد حسین صاحب کو بھی اطلاع دی تھی۔ چنانچہ آپ کے مکتوبات بنام مولوی محمد حسین جو میں نے چھاپے ہیں۔ اس میں صفحہ ۴ پر بھی یہ چھاپا گیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جس میں مولوی محمد حسین کی مخالفت اور اس کی مخالفت کا نہایت ذلیل پہلو بھی دکھا دیا گیا تھا ایک اور امر بھی اس مکتوب سے مکشوف ہوتا ہے۔ کہ یہ خدا کے برگزیدہ بندے اپنی ذات اور ہستی کو درمیان میں نہیں رکھتے اور اپنی کسی طاقت اور علم پر اعتماد نہیں رکھتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی تائید اور نصرت پر انہیں ایمان ہوتا ہے۔ اگرچہ حضرت حکیم الامت کو لکھا کہ مولوی محمد حسین کے رد کے لئے آپ کو تکلیف دوں گا۔ مگر کبھی ایک دن اور ایک لحظہ بھی آپ پر نہ آیا۔ کہ آپ نے ان کو تکلیف دی ہو۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ پر وہ حقائق اور معارف کھول دیئے۔ کہ بڑے بڑے علوم کے مدعی حیران و پریشان رہ گئے۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۷۰)

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ ایک خط مولوی محمد حسین صاحب کا محض آپ کی اطلاع کے لئے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ الحمدللہ مولوی صاحب کی نسبت اس عاجز کی فراست صحیح نکلی۔ یہ عاجز پختہ ارادہ رکھتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ

چاہیے۔ تو ۲ر مارچ ۱۸۹۱ء کو یہاں سے روانہ ہو کر ۳ر مارچ ۱۸۹۱ء کو لودہانہ میں پہنچ جائیے۔ اخویم حکیم مفتی دین صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا۔ کہ آنمکرم غالباً لاہور میں تشریف لائیں گے۔ آں مکرم اطلاع دیدیں۔ کہ مولوی عبدالکریم صاحب خط کو چھپوا دیں۔ اور کچھ آپ بھی لکھدیں۔ والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔

نوٹ۔ اس خط پر کوئی تاریخ نہیں۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ یہ اواخر فروری ۱۸۹۱ء کا مکتوب ہے۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۱۷)

پہلے دعویٰ پر تبصرہ، دعویٰ کے ابتدائی ایام

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچکر موجب مسرت و فرحت ہوا۔ اگرچہ اس عاجز کی طبیعت صحت پر نہیں۔ اور اندیشہ ہے۔ کہ بیمار نہ ہو جاؤں۔ لیکن اگر آنمکرم مصلحت دیکھتے ہیں۔ تو میں لاہور میں حاضر ہو سکتا ہوں۔ میرے خیال میں کوئی عمدہ نتیجہ ایسے مجمع کا نظر نہیں آتا۔ انا علی علم من عند اللّٰہ وھم علٰی داءٍ من انفسھم ہاں یہ ممکن ہے۔ کہ ان کے خیالات پیش کردہ معلوم کر کے ان کے رفع دفع کیلئے کچھ اور بھی ازالہ اوہام میں لکھا جائے۔ مگر یہ بھی غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ عاجز ازالہ اوہام میں بہت کچھ لکھ چکا ہے۔ بہرحال اگر آں مخدوم مصلحت وقت سمجھیں۔ تو میں حاضر ہو سکتا ہوں۔ بشرطیکہ طبیعت اس دن علیل نہ ہو۔

غزنوی فتنہ اور مباہلہ کا مطالبہ میاں عبدالحق صاحب نے جو پنجاب اور ہندوستان میں

بھی مولوی عبدالجبار صاحب شایع کئے ہیں۔ جن میں مباہلہ کی درخواست ہے۔ ان اشتہارات سے لوگوں پر بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ سو میں چاہتا ہوں۔ کہ مباہلہ کا بھی ساتھ ہی فیصلہ ہو جائے۔ اور ان کے الہامات کا فیصلہ خدا تعالے آپ کر دیگا۔ اس جلسہ کی بنا سید فتح علی شاہ صاحب کی طرف سے ہے۔ اور وہ بہر حال ۲ مارچ ۱۸۹۱ء کو حج کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ اور گیارہ مارچ تک ہم کسی صورت میں پہنچ نہیں سکتے۔ اگر یہ فتح علی شاہ صاحب دس دن اور ٹھہر جائیں۔ تو اکیس مارچ ۱۸۹۱ء تک یہ عاجز بآسانی امرت سر میں آسکتا ہے۔ آئیندہ جیسی مرضی ہو۔

مفتی فضل الرحمان کے متعلق الہام

آنمخدوم کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔ اگر فرصت ہو اور ملاقات اسی جگہ ہو جائے تو نہایت خوشی کا موجب ہوگا۔ مفتی فضل الرحمٰن کی نسبت اس عاجز کو پہلے سے ظن نیک ہے۔ ایک دفعہ اس کی نسبت سیٔهدلی کا الہام ہو چکا ہے۔ بعد استخارہ مسنونہ اگر اسی تجویز کو پختہ کر دیں۔ تو میں بالطبع پسند کرتا ہوں۔ قرابت اور خویش بھی ہے۔ جوان ہے۔

عبدالحق غزنوی اور عبدالرحمٰن لکھو کے کے متعلق خدائی فیصلہ پر یقین د

مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور میاں عبدالحق صاحب کے معاملہ میں میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ یہ عاجز ایک بندہ ہے۔ فیصلہ الٰہی کی انتظار کر رہا ہوں۔ خدا تعالےٰ کے کام آہستگی سے ہوتے ہیں۔ بڑی خوشی ہوگی۔ اگر آنمخدوم لودہانہ میں تشریف لاویں پھر ضروری امور میں مشورہ کیا جائے گا۔ ۷ مارچ ۱۸۹۱ء

نوٹ۔ اس مکتوب میں جن سید فتح علی شاہ صاحب کا ذکر ہے۔ وہ لاہور کے باشندے

اور محکمہ نہر میں ڈپٹی کلکٹر تھے۔ خان بہادر بھی تھے۔ خاکسار عرفانی ذاتی طور پر انہیں جانتا ہے۔ اس لئے کہ جب وہ محکمہ نہر میں داخل ہوا ہے۔ تو شاہ صاحب اس کے افسر تھے مگر مخلصانہ تعلقات رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انہیں بہت حسن ظن تھا۔ اور محبت رکھتے تھے۔ یہ دراصل ایک مجمع احباب تھا۔ مرزا امان اللہ صاحب۔ منشی امیر الدین۔ منشی عبد الحق۔ بابو الٰہی بخش۔ حافظ محمد یوسف۔ منشی محمد یعقوب صاحب وغیرہم۔ یہ سب کے سب اہلحدیث تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ انہیں قبل از دعویٰ مسیحیت ارادت تھی۔ آپ کی خدمات دین کے بدل معترف اور ان میں مالی نصرت اور اشاعت میں حصہ لیتے تھے۔ دعویٰ مسیحیت پر بھی ان کے حسن ظن میں فرق نہیں آیا۔ لاہور میں مخالفت کا زور تھا۔ اور مولوی محمد حسین صاحب کو اپنی اس با اثر جماعت کے جاتے رہنے کا صدمہ تھا۔ اس لئے ان لوگوں نے چاہا تھا۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب سے حضرت حکیم الامت کی گفتگو ہو جائے۔ یہ واقعات انشاء اللہ القدیر میں سوانح حضرت میں لکھوں گا۔ اس حلقہ احباب میں شمولیت کے لئے حضرت حکیم الامت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو ان ایام میں لودہانہ مقیم تھے لکھا تھا۔ مولوی صاحب لاہور گفتگو کر کے لودہانہ چلے گئے تھے۔ اور ان احباب کی اجازت سے گئے تھے مگر مولوی محمد حسین نے فرار کا تار دیدیا۔ غرض یہ بہت بڑے معرکہ کا مجمع تھا۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے رشتہ نکاح کے متعلق حضرت مولوی صاحب نے مشورہ پوچھا تھا۔ اور یہ تحریک دراصل ۱۸۸۸ء سے ہوئی تھی۔ اور مفتی صاحب کو لے کر حکیم فضل دین صاحب یہاں قادیان آئے تھے۔ اور ایک اور امیدوار خادم حسین نام کو بھی لائے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے متعلق مشورہ دیا۔ اور الہام الٰہی نے اس کی

تائید فرمائی۔ حضرت اپنی زندگی کی آخری ساعت تک مفتی صاحب سے بہت خوش رہے اور وہ آخری ایام میں بھی آپ کے ساتھ لاہور میں موجود تھے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (عرفانی)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۷۲)

منشی جلال الدین صاحب کے صاحبزادہ کی سفارش

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ منشی جلال الدین نام بعہدہ میر منشی ملازم ہیں۔ اور مجھ سے خاص طور پر محبت اور اخلاص رکھتے ہیں۔ اور درحقیقت ان احباب میں سے ہیں۔ جن کے دل میں خدا تعالیٰ نے للّٰہی محبت اس عاجز کی نسبت بٹھادی ہے۔ انہوں نے میرے بڑی امید سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ آپ کی سعی اور کوشش سے ان کا صاحبزادہ کہ لائق اور مستعد اور نجیب طبع ہے۔ کسی عمدہ نوکری پر ملازم ہوجائے۔ لہٰذا مستکلف ہوں۔ کہ اگر آپ خاص توجہ کی گنجائش رکھتے ہوں۔ تو وہ اس غرض کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوجائیں۔ امید کہ آپ براہ راست منشی صاحب موصوف کے پاس اس کا جواب بھیجیں گے۔ اور پتہ یہ ہے۔ چھاؤنی ملتان رجمنٹ ۱۲ منشی جلال الدین صاحب قریشی۔

شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم لڑکا ایک ہفتہ سے میرے پاس ٹھہرا ہوا ہے اس کی طرف سے یہ آپ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اگر دو چار روز تک آپ نے لودہانہ میں تشریف لانا ہو۔ تو وہ اسی جگہ ٹھہرے ورنہ جموں میں آجاوے۔

مولوی محمد احسن صاحب کا خط بھوپال سے آیا ہوا ہے۔ عرصہ خط مولوی محمد حسین صاحب آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ یہ مولوی محمد احسن مستعد آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ اور اخلاص ان کے ہر ایک خط سے ظاہر ہو رہا ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۴ مارچ ۱۸۹۱ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۷۳)

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مہربانی نامہ آنمکرم پہنچکر بمژدہ افاقہ از مرض بہت خوشی ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ خدا تعالیٰ آپ کو پوری صحت بخشے۔ آپ ایک حقانی جماعت کے لئے مخلصانہ جوش اور ہمت اور استقامت میں ایک ایسا نمونہ ہیں۔ جس کی دوسروں کو پیروی کرنی چاہیئے۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض فارجوا ان یتمتع اللّٰہ المسلمین بطول حیاتکم مولوی محمد احسن کی جس قدر تحریریں بھوپال سے پہنچی ہیں۔ ان میں اخلاص پایا جاتا ہے۔ اور وہ مدت سے اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ آنمکرم بے تکلف مفصل خط انکی طرف لکھیں۔ آنمکرم کی نوکری ہمارے ہی کام آتی ہے۔ ظاہر اس کا دنیا اور باطن سراسر دین ہے۔ اگرچہ بظاہر صورت تفرقہ میں ہے۔ مگر انشاء اللہ القدیر اس میں جمعیت کا ثواب ہے۔ اور انشاء اللہ القدیر ذریعہ بہت سے برکات اور خوشنودی مولیٰ کا ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے جو حکیم وعلیم ہے۔ بعض مصالح کے رُو سے اس مقام میں آپ کو متعین فرمایا ہے۔ پس قیام فی ما اقام اللہ ضروری ہے۔ اس راہ سے

آپ کو فیض رحمانی پہنچیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

جس وقت خدا تعالےٰ پورے طور پر آرام و صحت عطا فرماوے۔ اگر رخصت مل سکے۔ تو تشریف لاویں۔

محمد بیگ لڑکا جو آپ کے پاس ہے۔ آنمکرم کو معلوم ہوگا۔ کہ اس کا والد مرزا احمد بیگ بوجہ اپنی بے سمجھی اور حجاب کے اس عاجز سے سخت عداوت اور کینہ رکھتا ہے۔ اور ایسا ہی اس کی والدہ بھی۔ چونکہ خدا تعالےٰ نے بوجہ اپنے بعض مصالح کے اس لڑکے کی ہمشیرہ کی نسبت وہ الہام ظاہر فرمایا تھا۔ کہ جو بذریعہ اشتہارات شائع ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے ان لوگوں کے دلوں میں حد سے زیادہ جوش مخالفت ہے۔ اور مجھے معلوم نہیں۔ کہ وہ امر جس کی نسبت مجھے اس شخص کی ہمشیرہ کی نسبت اطلاع دی گئی ہے۔ کیونکر اور کس راہ سے وقوع میں آئے گا۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی نرمی کارگر نہیں ہوگی۔ ویفعل اللہ ما یشاء۔ لیکن تاہم کچھ مضائقہ نہیں۔ کہ ان لوگوں کی سختی کے عوض میں نرمی اختیار کرکے ادفع بالتی ھی احسن کا ثواب حاصل کیا جائے۔ اس لڑکے محمد بیگ کے کتنے خط اس مضمون کے پہنچے کہ مولوی صاحب پولیس کے محکمہ میں مجھ کو نوکر کرا دیں۔ آپ براہ مہربانی اس کو بلا کر نرمی سے سمجھاویں۔ کہ تیری نسبت انہوں نے بہت کچھ سفارش لکھی ہے۔ اور تیرے لئے جہاں تک گنجائش اور مناسب وقت کچھ فرق نہ ہوگا۔ غرض آنمکرم میری طرف سے اس کے ذہن نشین کر دیں۔ کہ وہ تیری نسبت بہت تاکید کرتے ہیں۔

اگر محمد بیگ آپ کے ساتھ آنا چاہے تو ساتھ لے آویں۔

اخویم منشی مولوی عبدالکریم صاحب کی بہت انتظار ہے۔ دیکھیں کب تشریف لاتے

ہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ۔ خاکسار غلام احمد از لودھیانہ محلہ اقبال گنج ۔

۱۲ مارچ ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۴۷)

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ چونکہ مخالف الرائے لوگوں نے علانیہ اور بالجہر اس عاجز کی اہانت اور تحقیر اور تکفیر کی غرض سے جا بجا خطوط بھیجے ۔ اور اشتہارات جاری کئے اور خلاف واقع باتیں ہر ایک مجلس میں سنائیں اور مشہور کیں ۔ اس لئے اس فتنہ کے تدارک کے لئے کوئی گم اور مخفی جلسہ علماء کا ہرگز مفید نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ جیسا کہ یہ بات عوام تک پہنچائی گئی ہے ۔ اور ہر ایک قوم میں علانیہ طور پر بے جا الزاموں کے ساتھ شہرت دی گئی ہے ۔ اسی طرح سے یہ ایک کھلا کھلا جلسہ چاہیئے ۔ جس میں ہر ایک گروہ کے آدمی موجود ہوں ۔ اور بمقام امرتسر ہو ۔ جہاں سے یہ فتنہ اٹھا ہے ۔ لہٰذا اس عاجز نے اس جلسہ کے لئے ۲۳ مارچ ۱۸۹۱ء مقرر کر دی ہے ۔ جلسہ امرتسر میں ہوگا ۔ اور پہلے سے عام طور پر اشتہارات جاری کر دیئے جائیں گے ۔ اس جلسہ پر آپ کا آنا ضروری ہے ۔ اگر اب آپ تشریف نہ لاویں ۔ تو اتنا حرج نہیں ۔ مگر ۲۳ مارچ ۱۸۹۱ء کو بمقام امرتسر آپ کا آنا ضروری ہوگا ۔ والسلام ۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۵۷)

علم الاعتقاد کی قوت ایمانی

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ محبت نامہ جو آنمخدوم کے مرتبہ یقین اور اخلاص اور شجاعت اور للّٰہی زندگی پر ایک محکم دلیل اور حجت تو یہ تھا۔ پہنچکر باعث انشراح خاطر و سرور و ذوق ہوا۔ بلاشبہ اس درجہ کی قوت واستقامت وجوش وایثار جان ومال تک اس چشمہ صافیہ کمال ایمانی سے نکلتا ہے۔ جس میں چمکتا ہوا یقین اس امر کا پورے زور کے ساتھ موجود ہوتا ہے کہ خدا ہے اور وہ صادقوں کے ساتھ ہے۔

اس عاجز نے ارادہ کیا تھا۔ کہ بلا توقف جناب الٰہی میں اس بارہ میں توجہ کروں۔ لیکن دورہ مرض اور ضعف دماغ اور ایک امر پیش آمدہ کی وجہ سے اس میں تاخیر ہے۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ جس وقت خدا تعالےٰ چاہے مجھے اس توجہ کے لئے توفیق بخشی جائے گی۔ اوّل حضرت احدیت جل شانہ سے اجازت لینے کے لئے توجہ کی جائے گی۔ پھر بعد اس کے بعد تقینہ شرائط فریقین امر خارق عادت کے لئے توجہ ہوگی۔ یہ بات مسلم اور واضح رہے۔ کہ راستباز انسان کیلئے ایسے

الکرامات ثمرۃ المجاہدات

امور کی غرض سے کسی قدر مجاہدہ ضروری ہے۔ الکرامات ثمرۃ المجاہدات۔ علالت طبع بہت حرج انداز ہے۔ اگر یہ مقابلہ صحت اور طاقت دماغی کے ایّام میں ہوتا۔ تو یقین تھا۔ کہ تھوڑے دن کافی ہوتے۔ مگر اب طبیعت تحمل شدائد مجاہدات نہیں رکھتی۔ اور ادنیٰ درجہ کی محنت اور خوض اور توجہ سے جلد بگڑ جاتی ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کو طلب

حق ہوگی۔ تو وہ تین باتیں بآسانی قبول کریں گے۔

ڈاکٹر صاحب جگن کی طرف سے شرائط

(۱) اول یہ کہ میعاد توجہ یعنی وہ میعاد جس کے اندر کوئی امر خارق عادت ظاہر ہونے والا ہیں از دو نوع بتلایا جاوے۔ اس کے موافق ہو۔ جو خدا تعالیٰ نے ظاہر کرے۔

(۲) دوم جو امر ظاہر کیا جائے۔ یعنی منجانب اللہ بتلایا جاوے۔ اس کی اس میعاد کی انتظار کریں۔ جو من جانب اللہ مقرر ہو۔ ہاں میعاد ایسی چاہیئے جو معاشرت کے عام معاملات میں قبول کے لائق سمجھی گئی ہو۔ اور عام طور پر لوگ اپنے کاموں میں ایسی میعادوں کے انتظار کے عادی ہوں۔ اور اپنے مالی معاملات کو ان میعادوں پر چھوڑتے ہوں۔ یا اپنے دوسرے کاروبار ان میعادوں کے لحاظ سے کرتے ہوں۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

(۳) امر خارق عادت پر کوئی ناجائز اور بے سود شرطیں نہ لگائی جائیں۔ بلکہ خارق عادت صرف اسی طور سے سمجھا جائے۔ جو انسانی طاقتیں اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہوں۔ مگر یہ سب اس وقت سے ہوگا۔ کہ جب پہلے اجازت الٰہی اس بارے میں ہو جائے

آپ کی ملاقات کے لئے دل بہت جوش رکھتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا تھا۔ کہ ہم آنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ تشریف لاویں تو یہ سب باتیں زبانی مفصل طور پر بیان کیجائینگی عبدالرحمٰن لڑکا بھی آپ کے انتظار میں مدت سے بیٹھا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب منتظر ہیں۔ آپ ضرور مطلع فرماویں۔ کہ آپ کب تک تشریف لاویں گے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد ۱۳ مارچ ۱۸۹۱ء

نوٹ:۔ جموں میں ایک ڈاکٹر جگن ناتھ تھے۔ انہوں نے حضرت حکیم الامت کے ذریعہ حضرت اقدس سے نشان دیکھنا چاہا تھا۔ مگر پھر وہ مقابلہ کے لئے قائم نہ رہا (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۷۶)

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچکر موجب تسلی ہُوا۔ مولوی محمد حسین صاحب زبان درازی میں بہت ترقی کر گئے ہیں۔ اللہ جلشانہ ان کے فاسد ارادوں سے خلق اللہ کو بچا دے۔ یہ عاجز اس وقت بباعث شدت ضرورت خرچ اور ایک طرف تقاضا مطبع اور کاپی نویسوں کے حیران ہے۔ آخر سوچا کہ آنمکرم کو تکلیف دوں آں مکرم نے تجویز چندہ ماہواری کو اس عاجز پر ڈالا تھا۔ اور اب تک بباعث شرم خود تجویزی کے کچھ کہہ نہیں سکتا۔ لیکن اب مجھے خیال آیا۔ کہ باوجود آنمکرم کے اخلاص اور محبت کے جو خدا تعالےٰ نے آپ کو عنایت فرمائی ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ زیادہ تامل کیا جاوے۔ اس لئے میری دانست میں بشرطیکہ آپ پر بار نہ ہو۔ اور آسانی سے ایفا ہو سکے۔ اور کچھ ہرج نہ ہو۔ بیس روپیہ ماہواری آپ سے چندہ لیا جائے۔ سو میں چاہتا ہوں۔ کہ آنکرم سو روپیہ کا ہر طرح بند وبست کرکے پانچ ماہ کا چندہ مجھے بھیجدیں۔ یکم مارچ ۱۸۹۱ء سے یہ چندہ آپ کے ذمہ ہُوا۔ اور جولائی کے آخیر تک اس پیشگی چندہ کا روپیہ ختم ہو جائے گا۔ اور پھر ماہواری چندہ ارسال فرمایا کریں۔ محض شدید ضرورت کی وجہ سے مکلف ہوں۔

(حاشیہ: چندہ کی درخواست)

ڈاکٹر جگن ناتھ کو جواب

ڈاکٹر صاحب کا خط پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب ایسے امور کے دکھلانے کے لئے مجھے مجبور کرتے ہیں۔ جو سیر الوقلب

شہادت نہیں دیتا۔ کہ میں ان کے لئے جناب الٰہی میں دعا کروں۔ گو یہ عاجز خدا تعالےٰ
کی قدرتوں کو غیر محدود جانتا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھتا ہے۔ کہ ہر ایک
قدرتی کام وابستہ باوقات ہے۔ اور جب کسی امر کے ہو جانے کا وقت آتا ہے۔ تو
اس امر کے لئے دل میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور امید بڑھ جاتی ہے۔ اور آپ
ایسی باتوں کی طرف جو ڈاکٹر صاحب کا منشاء ہے۔ کہ کوئی مردہ زندہ ہو جائے۔ یا
کوئی مادر زاد اندھا اچھا ہوئے پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اس بات کے لئے جوش پیدا ہوتا
ہے۔ کہ کوئی امر انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔ خواہ مردہ زندہ ہو۔ اور خواہ زندہ مر
جائے۔ یہی بات پہلے بھی میں نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں لکھی تھی۔ کہ آپ صرف
یہی شرط رکھیں۔ کہ ایسا امر ظاہر ہو۔ کہ جو انسانی طاقتوں سے برتر ہو۔ اور کچھ شک
نہیں۔ کہ جو امر انسانی طاقتوں سے برتر ہو وہی خارق عادت ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب
نے خواہ نخواہ مردہ وغیرہ کی شرطیں لگا دی ہیں۔ اعجازی امور اگر ایسے کھلے کھلے
اور اپنے اختیار میں ہوتے۔ تو ہم ایک دن میں گویا تمام دنیا سے منوا سکتے ہیں لیکن
اعجاز میں ایک ایسا امر مخفی ہوتا ہے۔ کہ سچا طالب حق سمجھ جاتا ہے۔ کہ یہ امر
منجانب اللہ ہے۔ اور منکر کو عذرات رکیکہ کرنے کی گنجائش بھی ہو سکتی ہے کیونکہ
دنیا میں خدا تعالےٰ ایمان بالغیب کی حد کو توڑنا نہیں چاہتا۔ جن لوگوں کا یہ خیال
ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ نے مردے زندہ کئے۔ اور وہ مردے دوزخ یا بہشت سے نکلکر
کل اپنا حال سناتے ہیں۔ اور اپنے بیٹوں اور پوتوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ ہم تو
عذاب و ثواب کا کچھ دیکھ آئے ہیں۔ ہماری گواہی مان لو۔ کہ یہ خیالات لغو ہیں۔ بیشک
خوارق ظہور میں آتے ہونگے۔ مگر اس طرح نہیں کہ دنیا قیامت کا نمونہ بنجائے

یہی وجہ ہے۔ کہ بعض حضرت عیسےٰ سے منکر رہے۔ کہ اور معجزہ مانگتے رہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے کبھی ان کو جواب نہ دیا۔ کہ ابھی تو کل میں نے تمہارا باپ زندہ کرکے دکھلایا تھا اور وہ گواہی دے چکا ہے۔ کہ میں بباعث نہ ماننے حضرت عیسیٰؑ کے دوزخ میں پڑا اگر یہ طریق معجزنمائی کا ہوتا۔ تو پھر دنیا دنیا نہ رہتی۔ اور ایمان ایمان نہ رہتا۔ اور ماننے اور ایمان لانے سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوتا۔ پس جب تک ڈاکٹر صاحب اصول ایمان کے مطابق درخواست نہ کریں۔ میری نظر میں ایک قسم سے وہ دفع وقت کرتے ہیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ از لودھیانہ۔ محلہ اقبال گنج ۱۲؍ اپریل ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۷۷)

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ حالات طبع کے معلوم کرنے سے طبیعت بہت متردد اور متفکر ہوئی۔ اور غائت درجہ کا قلق اور اضطراب ہے۔ امید کہ بہت جلد مفصل حالات خیریت آیات سے مطلع ومطمئن فرماویں۔ خدا تعالےٰ آنکرم کو صحت اور عافیت کامل سے رکھ کر آپ کے ہاتھ سے سالہائے دراز تک خدمت دین لیتا رہے اور ایک عالم کو آپ سے متمتع اور مستفیض فرماویں۔ حالات مزاج سامی سے ضرور جلد اطلاع بخشیں۔ اور مجھے مفصل معلوم نہیں ہوا۔ کہ کس قسم کی بیماری تھی۔ خدا تعالےٰ جلد اس سے شفا بخشے۔ اس جگہ کا حال یہ ہے۔ کہ لوگوں کے دور دینے سے مولوی محمد حسین صاحب بحث کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور ۲۰؍ جولائی سے ہر روز

تحریری بحث ہو رہی ہے۔ ابھی تمہیدی مقدمات میں بحث چلی آتی ہے۔ فریقین کی تحریریں پانچ جزو تک پہنچ چکی ہیں۔ ان کی طرف سے سوال یہ ہے۔ کہ کتاب اللہ اور سنت کو واجب العمل سمجھتے ہو یا نہیں۔ اس طرف سے جو واقعی اور تحقیقی جواب ہے دیا گیا ہے لیکن اس بحث کو انہوں نے بہت طول دیدیا ہے۔ اور اس طرف سے بھی مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ جہاں تک طول دیتے جائیں۔ اس کا شافی و کافی جواب دیا جاوے۔ خدا جانے یہ بحث کب اور کس وقت ختم ہو۔ اب مجھے زیادہ تر خیال آپ کی طبیعت کیطرف ہے۔ اور کسی بات کے لکھنے کی طرف دل توجہ نہیں کرتا۔ امید کہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ حالت مزاج سے مسرور الوقت فرماویں۔ باقی سب خیریت ہے۔ ازالہ اوہام ابھی طبع ہو کر نہیں آیا۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد از لودہانہ محلہ اقبال گنج ۲۲ر جولائی ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۸۷)

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ پارسل مرسلہ آنکرم جس میں مشک اور   تھا پہنچا تھا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ کل مولوی محمد حسین کی بحث کا خاتمہ ہو گیا۔ آخر حق بات کے سننے سے مولوی محمد حسین کی قوت سبعیہ بڑے زور سے ظہور میں آئی۔ اگر یہ عاجز اپنی جماعت کے ساتھ جلد تر اس جگہ سے باہر نہ آتا۔ تو احتمال فساد تھا۔ درحقیقت ان کو اشتعال کا سبب یہ ہوا۔ کہ وہ اعتراضات کردہ سے ساکت اور لاجواب ہو گئے۔ اور بحالت لاجواب ہونے کے بجز قوت غضبی سے کام لینے کے اور کیا ان کے

ہاتھ میں تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب و مولوی غلام قادر صاحب نے فریقین کے بھیجے لئے ہیں۔ آج دو نو صاحب اس جگہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جلد ہم جناب کو مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجیں گے۔ آپ کی علالت طبع کی نسبت بہت متردد و غم تھا۔ آج آپ کے خط کے آنے سے کسی قدر طمانیت ہوئی۔ خدا تعالے جلد تر آپ کو پوری صحت عطا فرماوے۔ والسلام ۔ خاکسار غلام احمد از لودھیانہ۔ اقبال گنج۔
۱۳ر جولائی ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۷۹)

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ونظر اللہ بنظر الرحمۃ والرضوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ مشتمل بر ملفوفات محبت نامہ پہنچکر باعث انشراح و سرور و ممنونی ہوا۔ آپ کی ملاقات کو دل بہت چاہتا ہے۔ خدا تعالےٰ آپ کو خیر و خوشی کے ساتھ جلد ملا دے۔ تعلقات دنیا میں حاسدوں کا ہونا ایک طبعی امر ہے۔ و لکل مقبل حاسد۔ حمایت و حفاظت الٰہی آپ کے لازم حال رہے۔ بیشک ایسے تعلقات بہت خطرناک ہیں۔ اور ان میں بجز خاص رحمت الٰہی کے انجام خیر کے ساتھ عہدہ برا ہونا بہت مشکل ہے ہمیشہ تضرع اور استغفار حضرت رب کریم کی جناب میں لازم حال ہی رکھیں۔ رفق اور نرمی اور اخلاق میں تو پہلے ہی سے آنکرم سبقت لے گئے ہیں۔ لیکن امید رکھتا ہوں کہ حاسدوں اور دشمنوں سے بھی یہی طریق جاری رہے۔ اور حتی الوسع ریاست

[حاشیہ: ولکل مقبل حاسد]
[حاشیہ: رفق اور نرمی]

کے کاموں میں بہت دخل دینے سے پرہیز رہے۔ کہ

سلامت برکنار است

سلامت برکنار است

کا مقولہ قابل توجہ ہے۔ ازالہ اوہام اب تک چھپ کر نہیں آیا۔ شاید دس پندرہ روز تک آجاوے گا۔ اس کے نکلنے کے بعد آنکرم کو تکلیف دوں گا۔ کہ اس کا لب لباب نکال کر تشریحات اور ایزادات مناسب کے ساتھ آنکرم کی طرف سے بھی کوئی رسالہ شائع ہو جاوے۔ مولوی محمد حسین صاحب سے جس قدر بحث ہوئی۔ اس عاجز کی

مولوی محمد حسین صاحب سے بحث

دانست میں وہ مصلحت سے خالی نہیں تھی۔ اور امید رکھتا ہوں کہ فریقین کے بیانات شائع ہونے کے بعد انشاء اللہ اس کا بہت نیک اثر دلوں پر پڑے گا۔ یہ بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سید محمد عسکری خانصاحب کی نسبت ابھی کچھ تذکرہ ہوا یا نہیں۔ اور سب خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج ۱۶ر اگست ۱۸۹۱ء

نوٹ:۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مکتوب میں ظاہر کیا ہے۔ اس مباحثہ لودھیانہ کی اشاعت کے بعد سلسلہ کی جو ترقی ہوئی وہ ظاہر امر ہے۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۸۰)

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اس جگہ تا تحریر ہذا بفضلہٖ تعالیٰ ہر طرح سے خیریت ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر بلا سے محفوظ رکھ کر اپنی رحمت خاص کا مورد کرے۔ رسالہ ازالہ اوہام کے اصل

مضامین توضیح ہو چکے ہیں۔ مولوی محمد حسین کے اشتہار کی نسبت جو ایک مضمون چھپنے کے لئے دیا گیا ہے۔ وہ شاید چند روز تک چھپ کر رسالہ ازالہ اوہام کے ساتھ ہی شائع ہو۔ لاہور کے بعض معزز ارکان نے چودہ سو خط علماء کی طرف لکھے ہیں۔ کہ تا وہ اگر حضرت مسیح کی وفات و حیات کی نسبت مباحثہ کریں۔ دیکھیں کیا جواب آتے ہیں۔ اس عاجز کی مرضی ہے۔ کہ رسالہ ازالہ اوہام کے نکلنے کے بعد کل متفرق فوائد اور نکات اس کے ایک جگہ جمع کریں۔ اور پھر ان کے ساتھ ان سوالات کا جواب شامل کر کے جو مخالفین نے اپنی تالیف میں لکھے ہوں۔ کہ رسالہ احسن ترتیب کے شائع کر دیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخالفین کی طرف سے شاید واللہ اعلم صدہا رسالے شائع ہونگے۔ اور چار تو شائع ہو چکے ہیں۔ جن کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ کوئی ایسی بات ان میں نہیں۔ جس کا جواب رسالہ ازالہ اوہام میں نہ دیا گیا ہو۔ والسلام +

خاکسار غلام احمد از لودھیانہ محلہ اقبال گنج ۳۰ ر اگست ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۸)

(بزرگوار خواجہ نامدار)

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

چونکہ اس جگہ کے علماء نے حد سے زیادہ شور و غوغا کیا ہے۔ اور تمام دہلی میں ایک طوفان کی صورت پیدا کر دی ہے۔ لہذا مولوی نذیر حسین صاحب سے درخواست کی گئی۔ ایک جلسہ عام کر کے ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۱ء روز اتوار کو اس عاجز سے بحث کریں۔ ابھی تک ان کی طرف سے جواب نہیں آیا۔ لیکن بہرحال بحث ہو گی۔ اور اگر بالکل

گریز کر جائیں گے۔ تو پھر اپنے طور پر لوگوں کو جمع کر کے مفصل تقریر سنائی جائے گی۔ لہذا مکلّف ہوں۔ کہ آنمکرم جس طرح ممکن ہو۔ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۱ء سے پہلے تشریف لاویں۔ ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو اتوار کا دن ہوگا۔ اور سب ملازم غیر ملازم فرصت کامل رکھتے ہونگے۔ لہذا یہی تاریخ بحث کے لئے مقرر کی گئی۔ آنمکرم جس طرح ممکن ہو۔ دس روز کی رخصت حاصل کر کے تشریف لاویں۔ تین روز تو آمد و رفت میں خرچ ہو جائیں گے۔ اور سات روز اس جگہ تشریف رکھیں۔ اور مبلغ بیس روپیہ مرسلہ آنمکرم آج پہنچ گئے۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ اگر حکیم فضل دین صاحب اور کوئی دوسرے دوست بھی اپنی خوشی سے تشریف لا سکتے ہوں۔ تو بہتر ہے۔ کیونکہ اس وقت میں جس قدر ہماری جماعت موجود ہو۔ اسی قدر خوب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالٰے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد از دہلی بازار بلیماراں۔ کوٹھی نواب لوہارو

مکرر یہ کہ اول تو امید ہے۔ کہ فریق مخالف بحث کرینگے۔ اور اگر انہوں نے عمداً گریز کی تو ہماری طرف سے ایک وسیع مکان میں بطور وعظ مفصل بیان ہوگا۔ اوّل انشاء اللہ القدیر میں بیان کروں گا۔ بعد ازاں آنمکرم بیان کریں۔ پھر ہر ایک صاحب جو چاہے بیان کریں۔ والسلام ؎ خاکسار غ ا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۸۲)

مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچکر علالت طبع آنمکرم سے بہت متردد ہوا۔ رات کو آپ کی صحت کے لئے بہت دعا کی گئی۔ امید کہ

خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے صحت بخشے۔ اخویم مولوی عبدالکریم کی تحریر آپ کی بیماری میں زیادہ دل کو صدمہ پہنچاتی ہے۔ اگر کل آنمکرم کا دستخطی خط نہ آیا ہوتا۔ تو معلوم نہیں مولوی عبدالکریم صاحب کی تحریر سے کس قدر قلق و اضطراب دل پر ہوتا خدا تعالےٰ بہت جلد آپ کو شفا بخشے۔ تمام غم راحت سے مبدل ہو جائیں گے۔ اللہ جل شانہٗ جانبین میں خیر و عافیت رکھے۔ اور آپ کی عمر میں صحت اور عافیت اور دین و دنیا کی سعادت کے ساتھ برکت سے بھری ہوئی درازی بخشے۔ آمین ثم آمین + (یہ دعا قبول ہو گئی۔ عرفانی)

عبدالحق اور عبدالرحمن کا ابتلاء دور ہوگا

میاں عبدالحق اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی تحریروں کا آپ ذرا فکر نہ کریں۔ یہ ایک ابتلاء ہے۔ خدا تعالےٰ آپ اُس کو اُٹھا دیگا۔ غور کا مقام ہے۔ کہ جس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبوت حقہ کی تبلیغ کر رہے تھے۔ اور کلام ربّانی نازل ہو رہا تھا۔ اس وقت مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی نے کیا کیا فتنے برپا کر دیئے تھے۔ ایک طرف قرآن کریم کی یہ سورتیں نازل ہوئیں۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ اور اس کے مقابل پر مسیلمہ نے اپنی وحی یہ سنائی۔ الم تر کیف فعل ربک بالحبلی اخرج منھا۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسے کذّاب کے کھڑے ہونے سے کیا کیا فتنے ہوئے ہونگے۔ اور جس وقت سادہ لوح لوگ ایک طرف وحی قرآنی سنتے ہونگے۔ اور ایک طرف مسیلمہ کی شیطانی تکیں ان کے کانوں تک پہنچتی ہونگی۔ تو کیا کیا ابتلاء انہیں پیش آتے ہونگے۔ ایسا ہی ابن صیاد نے بہت فتنہ ڈالا تھا۔ اور یہ تمام لوگ ہزارہا لوگوں کی ہلاکت کا موجب ہوئے تھے۔ لیکن آخر خدا تعالےٰ

نے حق کی روشنی ظاہر کر دی۔ اور مومنین پر سکینت اور اطمینان نازل کی۔

سو اس کے حکم کا منتظر رہنا چاہیئے

اور صبر کے ساتھ راہ دیکھنا چاہیئے وھو علی کل شیئ قدیر۔ جب آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے۔ اور ایک وادی کو پر کرتی ہے۔ اور زور سے چلنا چاہتی ہے۔ تو یہ قانون قدرت ہے۔ کہ اس پر ایک قسم کی جھاگ آجاتی ہے۔ وہ جھاگ بظاہر ایک غلبہ اور فوقیت رکھتی ہے۔ کہ پانی اسکے نیچے اور وہ اوپر ہوتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات اس قدر بڑھتی ہے۔ کہ پانی کے اوپر کی سطح کو ڈھانک لیتی ہے۔ لیکن بہت جلد نابود کی جاتی ہے۔ اور پانی جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے والی چیز ہے باقی رہ جاتی ہے۔ عبد الرحمن نومسلم لڑکا اسی جگہ پر ہے۔ اور شاید ضعف کی حالت میں ابھی سفر کرنا آنمکرم کا مناسب نہ ہو۔ اگر ایسا فرماویں تو نامبردہ کو آپ کی طرف روانہ کیا جائے۔

نوٹ۔ عبد الرحمن نومسلم وہی لڑکا ہے۔ جو آج شیخ عبد الرحمن ماسٹر بی اے مصنف کتب معدودہ ہے۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۸۳)

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

معلوم نہیں کہ اب آنمکرم کی طبیعت کیسی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد تر شفا بخشے۔ اس عاجز کو آنمکرم نے قادیان کی سڑک پر لیکھرام کے اشعار دیئے

تھے۔ ان کی طرف خیال کرنا ایسا فراموش ہوگیا۔ کہ کبھی یاد نہ آیا۔ آنمکرم نے ایک دو مرتبہ لکھا بھی۔ مگر پھر بھی بھول گیا۔ اب انشاء اللہ القدیر بقیہ مضمون کو جلد ختم کر کے اس طرف متوجہ ہوں گا۔ بباعث علالت طبع دورہ مرض حافظہ میں بہت قصور ہوگیا ہے۔ دو تین روز سے اس قدر دورہ مرض ہوا۔ کہ ضعف بہت ہوگیا۔ اور کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ مطبع سے بار بار مطالبہ ہے۔ کہ بقیہ مضمون بھیجنا چاہیے مگر طاقت نہیں۔ کہ کچھ لکھ سکوں ۞

ذکر افضل احمد کی سفارش اور وکان ابوہما صالحاً کی تفسیر

افضل احمد کا خط نہایت اور غایت درجہ کی التجا سے آیا تھا۔ کہ مولوی صاحب کی خدمت میں سفارش کریں۔ کہ کوئی نوکری میرے گذارہ کے موافق کرا دیں۔ عیناً میں اپنے عیال کا گذارہ نہیں کرسکتا۔ سو اگرچہ مصلحت وقت کا حال آنمکرم کو بہتر معلوم ہوگا۔ لیکن اگر کچھ ہرج نہ ہو۔ اور مصلحت کے خلاف نہ ہو۔ اور کچھ جائز اعتراض نہ ہو۔ اور آنمکرم کچھ اس کی معاش کے لئے اس سے بہتر تجویز کرسکیں تو کردیں۔ اگرچہ ابھی تک اس کے چال چلن کا حال قابل اعتراض ہے۔ مگر شاید آئندہ درست ہو جاوے۔ ابرار و اخیار جو متخلق باخلاق اللہ ہوتے ہیں۔ کبھی مطابق آیت کریمہ وکان ابوہما صالحاً عمل کر لیتے ہیں۔ اس آیت کریمہ کے مفہوم پر نظر غور کر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن دو لڑکوں کے لئے حضرت خضر نے تکلیف اٹھائی۔ اصل میں وہ اچھے چال چلن کے ہونے والے نہیں تھے۔ بلکہ غالباً وہ بدچلن اور خراب حالت رکھنے والے علم الٰہی میں تھے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے بباعث اپنی ستاری کی صفت کے ان کے چال چلن کو پوشیدہ رکھ کر ان کے باپ کی صلاحیت ظاہر کردی۔ اور ان کی حالت کو جو اصل میں اچھی نہیں تھی کھولکر نہ سنایا۔

اور ایک خویش کی وجہ سے دو بیگانوں پر رحم کر دیا۔

امید کہ اپنی روانگی سے پہلے اس عاجز کو ضرور مطلع فرماویں گے۔ اس قدر میں نے لکھا تھا۔ کہ پھر نہایت عاجزی سے فضل احمد کا خط آیا ہے۔ کہ خدمت میں مولوی صاحب کے میری نسبت ضرور لکھیں۔ آنمکرم اس کو بُلا کر اطلاع دیدیں۔ کہ تیری نسبت وہاں سے سفارش لکھی ہے۔ اگر مناسب سمجھیں۔ کسی کو اس کی نسبت سفارش کر دیں۔ کہ وہ سخت حیران ہے۔ اس کی ایک بیوی میرے ساتھ اس جگہ ہے۔ اور ایک قادیان میں ہے۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ لودھیانہ محلہ اقبال گنج

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ نہیں۔ مگر لدھیانہ کے پتہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۸۹۱ء لکھا ہے۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۸۴)

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مبلغ تیس روپیہ معرفت مولوی محمد حسین صاحب مجھ کو پہنچ گئے۔ یہ آپ کا کمال اخلاص اور غایت درجہ کی محبت ہے۔ کہ باوجود نہ ہونے روپیہ کے وقت پر آپ نے قرض لے کر روپیہ بھیجا۔ اور مجھے خارجاً معلوم ہوا ہے۔ کہ پہلے بھی آپ نے ایک دو مرتبہ ایسا ہی کیا تھا جزاکم اللہ کما عملتم۔ آپ نے لکھا تھا۔ کہ رفاقت اور دوستی میں مجھے نسبت فاروقی ہے مگر میرے خیال میں آپ کو نسبت صدیقی ہے۔ کیونکہ انشراح صدر سے ایثار مال اور رفاقت زمانے تک متحد ہوا۔ یہ نسبت صدیقی تھی۔ اور میں جس نیت سے آپ کو تکلیف دیتا

ہوں۔ وہ خدا تعالےٰ کو معلوم ہے۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمدؐ از لودھیانہ محلہ اقبال گنج ۔

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ درج نہیں۔ مگر لودھیانہ کے پتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۱ء کا ہے۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۸۵)

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ سردار ویٹ خان خلف الرشید مسٹر جان ویٹ کہ ایک جوان تربیت یافتہ قوم انگریز دانشمند مدبر آدمی انگریزی میں صاحب علم آدمی ہیں۔ اور کرنول احاطہ مدراس میں بعہدہ منصفی مقرر ہیں۔ آج بڑی خوشی اور ارادت اور صدق دل سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے۔ ایک با ہمت آدمی اور پرہیزگار طبع اور محب اسلام ہیں۔ انگریزی میں حدیث اور قرآن شریف کو دیکھا ہوا ہے۔ چونکہ رخصت کم تھی۔ اس لئے آج واپس چلے گئے پھر ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ تین ماہ کی رخصت لے کر اسی جگہ رہیں۔ اور اپنی بیوی کو ساتھ لے آویں۔ وہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ہر ایک ملک میں واعظ بھیجنے چاہئیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ایک مدراس میں واعظ بھیجا جاوے۔ اس کی تنخواہ کے لئے میں ثواب حاصل کروں گا۔ غرض زندہ دل آدمی معلوم ہوتا ہے۔ تمام اعتقاد سنکر آمنّا آمنّا کہا۔ کوئی روک پیدا نہیں ہوئی۔ اور کہا۔ کہ جو لوگ مسلمان اور مولوی کہلا کر

بیعت انگریز

آپ کے مخالف ہیں۔ وہ آپ کے مخالف نہیں۔ بلکہ اسلام کے مخالف ہیں۔ اسلام کی سچائی کی خوشبو اس میں آتی ہے۔ الغرض وہ محققانہ طبیعت رکھتے ہیں۔ اور علوم جدیدہ میں مہارت رکھتے ہیں۔ زیادہ تر خوشی یہ ہے۔ کہ

پابند نماز خوب ہے

بڑے التزام سے نماز پڑھتا ہے۔ جاتے وقت امام مسجد حافظ کو دو روپیہ عطا دیئے۔ اور اس عاجز کے ملازموں کو پوشیدہ طور پر　　چند روپیہ دینے چاہے مگر میرے اشارہ سے انہوں نے انکار کیا۔ ایک مضبوط جوان دوہرا بدن کا مشابہ بدن قاضی خواجہ علی کے اور اس سے کچھ زیادہ۔ خدا تعالے اس کو استقامت بخشے۔ کرنول اطراف مدراس میں منصف ہے۔ آنمکرم بھی اس سے خط و کتابت کریں۔ ان کے پتہ کا ٹکٹ بھیجتا ہوں۔ مگر ٹکٹ میں بطور لکھا ہے۔ وہاں سے بدلی ہو گئی ہوگی۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۳ر جنوری ۱۸۹۲ء

یہ وعدہ کر کے گئے ہیں۔ کہ ازالہ اوہام کے بعض مقامات انگریزی میں ترجمہ کر کے بھیجدوں گا۔ ان کو چھپوا کر شائع کر دینا۔ اور ازالہ اوہام کی دو جلدیں لے گئے ہیں قیمت دینے پر اصرار کرتے تھے۔ مگر نہیں لی گئی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۸۶)

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلمہ تعالےٰ ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کل مفصل حال اپنی علالت طبع کا لکھ

چکا ہوں۔ رات قریباً اٹھارہ دفعہ بول کی حاجت ہوئی۔ اور تمام رات بے چینی اور بیداری میں گذری۔ چار بجے کے قریب کچھ نیند آئی۔ امید کہ توجہ فرما کر کوئی تجویز کر کے بھیج دیں گے۔ کہ ضعف بہت ہوتا جاتا ہے۔ شاید ضعف قلب کے خواص میں سے یہ بھی ہے۔ کہ کثرت سے پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب سے ضعف ہو جاتا ہے۔ امید کہ خداوند کریم اپنے فضل سے شفا بخشے گا۔ اسی طرح دیکھا گیا ہے۔ کہ جب کوئی سخت عارضہ ہوتا ہے۔ تو خداوند کریم اپنی طرف سے شفا بخشتا ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ زحیر اور اسہال خونی کی سخت بیماری ہو ئی۔ یہاں تک کہ بظاہر زندگی سے یاس کلّی ہو گئی۔ اور ایک شخص جو میرے ساتھ ہی بیمار ہوا تھا وہ فوت ہو گیا۔ لیکن اس نازک حالت میں خدا تعالےٰ نے اپنی طرف سے ایک عجیب طور سے شفا بخشی۔ اور یہ الہام ہوا۔

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علٰی عبدنا فأتوا بشفاء من مثله

ایسا ہی اس دوسری بیماری میں بھی جب حالت قریب موت ہوا۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوا۔ کالابرا۔ سو یقین رکھتا ہوں۔ کہ خداوند کریم اس بیماری سے نجات بخشے گا۔

فضل احمد نے مجھ سے بڑا شکریہ کا خط لکھا ہے۔ کہ حضرت مولوی صاحب نے بڑی جدوجہد اور توجہ سے میرا معالجہ کیا۔ اور نیز درخواست کرتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کوئٹہ میں میری تعیناتی کرادیں۔ اس کو لکھا گیا تھا۔ کہ دو چار روز کے لئے مل جائے۔ معلوم نہیں وہ کیوں نہیں آیا۔ اور صاحبزادہ افتخار احمد صاحب

کی والدہ نہایت الحاح سے عرض کرتی ہیں۔ کہ افتخار احمد کی ہمشیرہ چندروز کیلئے ہم کو مل جاویں۔ اور نیز سیالکوٹ سے مختار بھی مل جاوے۔ اور پھر اکٹھی مل جاویں پس اگر خود آنمکرم کو فرصت ہو۔ تو نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ مدت کے بعد آنمکرم کی ملاقات سے فرحت حاصل ہو۔ اور ان کا مطلب بھی پورا ہو جائے۔ اور ہمارا بھی۔ والسلام ؏

خاکسار غلام احمد از لدھیانہ۔ ۷ر اپریل ۱۸۹۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۸۷)

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

شیخ محمد عرب کا خط آیا تھا۔ آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حسب استطاعت وکمی بیشی وقت جو مل سکے۔ ان کو دیدیں۔ اور اگر کچھ کم ہو۔ تو ملاطفت سے استمالت طبع فرماویں۔ اور اس عاجز کی طبیعت آج بہت علیل ہو رہی ہے۔ ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے۔ مرض کے غلبہ سے نہایت لاچار رہی ہے۔ مجھ کو ایک مرتبہ آنمکرم نے کسی قدر مشک دیا تھا۔ وہ نہایت خالص تھا۔ اور مجھ کو بہت فائدہ اس سے ہوا تھا۔ اب میں نے کچھ عرصہ ہوا لاہور سے مشک منگوائی تھی۔ اور استعمال بھی کی

مگر بہت کم فائدہ ہوا۔ بازاری چیزیں مغشوش ہوتی ہیں۔ خاص کر مشک۔ یہ تو مغشوش ہونے سے خالی نہیں ہوتی۔ چونکہ میری طبیعت گری جاتی ہے۔ اور ایک سخت کام کی محنت سر پر ہے۔ اس لئے تکلیف دیتا ہوں۔ کہ ایک خاص توجہ اس طرف فرماویں۔ اور مشک کو ضرور دستیاب کریں۔ بشرطیکہ وہ بازاری نہ ہو۔ کیونکہ بازاری کا تو چند دفعہ تجربہ ہو چکا ہے۔ اگرچہ خشک ہو کر نافہ یا تین ماشہ ہو۔ وہ بالفعل کفایت کرے گا۔ مگر عمدہ ہو۔ اگر اصلی نافہ جو مصنوعی نہ ہو مل جاوے تو نہایت خوب ہے۔ مگر جلد ہو۔ کتاب چھپ رہی ہے۔ شائد تین جز کے قریب چھپ گئی ہے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان

۲۴ اگست ۱۸۹۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(مکتوب نمبر ۸۸)

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

کل کی ڈاک میں آنمکرم کا محبت نامہ پہنچ کر بوجہ بشریت اس کے پڑھنے سے ایک حیرت دل پر طاری ہوئی۔ مگر ساتھ ہی دل پھر کھل گیا۔ یہ خداوند حکیم و کریم کی طرف سے ایک ابتلاء ہے۔ انشاء اللہ القدیر کوئی خوف کی جگہ نہیں۔

خدا تعالیٰ کی پیار کی قسم

اللہ جلشانہ کی پیار کی قسموں میں سے یہ بھی ایک قسم پیار کی ہے۔ کہ اپنے بندے پر کوئی ابتلا نازل کرے ؛

ایک خواب

مجھے تین چار روز ہوئے۔ کہ ایک متوحش خواب آئی تھی۔ جس کی یہ تعبیر تھی۔ کہ ہمارے ایک دوست پر دشمن نے حملہ کیا ہے۔ اور کچھ ضرر پہنچاتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمن کا بھی کام تمام ہوگیا۔ میں نے رات کو جس قدر آنمکرم کے لئے دعا کی اور جس حالت پر سوز میں دعا کی۔ اس کو خداوند کریم خوب جانتا ہے۔ اور ابھی اس پر بفضلہ تعالےٰ بس نہیں کرتا۔ اور چاہتا ہوں

.. ..

.. .. کہ خداوند کریم سے کوئی بات دل کو خوش کرنے والی سنوں۔ اگر خدا تعالےٰ نے چاہا۔ تو چند روز تک اطلاع دوں گا۔ اور انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے دعا کروں گا۔ جو کبھی کبھی خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک یگانہ رفیق کے لئے کی جاتی ہے۔ ہیں جو ہمارے بادشاہ ہمارا حاکم ذوی الاقتدار زندہ حیّ قیوم موجود ہے۔ جس کے آستانہ پر ہم گرے ہوئے ہیں۔ جس قدر اسکی مہربانیوں اس کے فضلوں اس کے عجیب قدرتوں اس کی عنایات خاصہ پر بھروسہ ہے۔ اس کا بیان کرنا غیر ممکن ہے۔ دعا کی حالت میں یہ الفاظ مستجاب اللہ زبان پر جاری

الہامات

ہوئے۔ توی علیہ رزد اکاولی علیہ اور یہ خدا تعالےٰ کا کلام تھا اور اسی کی طرف سے تھا۔

آج رات خواب میں دیکھا۔ کہ کوئی شخص کہتا ہے۔ کہ لڑکے کہتے ہیں۔ کہ عید کل تو نہیں پر پرسوں ہو گی۔ معلوم نہیں کل اور

پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ ایسا پر اشتعال حکم کس اشتعال کیوجہ سے دیا گیا ہے۔ کیا بدقسمت وہ ریاست ہے۔ جس سے ایسے مبارک قدم نیک بخت اور سچے خیر خواہ نکالے جائیں۔ اور معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔ حالات سے مجھے بہت جلد مفصل اطلاع بخشیں۔ اور یہ عاجز انشاء اللہ القدیر خمرات بیّنہ دعا سے اطلاع دیگا۔ بفضلہٖ و منّہٖ تعالےٰ۔ مجھے نصیح کی نسبت حالات سن کر نہایت افسوس ہوا۔ اپنے محسن کا دل سخت الفاظ سے شکستہ کرنا اس سے زیادہ اور کیا ناآہلی ہے۔ خدا تعالےٰ ان کو نادم کرے۔ اور ہدایت بخشے۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ از قادیان

۲۶ر اگست ۱۸۹۳ء

(مکتوب نمبر ۲۱۴)

(اسے سلسلہ صفحہ ۶۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

الحمدللہ و المنۃ کہ کل کے خط سے بخیر و عافیت آپ کے واپس تشریف آوری کی خوشخبری معلوم ہوئی۔ بشیر احمد عرصہ تین ماہ تک برابر بیمار رہا۔ تین چار دفعہ

ایسی نازک حالت تک پہنچ گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ شاید دو چار دم باقی ہیں۔ مگر عجیب قدرت قادر ہے۔ کہ ان سخت خطرناک حالتوں تک پہنچا کر پھر ان سے رہائی بخشتا رہا ہے۔ اب بھی کسی قدر علالت باقی ہے۔ مگر بفضلہ تعالیٰ آثار خطرناک نہیں ہیں۔ بے شک ایسے اوقات بڑے ابتلاء کے وقت ہوتے ہیں۔ اور ایسے وقتوں کی دعا بھی عجیب قسم کی دعا ہوتی ہے۔ سو الحمد للہ المنۃ کہ آپ ایسے وقتوں میں یاد آ جاتے ہیں۔ والسلام ؁

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲ر جولائی ۱۸۸۸ء

(مکتوب نمبر ۴۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

علالت بشیر کی اطلاع

ایک خط روانہ خدمت کر چکا ہوں۔ اب باعث تکلیف دہی یہ ہے۔ کہ بشیر احمد میرا لڑکا جس کی عمر قریب برس کے ہو چلی ہے۔ نہایت ہی لاغر اندام ہو رہا ہے۔ پہلے سخت تپ محرقہ کی قسم چڑھا تھا۔ اس سے خدا تعالیٰ نے شفا بخشی پھر بعد کسی قدر خفت تپ کے یہ حالت ہو گئی۔ کہ لڑکا اس قدر لاغر ہو گیا ہے۔ کہ استخوان ہی استخوان رہ گیا ہے۔ سقوط قوت اس قدر ہے۔ کہ ہاتھ پیر بیکار کی طرح معلوم ہوتے

ہیں۔ یا تو وہ جسیم اور قوی ہیکل معلوم ہوتا تھا ۔ اور یا اب ایک تنکے کی طرح ہے۔ پیاس بشدت ہے ۔جس سے معلوم ہوتا ہے ۔کہ بقیہ حرارت کا اندر موجود ہے ۔آپ براہ مہربانی غور کرکے کوئی ایسی تجویز لکھ بھیجیں ۔جس سے اگر خدا چاہے بدن میں قوت ہو اور بدن تازہ ہو۔اس قدر لاغری اور سقوط قوت ہوگیا ہے ۔کہ وجود میں کچھ باقی نہیں رہا ۔آواز بھی نہایت ضعیف ہوگئی ہے ۔ یہ بھی واضح کرنا مناسب سمجھتا ہوں ۔کہ دانت بھی اس کے نکل رہے ہیں ۔چار دانت نکل چکے تھے ۔کہ یہ بیماری شیر کی طرح حملہ آور ہوئی ۔اب بباعث غائت درجہ ضعف قوت اور لاغری اور خشکی بدن کے دانت نکلنے موقوف ہو گئے ہیں ۔ اور یہ حالت ہے ۔جو میں نے بیان کی ہے ۔ براہ مہربانی بہت جلد جواب سے مسرور فرماویں ۔والسلام ؀

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان

۱۱ر جولائی ۱۸۸۸ء

(مکتوب نمبر ۴۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ ۔

عنایت نامہ پہنچا ۔ اب بفضلہ تعالےٰ بشیر احمد بکلی تندرست ہے ۔میں نے

صرف اس حالت میں تشریف آوری کے لئے تکلیف دینا چاہا تھا۔ کہ جب وہ سخت بیمار تھا۔ لیکن اب خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے کامل تندرستی بخشدی ہے سو اب کچھ تردد نہ کریں۔ انشاء اللہ القدیر کسی اور وقت ملاقات ہو جائے گی۔ اور اور حکیم فضل دین صاحب کو تاکیداً تحریر فرماویں۔ کہ اب وہ بلاتوقف لودہانہ جانے کے لئے تشریف لے آویں۔ کہ اب زیادہ تاخیر کرنا اچھا نہیں۔ فضل احمد نے جو آنمخدوم کو اپنے رشتہ داروں کو پہنچانے کے لئے روپیہ دیا تھا۔ اب اس جگہ اس کے رشتہ داروں کی ایسی حالت ہے۔ کہ ناگفتہ بہ۔ ان لوگوں کا مفصل حال انشاء اللہ کسی اور موقعہ پر گذارش خدمت کروں گا۔ وہ نہ صرف مجھ سے ہی عداوت رکھتے ہیں۔ بلکہ علانیہ اللہ اور رسول سے برگشتہ ہیں۔ اس لئے روپیہ پہنچانے کے لئے آپ کا یا میرا واسطہ بننا ہرگز مناسب نہیں۔ بلکہ کسی وقت فضل احمد ملے تو اس کا روپیہ اس کے حوالہ کریں۔ کہ وہ اپنے طور پر جس طرح چاہے پہنچاوے غرض آپ اس روپیہ کو اپنی معرفت ہرگز نہ پہنچاویں۔ کسی وقت جب ملے۔ تو وہ روپیہ اس کے حوالہ کردیں۔ اور عذر ظاہر کردیں۔ زیادہ خیرت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۸ اراگست ۱۸۸۶ء

(مکتوب نمبر ۴۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنمکرم کا ایک

خط جو بابو محمد بخش صاحب کے نام آپ نے بھیجا تھا۔ انہوں نے بجنسہٖ وہ خط میرے پاس بھیج دیا ہے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں ظاہر کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی نصرت کے لئے محبت اور ہمدردی کا آپ کو جوش بخشا ہے۔ وہ تو ایک ایسا امر ہے۔ جس کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ الحمد للہ الذی اعطانی مخلصاً کمثلکم محباً کمثلکم ناصراً فی سبیل اللہ کمثلکم و ھذا کلہ فضل اللہ۔

لیکن بابو محمد بخش کی نسبت جو کچھ آپ نے سنا ہے۔ یہ خبر کسی نے غلط دی ہے۔ بابو محمد بخش بھی مخلص آدمی ہے۔ اور اس عاجز سے ارادت اور محبت رکھتا ہے۔ اور وہ بہت عمدہ آدمی ہے۔ اس کے مال سے ہمیشہ آج تک مجھ کو مدد پہنچتی رہی ہے۔ مجھ کو آپ یہ بھی لکھیں۔ کہ لودھیانہ کے معاملہ میں کس مصلحت سے توقف کی گئی ہے۔ میرے نزدیک بہتر تھا۔ کہ یہ معاملہ جلد پختہ کیا جاتا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان

۱۲ ستمبر ۱۸۸۸ء

(مکتوب نمبر ۴۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا لڑکا بشیر احمد تئیس روز بیمار رہ کر آج بقضائے رب عزوجل انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس واقعہ سے جس قدر مخالفین کی زبانیں دراز ہونگی۔ اور [illegible] موافقین کے دلوں میں شبہات پیدا ہوں گے [illegible] اندازہ نہیں ہو سکتا۔ وانا راضون برضائہ وصابرون علی [illegible] هو مولینا فی الدنیا والآخرۃ وھو ارحم الراحمین۔ والسلام

خاکسار ۴ نومبر ۱۸۸۸ء

نوٹ:۔ یہ مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رضا بالقضاء کا کامل اظہار ہے۔ آپ کو اس ابتلاء شدید میں اگر غم ہے۔ تو صرف یہ کہ مخالفین اپنی مخالفت میں خدا سے دور جا پڑینگے۔ اور بعض موافقین کو شبہات پیدا ہوں گے۔ مگر آپ ہر حال میں خدا کی رضا کے طالب ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے اس فعل کو بھی نہال رحم کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ اور اس کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے ہر بلاء پر صبر کرنے کے لئے بانشراح صدر تیار ہیں۔ اس کے بعد حضرت نے ایک مبسوط خط مولوی صاحب کو وفات بشیر پر لکھا تھا۔ جس کا وہی مضمون تھا۔ جو حقانی تقریر میں شائع ہوا اس لئے اس خط کو چھوڑ دیا ہے۔ (عرفانی)

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳

مکتوبات کی جلد پنجم کے تیسرے نمبر میں مخدومی چوہدری رستم علی خاں مرحوم کے نام کے خطوط ہونگے۔ جو علیحدہ شائع ہونگے۔ (عرفانی)